اِیضاح

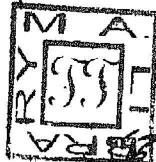
مع

اِصلاح و اِزاحۃ الاغلاط

مؤلفہ محقق کامل الفن جناب مولانا ابو الخیر محمد ظہیر احسن صاحب شوق نیموی عظیم آبادی

باہتمام

خاکسار محمد نثار حسین نثار مالک کارخانہ عطر و قومی پریس مہتمم پیام یار



ماہ جولائی سنہ ۱۸۹۳ء

قومی پریس لکھنؤ میں چھپی

قیمت فی جلد ---------- ۶

قصیدۂ نعتیہ

اللہ رے یہ جلوۂ حسن و جمالِ عید
چمکا برنگ ابروے خوبان ہلالِ عید

آنکھین جو شامِ سلخ کو تھین سوے آسمان
کرتے تھے روزہ دار خدا سے سوالِ عید

وہ جا بجا گھٹا وہ ہلال اور وہ نجوم
دیتے تھے لطف گیسوی و ابروی و خالِ عید

آئی جو باغِ دہر مین ناز و ادا کے ساتھ
ایام رنج و غم کے ہوئے پائمالِ عید

گھونگھٹ اولٹ کے جذبۂ دل نے دکھا دیا
مانند نو عروس رخِ بے مثالِ عید

ہاں پہلوئے مہِ رمضانِ شریف سے
اب اس سے بڑھکے چاہتے ہو کیا کمالِ عید

امسال تو قرانِ سعدین بھی ہوا
یعنی کہ روز جمعہ نے پایا وصالِ عید

توپین کہین چلین تو کہین نوبتین بجین
اللہ رے یہ شوکت و جاہ و جلالِ عید

بوسے فقیر جب قدحِ شیر بھر گیا
ہے چودھوین کا چاند یہ جامِ سفالِ عید

دل سے سنو کلامِ خطیب آج مومنو
اس سے نہوگی بڑھکے کوئی قیل و قالِ عید

آتا ہے اسمین ذکر جنابِ رسول کا
حسنِ بیان سے جنکے کھلا صاف حالِ عید

زلفِ سیاہ جنکی تھی شامِ شبِ برات
جنکی بہار صفحۂ رخ تھی مثالِ عید

کرتے قیام خطبے مین جب وہ امام دین
آتی نظر بہار قدِ نونہالِ عید

نازان نہ کیون ہو یہ فرسِ چرخ تیز گام
عکسِ رکابِ پاک ہین دونون ہلالِ عید

یون ہے تصورِ رخِ روشن بندھا ہوا
جس طرح آخرِ رمضان مین خیالِ عید

لِلّٰہ اب تو خواب مین صورت دکھائیے
دم توڑتا ہون ہجر مین اے نونہالِ عید

درگاہِ رب مین شوق اوٹھا دعا کے ہاتھ
دستِ خمیدہ کو تو بنا دے ہلالِ عید

جبتک ہے اے خدا سحر و شام مین فراق
جبتک مہِ صیام سے ہے اتصالِ عید

جبتک ہین مہر و ماہ کے مطلع الگ الگ
جبتک کسی برس سے نہو انفصالِ عید

ہر ملک مین ہو خطبۂ اسلام کا رواج
نامِ نبی ہو غازۂ روے مقالِ عید

رحمت سے تیری روضۂ اقدس ہو باغِ خلد
مداح خوب لوٹین بہارِ جمالِ عید

قصیدہ در مدح عالی جناب ہلال رکاب فلک اقتدار و الاتبار نواب شیخ حسین میان صاحب بہادر والی منگرول علاقہ کاٹھیاوار دام اقبالہٗ

مجکو خلاق معانی نے دیا ہی وہ کمال — نکلے جو بات مرے منہ سی وہ ہو سحر حلال
عرش پرواز ہے شہباز تفکر میرا — لامکان دم مین پہونچتا ہی مرا مرغ خیال
موشگافی جو دکھاتا ہے مرا شانۂ فکر — کھینچتا ہے کمر یار کی بھی بال کی کھال
زلف جانان کے جو مضمون میں الجھ جاتا ہون — ختم ہوتا ہی نہین سلسلۂ حسن مقال
گفتگو کچھ دہن تنگ مین آ جائے اگر — نکتہ بینون کی زبان صورت تصویر ہو لال
سنتے ہی میری غزل سنہ پھڑک اٹھتی ہین — صوفیونکو مرے اشعار سے آتا ہے حال
کچھ عجب رنگ کا ہوتا ہے مرا حسن کلام — غیر پیدا کرے یہ طرز سخن ہے یہ محال
میری تحقیق کا ہر فن مین وہ پایہ ہے بلند — طائر وہم ہی اوڑتے جہان بی پر و بال
جب مرا سینہ ہے گنجینۂ علم حکمت — گفتگو مجھسے کرے آکے یہ ہی کسکی مجال
نطق سے میرے عیان ہوتی ہین انطق — میرے آگے نظری بھی ہی بدیہی کی مثال
نظم مین نثر مین یکتائے زمانہ ہون مین — علم مین فضل مین ہین آپ ہی مین اپنی مثال
دخل بیجا سے نکالے کوئی گرد دل کا غبار — میرے آئینۂ دل پر نہ پڑے گرد ملال
اپنے جوہر کو عیان کیون نکرون مین اسدم — قدردان ہی مرا نواب خجستہ اقبال
والی خطۂ منگرول معلی القاب — حضرت شیخ حسین انجمن آرای کمال
نیر اوج شرف و نجم سمائے رفعت — مرکز دائرۂ عزت و شان و اجلال
قطب گردون رضا منطقۂ چرخ صفا — آفتاب فلک قدر و مہ برج جمال
آب و تاب گہر دین دُر بحر اسلام — موج دریای وقار و حشم و جاہ و جلال
جسکے انصاف سے ہے شان کریمی ظاہر — جسکے خدام کمربستہ ہین ہم پنجۂ زال
کوئی ہے رشک نریمان تو کوئی غیرت سام — ہے کوئی مثل تہمتن تو کوئی گیو مثال
صف دشمن نہو کیون درہم و برہم و کم زم — شیر کے آگے ٹھہر سکتے ہین کب روباہ و شغال
کھینچے تلوار اگر میان سے وہ روز مصاف — ایک ہی وار مین ہو صاف صف جنگ و جدال
تیغ ابرو کو جو چمکائے تو چھا جائے یہ رعب — گر پڑے دست فلک سے مہ نو کی ڈھال

کھینچون کیا اسپِ سبک گام کی اوسکے تصویر — گرد کو اوسکی پہنچتا نہین رہوارِ خیال
اخترِ بخت ہے یا غرۂ پیشانی ہے — کاکل جو ہے یا سنبلہ یا اوسکی ایال
خوشخرامی کا وہ عالم ہے کہ جسکے آگے — یہ چوکڑی بھولتی ہی شوخیِ رفتارِ غزال
باتین کرتا ہے ہوا سے جو ہوا ہوتا ہے — فرسِ چرخ بھی ہے تنگ غضب کی ہی چال
دیکھکر قصرِ فلک رتبہ کی شانِ رفعت — اپنے ہی آگ مین جلتے ہین عدو مثلِ چنال
آتشِ رشک سے جلتا ہے جو اوسکا دشمن — سینہ ہے صورتِ مجمر جگر و دل ہین زگال
بارگاہ اوسکی نہو کیون کملا سے معمور — قدردانی مین ہی اوسکی کششِ اہلِ کمال
اوسکے کوچہ مین فقیرونکی رہا کرتی ہے بھیڑ — مثلِ حاتم ہے وہ فیاض لٹاتا ہے مال
محفلِ شعر و سخن مین جو اگر رونق بخش — دستِ ہمت سے لآلی کو بھی ہی جامِ زلال
سایۂ قامتِ موزون سے جو دی ہے تشبیہ — سرو پھولے ہی سماتے نہین کیا کیا ہین نہال
طائرِ سدرہ نہ پھنس جائے کہین پھندے مین — خالِ رخ دانے ہین گیسوئے مسلسل مین جال
پرتوِ رخ سے چمکتا ہے یہ روزِ روشن — عکسِ گیسوئے معنبر ہے شبِ تارِ وصال
اوسکے ابرو کے جو ہین داغِ محبت دلمین — بدر کا ہید گی عشق سے جیتا ہے ہلال
مردمِ چشمِ حسینان ہین جو ہما سے اوسکے — ہے سویدائے دلِ حور مقرر پھر خال
دیکھلی وہ نظرِ خشم و غضب سے جو کہین — تیرِ مژگان سے بنے سینۂ دشمن غربال
ہین خطوطِ کفِ فیاضِ کرم کی نہرین — نبعِ فیض سے ہے دل طبعِ رسا بحرِ نوال
واہ رے جوشِ سخا بھر گئے وہ ہین زر سے — ابھی لب تک بھی نہین لائے گدا حرفِ سوال
ہند مین جوشِ سخاوت کی ہی اوسکی اک دھوم — کاٹھیاواڑ سے مشہور ہے تا بنگال
شوق اب بہرِ دعا ہاتھ اوٹھاؤ دل سے — پیش درگاہِ خداوندِ علیم الاحوال
یا الٰہی ہے جبتک چمنِ دین شاداب — جبتک اسلام کا یارب رہے سرسبز نہال
پھولتے پھلتے رہین نخلِ تمنا اوسکے — بڑھتی جائے شجرِ عمر کی اوسکے ہر ڈال
غنچۂ خاطرِ عالی رہے خندان ہر دم — رہے سبزے کی روش ہر سرِ دشمن پامال
جبتک انجم مین رہے نورِ فلک مین گردش — رہے خورشید مین جبتک ترقی و زوال

ماہِ دولت کو رہے اوسکے عروجِ کامل
رات دن اوسکا چمکتا رہے مہرِ اقبال

اصلاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

اما بعد ارباب فن کا خادم شوق نیموی عظیم آبادی عرض کرتا ہے کہ جب سے مین نے ہوش سنبھالا اپنی عمر کا ایک بڑا حصہ علوم و فنون کی تحصیل مین صرف کیا۔ طبیعت مین کچھ ایسی آزادی آگئی ہے کہ کئی سال سے اس دلکش شہر لکھنؤ مین رہنے کا اتفاق ہوتا ہے اگر غور کیا جائے تو شاعری ہم لوگون کے لئے باعث فخر نہ ٹھہرے گی۔ مگر ارمان بھرے دل اور فطرتی ذوق سے مجبور ہو کر اس فن کی تحصیل مین مجھے اپنا ایک عزیز وقت ضایع کرنا پڑا۔ برسون یہی رہا کہ کبھی کچھ کہہ سنکر مین دل کا غبار نکالا کیا اور کبھی نامی شعرا کی خدمت مین حاضر ہو کر اس فن کے نکتے حاصل کرتا رہا کئی مہینے ہوئے غلط الفاظ کے بیان مین ایک فارسی رسالہ ازاحۃ الاغلاط نام چھپوا کر شایع کیا جسکو اہل انصاف نے دیکھ کر دل و جان سے پسند کیا خصوصاً جوہر شناس بیمثال قدردان ارباب کمال عالی جناب معلی القاب نواب کلب علیخان بہادر والی رامپور دام اقبالہ نے ملاحظہ فرما کے نہایت عزت سے مجھے اپنے دربار مین طلب فرما کر خلعت قدردانی سے سرفراز کیا اور میرے حوصلہ سے زیادہ اسکے صلے مین انعام عطا کیا جس سے دامن آرزو گوہر مقصود سے مالامال ہو گیا۔ پھر بھی مجھے نہ اپنی تحقیقات پر ناز ہے اور نہ شاعری کا دعویٰ ہے

ایضاح

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد خادم ارباب سخن ابو الخیر محمد ظہیر احسن شوق نیموی عرض کرتا ہے کہ کئی سال ہوئے ایک مفید رسالہ جسکا نام اصلاح ہے تالیف کر کے مین نے ہدیۂ ناظرین باتمکین کیا۔ ملک نے نہایت قدردانی کی خیال والون نے بہت کچھ تعریف لکھی حضرات دہلی و لکھنؤ نے بھی نہایت پسند کیا جناب خورشید لکھنوی نے اپنے رسالہ افادات مین بہت کچھ مدح تحریر فرمائی بلکہ بعض جگہ اپنے رسالہ مین اسکا حوالہ بھی دیا ہے اسیطرح اور لوگون نے بھی اسکے حوالے دیے ہین المختصر اس رسالے نے بہت کچھ حسن قبول پیدا کیا اور ہاتھون ہاتھ بک گیا جناب نثار مہتمم پیام یار نے دوبارہ چھاپنے کے لئے چند بار مجھسے اجازت طلب کی آخر و نکی خاطر سے پہلے نظر ثانی کی جا بجا محو و اثبات کا اتفاق ہوا گھٹانے بڑھانے کی نوبت آئی ع نقاش نقش ثانی بہتر کشد ز اول۔ جب نسخہ سب طرح درست ہو گیا تو اوسپر مختصر سا حاشیہ لکھا اور ایضاح نام رکھا وہو الموافق والمعین ۱۲ ایضاح -

استادی حضرت تسلیم ایسے کہنہ مشق کا قول ہے ؎ ابھی سے کیا کرین دعوائے شاعری تسلیم ؛ یہ کام وہ ہے کہ جو عمر بھر نہین آتا ؛ مگر چونکہ اکثر نو آموزون کو اردو شاعری کے لق و دق وادی مین سرگردان پایا اور جا بجا ٹھوکرین کھاتے دیکھا نہ اونکے ساتھ کوئی رفیق شفیق ہے کہ اس ہرزہ خیالی سے باز رکھے اور نہ کوئی خضر رہنما ہے کہ سیدہی راہ بتائے جسطرف جی مین آیا چل نکلے اور جدہر طبیعت چاہی قدم بڑہا دیئے - نہ بلندی کے چڑہاو کا لحاظ ہے اور نہ پستی کے اوتار کا خیال - زمانے نے کتنے پلٹے کھائے مگر اونکی پرانی چال نہ بدلی اسکا کچھ خیال ہی نہین کہ عالم مین کبھی کیا ہوا تھا اور اب کیا ہوتا ہے - میرے جوش ہمت نے غایت ہمدردی سے اس امر کو قبول نہ کیا اور مجھے ایک چھوٹے سے مفید رسالے کی تالیف پر آمادہ کیا - اب مین اپنے مختلف معلومات کو قلم بند کرکے اصلاح نام رکھتا ہون اور نہایت خوشی سے شائقین کی خدمت مین پیش کرتا ہون اور امید رکھتا ہون کہ انصاف پسند حضرات جب اسکو ملاحظہ فرمائین گے مولف کو کلمہ خیر سے یاد فرمائین گے وما توفیقی الا باللہ -

تعقید لفظی

اگر لفظ اپنی اصلی جگہ پر نہو اوسکو تعقید لفظی[1] کہتے ہین اردو مین فاعل کو فعل و مفعول سے پہلے اور فعل کو سب سے آخر لانا چاہیے جیسے تم[2] نظر اوٹھاو - اگر اسکو یون کہین کہ تم اوٹھاؤ نظر یا اوٹھاو نظر تم یا نظر تم اوٹھاو[3] تو تعقید ہو جائیگی - اور نون نافیہ فعل سے پہلے ہونا چاہیے جیسے تم نجاؤ - اگر یون کہین کہ تم جاؤ نہ تعقید ٹھہرے گی اور مضاف الیہ کو مضاف سے مقدم و متصل ہونا چاہیے جیسے میر کا دیوان - اگر یون کہین دیوان میر کا تعقید ہو جائیگی - البتہ بعض مضاف ایسے ہوتے ہین کہ ہمیشہ تقدیم ہی چاہتے ہین جیسے بے تمہارے اور جب موصوف یا صفت ہندی لفظ ہو تو صفت مقدم لانا چاہیے جیسے اچھے قلم خوشنما ہوتے ہین - لیکن نظم مین اگر پورے طور پر اسکا برتاو کیا جاتا تو شعر کہنا دشوار ہو جاتا اس سبب سے اکثر جگہ لفظی تعقید معیوب نہین ٹھہرائی گئی البتہ جبکہ لفظون کی اولٹ پھیر سے ترکیب درست ہو جاے اور نظم مین کچھ خلل نہو تو بیشک

[1] تعقیدین دو قسم کی ہوتی ہین ایک تعقید معنوی جو المعنی فی بطن الشاعر کا مصداق ہوا کرتی ہے دوسری تعقید لفظی جسکی تعریف متن مین مذکور ہے ۱۲ ایضاح [2] تم فاعل اور نظر مفعول اور اوٹھاؤ فعل ہے ۱۲ ایضاح [3] ناسخ مرحوم نے ایک غزل لکھی ہے جسکا مطلع یہ ہے ؎ واہ ہین کیا ہی ترے ابروے خمدار سیاہ ؛ ایسی ہرگز نہ ولایت کی ہو تلوار سیاہ ؛ ظاہر ہے کہ ردیف یعنی قافیہ کا آخر حرف موقوف ہے حسن مطلع یہ ہے ؎ زلف جانان کے برابر ہین کہین مار سیاہ ؛ کہ مرا شیفتہ نظارہ ہوا تار سیاہ ؛ بعض لوگ سمجھتے ہین کہ اسمین عیب غلو ہے اس شعر کے قافیے مکسور الآخر ہین - مگر حقیقت مین اونکا خیال غلط ہے - یہان ترکیب فارسی نہین بلکہ ہندی ترکیب ہے - سیاہ مار اور سیاہ تار کے عوض مار سیاہ اور تار سیاہ وقف کے ساتھ استعمال کیا ہے الغرض اس غزل مین عیب غلو نہین ہان تعقید لفظی ہے کہ صفت کو موخر کر دیا ہے ۱۲ ایضاح

معیوب ہے جیسے ع جب نکلتے ہین سینہ سے نالے ع جوانی کسی کی لڑکپن کسی کا ع ہمارا دل ہے وارفتہ محبت مین حسینون کی ع بندے اچھے اچھے اب اوس شوخ پر مرنے لگے۔ ان سب مصرعونکو اسطرح نظم کرنا چاہیے ع نالے سینے سے جب نکلتے ہین ع کسیکی جوانی کسیکا لڑکپن ع ہمارا دل ہے وارفتہ حسینون کی محبت مین ع اچھے اچھے بندے اب اوس شوخ پر مرنے لگے ہان اگر انقلاب سے کوئی دوسری خرابی پیدا ہو جیسے ع کون آتا ہے سیر گلشن کو۔ اگر یون کہین ع سیر گلشن کو کون آتا ہے۔ تو کو کون کے اجتماع سے مصرع مین ثقل آجائیگا۔ یا جیسے دامن کسیکا مدفن کسی کا ہین ع جوانی کسیکی لڑکپن کسیکا۔ ایسی صورتون مین یہ تعقید معیوب نہ ٹھہرے گی۔ اب یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ جب فعل یا مفعول کی تخصیص وغیرہ مراد ہوتی ہے تو اوسوقت اونکو فاعل پر مقدم کرلیتے ہین جیسے یہ کہتا ہے کون کہ تم نے خطا کی۔ اسیطرح جب مضاف الیہ کی تخصیص وغیرہ کیجاتی ہے تو اوسوقت مضاف الیہ مضاف مین اتصال باقی نہین رہتا جیسے ناسخ ہی کا دیوان ہے آتش کی بھی غزل ہے اور یہ بھی سمجھ رکھو کہ فعل کے وہ علامات جو استمرار وغیرہ پر دلالت کرتے ہین اگر اپنے محل پر نہون تو بہت بڑی تعقید ہے جیسے سنا تھا کی جگہ تھا سنا چلے گئے تھے کی جگہ گئے تھے چلے۔

حشو

حشو اوس زائد لفظ کو کہتے ہین جسکے حذف کرنے سے کلام مین حسن پیدا ہو جائے۔ حتی الامکان حشو سے احتیاط چاہیے مگر بعض جگہ شاعر اسکے اختیار کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے جیسے ؎ شمشیر بکف دیکھکے حیدر کے پسر کو۔ جبریل لرزتے تھے سمیٹے ہوئے پر کو۔ دوسرے مصرع مین کو حشو ہے مگر ردیف ہونے سے شاعر مجبور ہو گیا۔ المختصر جہان ادنے تغیر و تبدل سے اوسکا نکالنا ممکن ہو وہان اس قسم کے الفاظ معیوب سمجھے جاتے ہین جیسے ع شب وصل مین وہ خفا ہو گیا ع کہین اپنے دلکو لگائے ہوئے ہین ع عرش پر سے اوتر آئے کیونکر ع محفل دلدار مین بس شمع کی حاجت نہین ؎ دیکھکے رُخِ تابان کو ترے اے جانان۔ جو بھلا حور کو چاہے وہ مسلمان نہین۔ ع اگر چاند ہو سے مقابل کسیکا ع کسطرح سے دکھائین داغ جگر۔ یہ سب مصرعے یون کہنے چاہئین ع شب وصل وہ بت خفا ہو گیا ع مقرر کہین دل لگائے ہوئے ہین ع عرش سے تم اوتر آئے کیونکر ع محفل دلدار مین کچھ شمع کی حاجت نہین ؎ دیکھکر عارض پر نور ترا اے جانان۔ جو کرے حور کی خواہش وہ مسلمان نہین ع جو ہو ماہِ تابان مقابل کسیکا ع کسطرح

مقدرات

مقدر اوس لفظ کو کہتے ہین جو مذکور نہو مگر اوسکے معنے لیے جائین اگرچہ بعض جگہ تقدیر مزا دیجاتی ہے جیسے ؎ کبھی اونسے امید الفت ہے ٭ کبھی یہ فکر ہے اگر نہو ئی - مگر اکثر جگہ یہ تقدیر فصاحت کے خلاف ہوتی ہے جیسے ع نارسا آہ اگر چرخ ہلایا بھی تو کیا ۔ اسمین حرف ندا[1] مقدر ہے یعنی او نارسا آہ

شتر گربہ

ایک ہی چیز کو تعظیم اور تحقیر دونون کے ساتھ استعمال کرنا شتر گربہ[2] ہے - اگر ایک ہی جملہ مین صراحۃً[3] ان دونون کا اجتماع ہو تو محض نا درست ہے جیسے ہم کہتا ہون ۔ تم کہتا ہے - اور اگر مختلف جملون مین[4] ہو اور وہ جملے[5] ایک شعر مین نہون تو درشت ہے ورنہ[6] نا درست جیسے ؎ تیری باتون کا کیا ٹھکانا ہے آپ کا ثانی اک زمانہ ہے ٭ ؎ پاس جب سے ہمارا یار نہین ٭ دل کو اک دم مرے قرار نہین - مگر تو اور تم - اور آپ اور تم کا اجتماع ایک شعر مین نا درست نہین اسکی وجہ یہ ہے کہ مخاطب کی تین صورتین ہین ادنے اوسکے لیے تو موضوع ہے اور اوسط اوسکے لئے تم موضوع ہے اور اعلے اوسکے لیے آپ موضوع ہے چونکہ تم توسط کے درجے مین ہے اس سبب سے اسکو تو اور آپ دونون کے ساتھ فی الجملہ مناسبت[7] ہے جب تو و تم اور تم و آپ دو جملون مین واقع ہونگے تو ایک قسم کا

---

[1] حرف ندا کی تقدیر کہین تو فصیح ہوتی ہے اور کہین محض غیر فصیح اور کہین فی الجملہ غیر فصیح جب انسان کو کامل مذاق پیدا ہوتا ہے تو ہر ایک کا موقع کماحقہ سمجھ جاتا ہے ۱۲ ایضاح [2] اسکو شتر گربہ اس لیے کہتے ہین کہ اونٹ اور بلی مین جو مناسبت ہو وہی صیغۂ جمع و مفرد اور کلمات تعظیم و تحقیر مین بھی ہے - صیغۂ جمع و کلمۂ تعظیم بمنزلہ شتر ہین اور مفرد و کلمۂ تحقیر بمنزلہ گربہ ہین ۱۲ ایضاح [3] اس قید کا فائدہ یہ ہے کہ تم فرماتے ہو جو مستعملہ بعض شعرا ہے اسمین بھی شتر گربہ ایک ہی جملہ مین ہے کیونکہ تم مین فی الجملہ تحقیر ہے اور فرمانے مین کمال تعظیم ہے مگر صراحۃً نہین یہی وجہ ہے کہ لوگون نے اس قسم کا جملہ استعمال کیا ہے الختصر تم فرماتے ہو بوجہ استعمال محض نا درست تو نہین مگر کراکت سے خالی نہین خصوصاً اوس شخص کے آگے جو خوب جانتا ہے کہ فرمانا تعظیم کے مقام مین بولا جاتا ہے ۱۲ ایضاح [4] یعنی وہ مصرعون مین ایک تو نظم ہی نہو دوسرے نظم ہو مگر ایک ہی شعر نہو چند شعر ہون ۱۲ ایضاح [5] جوانکی وجہ یہ ہے کہ روزمرے کی بول چال مین جب کوئی شخص کوئی واقعہ بیان کرنے لگتا ہے تو کبھی اپنے آپکو مین سے تعبیر کرتا ہے اور کبھی ہم سے وقس علی ہذا جب روزمرے کی بول چال مین مختلف طور پر بولتے ہین تو مختلف شعرون مین یا نثر کے مختلف فقرون مین جائز کیون نہو گا متقدمین و متاخرین کی مثنوی وغیرہ مین یہ اجتماع جابجا پایا جاتا ہے اسیطرح نثر مین بھی کہین مین لکھتے ہین اور کہین ہم ایک فقرے مین کہتا ہون لکھتے ہین اور کچھ آگے چلکے ہم کہتے ہین تحریر کرتے ہین وقس علی ہذا ۱۲ ایضاح [6] یعنی جملے تو مختلف ہون مگر شعر ایک ہی ہو ۱۲ ایضاح [7] کیونکہ تم مین من وجہ تحقیر ہے اسلئے اسکو تو کے ساتھ مناسبت ہے اور چونکہ من وجہ تعظیم ہے اسکو آپ کے ساتھ بھی مناسبت ہے بخلاف تو اور آپ کے کہ اول محض تحقیر کے لئے ہے اور ثانی محض تعظیم کے لئے غرضکہ جو رکاکت تو اور آپ کے اجتماع مین ہے وہ تم اور آپ مین ہرگز نہین دونون قسمون مین فرق بین ہے ۱۲ ایضاح -

پردہ ہوجاے گا - وزیر ؎ آنیو دامن اوٹھائے مدفن عشاق پر ٭ ہاتھ لیجائے نہ کوئی تیرے داماں کیطرف - مومن ؎ یہ تمنے نئی طرح نکالی ٭ معشوقی ہے آپ کی نرالی - نسیم دہلوی ؎ یہ شوخیاں تمہاری نکلی ہوئی ہین دل پر ٭ آخر کبھی تو میرے قابو مین آئیے گا و لہ ذات شریف ہو تم مین خوب جانتا ہون ٭ طوفان اور کوئی مجھپر اوٹھائیے گا - وزیر ؎ نثار کرتے ہین آؤ کھو جان نثار کے پاس ٭ گلے کو آپ کے خنجر پہ سر کو ٹھوکر پر - گویا ؎ محمد سے صفت پوچھو خدا کی ٭ خدا سے پوچھیے شان محمد - قلق ؎ کچھ علاج ایسا بتاؤ کہ یہ درد دل بھی ٭ آپ کیطرح مسیحاے جہان دور رہے - سحر ؎ شرارت آپ کی ہر حال مین ہے کوئی کیا جانے ٭ دم سختی جو پتھر ہو تو وقت نرمی آہک ہو - اسیر ؎ میخانے مین پایا ہے آسیر آپ نے مسکن ٭ عشرت سے گذر جائے گی برسات تمہاری - تسلیم ؎ یہ غلط ہے یاد کرتے تھے مجھے تم ہجر مین ٭ غیر کی الفت نہ تھا جو آپ کے مین دل مین تھا - امیر ؎ خدا کی شان کہ ہم دیکھین آپکی آنکھین ٭ نگاہ تک نکرو تم ادہر اودہر دیکھو و لہ غرور حسن تمکو ہو کمال عشق مجکو ہے ٭ کہو تم میرے دل کی یا مین کہدون آپ کے دل کی - اب یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ شتر گربہ کی اس قسم سے بھی احتیاطاً اولے ہے اپنا جہان اسکے عوض ضمیر متکلم استعمال کرسکتے ہون وہان اسکو ضمیر واحد متکلم کے ساتھ لانا شتر گربہ ہے جیسے ع دل مرا جان مری داغ سویدا اپنا - یہان میرا اور اپنا مین شتر گربہ ہے اپنا کی جگہ میرا کہنا چاہیے - اور ایسی صورت مین کہ ع اپنے دلسے مین آپ نالان ہون ٭ شتر گربہ نہین کیونکہ اپنے کی جگہ میرے نہین کہہ سکتے -

پہلوے ذم

ذم کی دو صورتین ہین ایک صورت یہ ہے کہ کلام کے الفاظ کچھ ایسے طور پر واقع ہوئے ہون کہ دو معنون کا احتمال پیدا کرین اور اونمین سے ایک معنی قبیح ہون اور دوسری صورت یہ ہے کہ پورے الفاظ کے ملانے سے تو کلام ذومعنیین نہ ہے لیکن اگر اوسکا کوئی ٹکڑا علیحدہ کرلین تو قبیح معنی پیدا ہوجاوین جیسے ؎ ہوا کا گذر بھی وہان تک نہین ہے ٭ ہوا اسطرح بند روزن کسیدکا ؎ تم نہ ملوا و غیر سے مہندی ٭ خون روئین گے ورنہ ہم غم مین ؎ پکڑ لینگے ہم دوڑ کر اوسکا دامن

سلہ خصوصاً تو اور تم کے اجتماع سے کیونکہ کلام اساتذہ مین بہت کم مستعمل ہوا ہے ۱۲ ایضاح سلہ اولویت کی دو وجہین ہین ایک تو یہ کہ تم مین گو ہین وجہ تعظیم ہی مگر وہ تعظیم نہین جو آپ مین ہے دوسرے یہ کہ بوجہ عدم تتبع دتدبر اکثر حضرات کا یہ خیال ہے کہ تم اور آپ کا اجتماع عموماً ناجائز ہے اگرچہ یہ خیال اونکا محض غلط ہے مگر احتیاط اسکی مقتضی ہے کہ ایسی چیز کیون استعمال کیجاوے جسکو لوگ ناجائز محض جانتے ہون ۱۲ ایضاح -

ہین محشر مین ہم اور قاتل ہمارا ؎ یہ آئینے عبث دیوار مین لگوائے ہوا ہے جان ؏ ہمارا دل ہے آئینہ اِسے پیشِ نظر رکھو ؎ چڑھاو چادر گل قبر پر آ و ہنسو بولو یا تمہارے منہ سے پھول آئے غیرت گلزار جھڑتے ہین - اچھے اچھے کہنہ مشق کبھی کبھی معانی و مضامین کی تلاش مین خیال[ملہ] نہین رکھتے اور اس قسم کے مذموم شعر کہہ جاتے ہین معشوق کو جو رشک خور لکھا کرتے ہین بھدا لفظ ہونے کے علاوہ اسمین ذم کا بھی پہلو ہے کیونکہ خور بفتح خا ہے رشک خر ہو جائیگا - ایام بمعنی حیض کثرت سے مستعمل ہے بعض جگہ پہلو سے ذم پیدا ہو جاتا ہے جیسے ع یاد آئے ہمین اپنے ایام صحبت - یہ لفظ بھی بعض جگہ پہلو سے ذم پیدا کر دیتا ہے جیسے ع بگڑ جاتے ہین اکثر آپ کیون اثنائے صحبت مین - اب اسے مین الف ثانی اکثر تقطیع سے گر کر آبے ہو جاتا ہے جیسے ع بیتاب ہون فرقت مین اب اے غیرت لیلی ؏ اس بات کا مضحکہ لکھنؤ مین مشاعرے کے دن ایک[ملہ] نامی شاعر کے شعر پہ ہو چکا ہے آدمی کو اسکا بہت لحاظ رکھنا چاہیے کہ ہنسا نہ جائے

مبتذل مضامین

بعض[ملہ] حضرات جنکو جدت کا شوق رہتا ہے کبھی کبھی ایسے شعر کہتے ہین کہ صحیح مذاق والونکے ذائقہ زبان پر روکھے پھیکے کڑوے کسیلے معلوم ہوتے ہین جیسے ؎ چھرّا چلا فلک سے یہ بُت خانہ جنگ کا ؏ چھوٹا ہے نیل گاو پہ کتا تفنگ کا ؎ کشتۂ چشم کی تربت کا چرے گر سبزہ ؏ پیٹ سے بکری کے ہو بچہ آہو پیدا ؎ طفل گلزار کے عشق مین آخر ؏ جان سے اپنی ہاتھ دھو بیٹھے ؎ اوڑائے پھرتی ہے باد مخالف مجکو گردون پہ ؏ نہین معلوم چھیچھی ہون کہ چھیچھی کا پچھلا ہون ؎ اسقدر لاغر ہوئے ہین ہم خیال زلف مین ؏ اب سواری کو ہماری ایک جون

ملہ دیکھو حضرت جلال لکھنوی کے تیسرے دیوان کا شعر ہے ؎ اب آنکھون نہین کب پھر کے آتی ہین نظر مین ؏ کہین دیکھ پایا ہو روز کسیکا - حضرت خورشید لکھنوی نے رسالۂ افادات مین لکھا ہے کہ میان طول نے یہ مقطع بھین مشاعرے مین پڑھا ؎ خدا کیواسطے جلد ہی آکے اب گردن ؏ کوئی طول کی اسے ہگذار پر یار بعض لوگون نے بے تہذیبی و شوخی سے فقط مصرع ثانی کا اعادہ کرکے جو تعریف کی تو وہ بیچارے ایسے خفیف ہوے کہ پھر اوسدن سے تادم مرگ گھر سے نکلکر کسی سے ملاقات کی ۱۲ ایضاً ملہ یعنی امانت لکھنوی جنکا تخلص آشنا وہی جب انہون نے یہ مصرع پڑھا ع لبون پر جان آئی ہے اب ای آشنا کبھی - مشاعرے والون نے غل مچایا یا الٰہی استاد کیا کبھی ای استاد کیا کبھی ۱۲ ایضاً ملہ رشک مرحوم جو ناسخ کے شاگرد رشید تھے اور علوم عربیہ و تحقیقات شعریہ مین دستگاہ کامل رکھتے تھے اور جنہون نے بہت سے الفاظ ترک کئے ہین اور اس رسالہ مین اکثر اونہین کے متروکات ہین باین کمال بعض اوقات ایسے مبتذل شعر کہہ جاتے تھے کہ لوگونکو مضحکے کا موقع ملجاتا تھا انکے دیوان مین ایک غزل ہے جسکے یہ اشعار ہین ؎ چاول الماس گوشت لخت جگر ؏ فرقت یار مین پلاؤ نہین ؎ میرے کھانے کیون فلک ؏ کباب ؏ یا ور وٹی ہو نان پاؤ نہین اسی قسم کے دو تین شعر اور بھی ہین جو محض مبتذل ہین لوگون نے انکے نام یہ مطلع بھی مشہور کر رکھا ہے ؎ دو دو جیچھڑے بلاؤ نہین ؏ رشک میٹھا ہو بن بلاؤ نہین - مگر انکے دیوان مین یہ شعر درج نہین یا تو رشک مرحوم نے لوگونکے نام کرنے کے سبب سے اپنی غزل سے کاٹ دیا یا کسی ظریف نے وہ غزل سنکر دلگی سے یہ شعر انکے نام مشہور کر دیا ۱۲ ایضاً

درکار ہے۔ اور جب یہ حضرات بدرجاچ ہونا چاہتے ہین تو اس قسم کے شعر کہنے لگتے ہین ۹
بیٹون سر سُن سُنکے گانا اوس بُت بے پیر کا، دائرہ بجنے لگے حرفِ خطِ تقدیر کا۔ مانا کہ ع
ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر ست، اور بلند پروازی و جدّت ایک عمدہ چیز ہے مگر مزے
کے ساتھ ہو۔ غزل مین عشقیہ مضامین دردآمیز معانی پاکیزہ خیالات سلجھی ہوئی ترکیبین نکھری
ہوئی بندشین دلکش الفاظ چلبلے جملے مربوط مصرعے پھڑکتے ہوئے شعر ہونا چاہئین چونکہ
سابق زمانے سے اکثر دلّی والون نے بیشتر ان امور کا خیال رکھا ہے اسوجہ سے اسکو دلّی کا
رنگ کہتے ہین میر و درد کا کلیات نسیم دہلوی کا دیوان داغ کا کلام دیکھو کسقدر مقناطیسی
اثر رکھتا ہے۔ لکھنؤ کے اگلے شعرا مین سے صبا کی شیرین زبانی اور سحر کی سحر بیانی دلّی والون
سے ملتی جلتی ہوئی ہے اور اب تو اکثر لکھنؤ والون نے اپنی طرز چھوڑ کر وہی رنگ اختیار کیا
ہے۔ فی زماننا ایسے دو چار نامی شاعر موجود ہین جنسے لکھنؤ کو فخر ہے۔ خدا اونکو سلامت
رکھے اب مین اپنی بعض غزلین لکھتا ہون ناظرین اونسے اس رنگ کا اندازہ کرسکتے ہین۔

غزل

نالے بیتاب ہین سینے سے نکلنے کے لیئے / اوس ستمگر سے کوئی کہدے سنبھلنے کے لیے
چشمِ عاشق کے ہون آنسو کہ کسی کا جوبن / بڑھ چلین لاکہ مگر دونو ہین ڈھلنے کے لیے
خانۂ دلمین رہو گر جو یہان جی گھبرائے / چلے آنا مری آنکھون مین ٹہلنے کے لیے
شوخیان اونکی سرِ بزم حیا سے بولین / تجکو محفل سے ہوا حکم نکلنے کے لیے
دردِ تعظیم کو پہلو سے نہ کیونکر اوٹھے / دلمین آتا ہے کلیجا کوئی ملنے کے لیے
کبھی میر اکبھی اونکا جو ہے شکوہ تو دلکو / ڈھونڈھتا ہے کوئی پہلو یہ مچلنے کے لیے
اے مرے جذبۂ دل وقتِ مدد آپہونچا / گھر سے وہ آج نکلتے ہین ٹہلنے کے لیے
اونکی تصویر جو چومی تو وہ جل کر بولے / اب یہ معشوق نکالا ہے بہلنے کے لیے
لاکھ رسوا ہو مگر چاہ بری ہوتی ہے / دل کو پھر ضد ہے اوسی کوچہ مین چلنے کے لیے
محفلِ غیر مین کیون شمع جلائی تمنے / کیا وہان کوئی نہ تہا رشک سے جلنے کے لیے
نامناسب ہے یہان غیر کا رہنا شبِ وصل / تم اشارہ کرو اب شرم کو ٹلنے کے لیے
مرگئے ہم تو کفن دیکھ کے بولا وہ شوخ / جان دی آپنے نیا بھیس بدلنے کے لیے
حسرتین بھر گئین اے شوق یہانتک دلمین / آرزو ڈھونڈھتی ہے راہ نکلنے کے لیے

غزل

اُدھر رُخ سے گھونگھٹ اوٹھانا کسی کا
اِدھر کھا کے غش تلملانا کسی کا

شبِ وصل وہ روٹھ جانا کسی کا
مزا دے گیا پھر منانا کسی کا

گراتا ہے دلپر قیامت کی بجلی
وہ مُنہ پھیر کر مُسکرانا کسی کا

نکر آہ کا قصد گھبرا کے اے دل
کچھ اچھا نہین دل دُکھانا کسی کا

وہ بھولی سی صورت لڑکپن کی باتین
ہمین یاد ہے وہ زمانا کسی کا

کہانتک یہ زلف آپ سلجھائیگا
ذرا دیکھیے پیچ کھانا کسی کا

مرے آگئے کیا گل کھلائینگے غنچے
مجھے یاد ہے مُسکرانا کسی کا

چمن مین جو گلچین نے کچھ پھول توڑے
تو یاد آگیا دل دُکھانا کسی کا

سرِ بزم تم اور نیچی نگاہین
ابی کھُل گیا دل چرانا کسی کا

مرے خانۂ دل مین خلوت گزین ہے
کسی کو ملے کیا ٹھکانا کسی کا

تمہین عشق سے شوق سب روکتے تھے
مگر تمنے کہنا نمانا کسی کا

غزل

دل شوق حسینوں سے لگانا نہین اچھا
ہو جاؤگے بدنام زمانا نہین اچھا

ہم صاف کہے دیتے ہین مانو کہ نہ مانو
دل عاشق بیکس کا دُکھانا نہین اچھا

رہتے ہو جو دل مین تو جگر کو نہ جلاؤ
ہمسائے کے گھر آگ لگانا نہین اچھا

منہ سے نہ کہین آہ جہانسوز نکل جائے
جلتا ہو جو آپ اوسکو جلانا نہین اچھا

دل کوئی چرا لے تو نہین اسکی شکایت
آنکھین مگر ایجان چُرانا نہین اچھا

کھل جائینگے راز آپکے اس شرم و حیا سے
مُنہ مجھسے سر بزم چھپانا نہین اچھا

دیکھو نہ کہین دل کی لگی اور بھڑک جائے
بالین لحد شمع جلانا نہین اچھا

ہم خوب سمجھتے ہین جہان جاتے ہو جاؤ
ہر روز مگر راہ بتانا نہین اچھا

پڑ جاؤگے جھگڑے مین کہے دیتے ہین ایجان
ہر ایک کی آنکھون مین سمانا نہین اچھا

نازک ہین عجب کیا کہ وہ دل تھام رہجائین
حال شب غم اونکو سُنانا نہین اچھا

دامن کبھی جھلتے ہین کبھی تھراتے ہین وہ ہاتھ
اے شوق ابھی ہوش مین آنا نہین اچھا

متروکات

جسطرح میر و میرزا نے ولی و حاتم کے اکثر مستعملہ الفاظ ترک کر دیے تھے اوسیطرح ناسخ و غیرہ نے بھی میر و میرزا کے بہت سے الفاظ متروک کر دیے جیسے اودہر باشباع واو بروزن دوبہر ایدہر مع الیا بگانہ بحذف یا بجاے بیگانہ پیار و پیاس باظہار یا بروزن دیار و ہراس تئیں کو کے معنی مین تنک ٹک ذرا کے معنی مین دوانہ بجاے دیوانہ ستی سون سے کی جگہ سجن معشوق کے معنی مین کنے پاس کے معنی مین کبھو کبھی کے مقام پر کسو کسی کی جگہ لوہو لہو کے مقام پر مکھہ بمعنی رُخ نت بمعنی ہمیشہ نین آنکھہ کے معنی مین مجھہ پاس۔ ہم پاس میرے پاس ہمارے پاس کی جگہ کرے ہے دہرے ہے کرتا ہے دہرتا ہے کی جگہ آئیان جائیان آئین گئین کے مقام پر انہین سے اکثر الفاظ تو جزواً متروک کر دیے اور بعض الفاظ ایسے ہین کہ کسی نے کہین کہین استعمال بھی کیے ہین۔ اسکے بعد اونکے تلامذے کا دور آیا اونھون نے بھی کچھہ لفظ ترک کئے جیسے بگولا کہ بعض شعرا اسکو متروک کر کے ببولا استعمال کرتے تھے۔ برق ؎ خاک آلودہ جو گردش کو سراپا اوٹھا، دور سے لوگ یہ سمجھے کہ ببولا اوٹھا۔ سحر ؎ کن پریزادونکی صحبت سے

---

(۱) مین نے یادگار وطن نام ایک تذکرہ لکھا ہے جسمین اپنی سوانح عمری اور حضرات تیمی کے حالات درج کیے ہین جابجا ایسے فوائد عجیبہ و مباحث غریبہ لکھے گئے ہین کہ قابل دید ہین اسمین متروکات کی بحث بسط کے ساتھہ ہے تین قسم کے متروکات قائم کیے گئے ہین۔ ایک وہ ہین جنکو اور شعرا نے بھی ترک کیا ہے اور مولف بھی اونکا تارک ہے دوسرے وہ ہین جنکو اور شعرا نے تو ترک کیا ہے مگر مولف کے استعمال مین ہین تیسرے وہ متروکات ہین جنکو خود مولف نے ترک کیا ہے فمن شاء التحقیق فلیرجع الیہا ۱۲ ایضاح (۲) حاتم دہلوی بہت پرانے شاعر ہین جنھون نے زبان اردو مین پہلے پہل اصلاح دی ہے اور اپنے عہد کے بہت سے رکیک الفاظ ترک کئے ہین اپنے دیوان سے غزلین انتخاب کر کے ایک دیوان ترتیب دیا جسکا نام دیوان زادہ رکھا ہے اور ایک دیباچہ لگایا ہے جسمین اپنے متروکات کو لکھہ دیا ہے حق یہ ہے کہ راستہ دکھایا ہوا اصل مین حاتم دہلوی ہی کا ہے۔ پھر زمانے نے جون جون پلٹا کھایا زبان بدلتی گئی۔ تراش خراش بڑھتی گئی آخر اُردو کا رنگ روپ کچہ اور ہی نکل آیا ۱۲ ایضاح (۳) اس لفظ سے اس امر کا اظہار مقصود ہے کہ ناسخ کے ساتھہ اور شعرا بھی زبان کی اصلاح مین شریک ہین جب مومن و آتش وغیرہ کا کلام بہت سی اگلی رکیک مستعملات سے پاک ہے تو مین ان لوگونکی مصلح زبان ہونیسے کیونکر انکار کر سکتا ہون ہان اسکو مانتا ہون کہ ناسخ مرحوم نے اسطرف زیادہ تر توجہ کی ہے فافہم ۱۲ ایضاح (۴) خصوصاً میر اوسط علی رشک مرحوم نے بہت سے الفاظ متروک کیے جیسے اونکا تیسرا دیوان جو اب تک چھپا نہین پاک ہی متروکات کے باب مین اکثر لوگ رشک مرحوم کے مقلد ہین اس زمانہ مین اکثر اونھین کے متروکات مانتے ۱۲ ایضاح (۵) کسی زمانہ مین بگولا ببولا دونون فصیح سمجھے جاتے تھے مگر اب ببولا مستعمل نہین ۱۲ ایضاح۔

کہان لایا جنون ؏ ہر بہولا دیو ہے صحراے وحشت ناک کا۔ پھر زمانے نے ایسا پلٹا کھایا کہ ہمارے وقت کے شعرا کا ڈنکا بجا۔ ان لوگون نے اپنے پیشتر کے کلام مین وہی پرانے الفاظ استعمال کیے ہین۔ مگر فی زمانا بہت سے الفاظ جنکے الوسع استعمال نہین کرتے اور بہت سے الفاظ جو یا ترک کر دیے **آبہی** پیشتر آپ ہی کی تہے گراکر آبہی ہمارے مخلوط التلفظ استعمال کرتے تھے۔ اب احتیاط رکھتے ہین **آخرش** بجاے آخر ذوق سے آخرش دیکھا تو لعلم حجاب الاکبر ؏ عاقبت پایا تو ہان بلہ کو اہل جنت فصحاے حال احتیاط رکھتے ہین **آنکے** آکے کی جگہ۔ مومن ؏ قتل کیا آنکے اچھا کیا سحر ؏ قبر پر اب کیا کرینگے آنکر ؏ اکثر فصحاے حال استعمال نہین کرتے[۱] **آئے** جیسے ایکے دفعہ ایکے برس۔ عوام بیاے معروف بھی بولتے ہین مگر صحیح بیاے مجہول ہے تسلیم سے کوچے مین ترے ضعف کا یہ زور ہے ایکے ؏ بس جاتے ہین ہم سایۂ دیوار سے دیکے[۲] **از جہان** اسکے مدخول علیہ کے بعد اسکا ترجمہ سے لا سکتے ہون اکثر خواص احتیاط رکھتے ہین جیسے ؏ روزن چشم کم از روزن دیوار نہین ؏ اسکی عوض روزن دیوار سے کم نہین کہنا چاہیے **انتظاری** بزیادت یا غیر فصیح ٹھہرا ہوا ہے **اندارا** چاہ عریض وزیر ؏ روزن مور مری انکھون مین اندارے ہین۔ اکثر فصحاے حال استعمال نہین کرتے **اندھیارا** اندھیرے کی جگہ بالکل متروک ہے **انکھڑیان** آنکھون کے معنی ہین۔ آتش سے اون انکھڑیون مین اگر نشہ شراب آیا ؏ سلام جھک کے کرونگا اگر حجاب آیا۔ اکثر فصحاے حال استعمال نہین کرتے **اوپر** جہان صرف پر کافی ہے جیسے ؏ عجب صدمہ ہوا ہے دل کے اوپر۔ فصحاے حال استعمال نہین کرتے البتہ ایسے مقام پر کہ فلان چیز اوپر ہے کچھ مضایقہ نہین **اوجیالا** فصحا نے ترک کر دیا ہے اسکی جگہ اوجالا استعمال کرتے ہین اور بعض فصحا واو نہین گراتے ہر جگہ اور بروزن غور استعمال کرتے ہین **اہل** اسکا اطلاق شخص واحد پر جیسے تم اہل ہنر ہو اساتذہ کے کلام مین جا بجا آگیا ہے مگر بعضے

[۱] اس قسم کے غلط الفاظ بحث متروکات مین تغلیبًا داخل کیے گئے ہین ۱۲ الیضاح [۲] دفعہ و نشاہر اور برس مذکران دونو مثالون سے اسکی طرف اشارہ ہی کہ مؤنث و مذکر دونوںکے ساتھ یہ لفظ بیای مجہول صحیح ہی جناب جلال نے بہی اس لفظ کو بیاے مجہول لکھا ہی حضرت امیر لکھنوی سے جو دریافت کیا تو اونہون نے لکھا کہ ایکے ہر حالتمین مجہول ہی۔ استادی حضرت تسلیم لکھنوی نے بہی یہی کہا مگر صاحب فوائد نے لکھا ہی کہ مؤنث کی ساتھ بیاے معروف اور مذکر کے ساتھ بیاے مجہول مثلاً ایکے سال اسے بیای مجہول کہنا چاہی اور ایکی فصل اسے بیاے معروف کہنا چاہیے انتہی فافہم ۱۲ الیضاح [۳] اس قید سے از خود رفتہ وغیرہ خارج ہو گئے ۱۲ منہ

اس سے احتیاط رکھتے ہین اور اسکے بدلے صاحب ہنر ذی ہنر وغیرہ استعمال کرتے ہین بل بے جیسے ع بل بے اے زلف رسائی تیری ۱۲ اکثر خواص نے ترک کر دیا ہے بن بمعنی بغیر جیسے ع یار بن کیا دل لگے گلزار مین ۱۲ بالکل متروک ہے بیچ مین کی جگہ جیسے ع شہرہ ہے تیری زلف رسا کا ختن کے بیچ ۱۲ بالکل متروک ہے یا بوسی بزیادت یا انتظاری کیطرح یہی غیر فصیح ٹھہرا ہوا ہے پر بمعنی لیکن جیسے ع وعدے کئے لاکھون پر نہ آئے ۱۲ بعض فصحا نے ترک کر دیا ہے پن اسکی ترکیب فارسی لفظ کے ساتھ جیسے دیوانہ پن وغیرہ بعض فصحاے حال احتیاط رکھتے ہین اور اسکو صرف ہندی لفظ کے ساتھ ملحق کرتے ہین جیسے بھولا پن بچپن لڑکپن بانکپن وغیرہ پہنانا نون مخلوط الہا کے ساتھ بعض خواص استعمال نہین کرتے اسکی جگہ پہنانا باندھتے ہین اور فرماتے ہین کہ قاعدے کے رو سے یہی چاہیے کیونکہ پہننا مین ہے نون کے پہلے ہے پہ بحذف یا بجاے پر اگرچہ اکثر شعرا ہنوز استعمال کرتے ہین مگر بعض فصحا نے وجوباً ترک کر دیا ہے پیالا دعوت مخصوص کے معنی مین یاے مخلوط التلفظ سے ہے ناسخ سے پیالا مجھے آزاد کا بھر دے ساقی ۱۲ نہین میرا پیالا ہوا چاہتا ہے ۱۲ نسیم دہلوی سے غرض

ف۵۱ مگر مولف اوسے متفق نہین کیونکہ اہل بمعنی صاحب فارسیون کے کلام مین بکثرت آگیا ہے چنانچہ خیابان مین خان آرزو نے لکھا ہے کہ اہل بمعنی صاحب آید و گاہی بمعنی صاحبان مفرد و جمع ہر دو آید۔ اور محاورۂ اردو مین برابر منفرد ہی مستعمل ہوتا ہے پھر ترک کی کوئی وجہ نہین بلکہ بعض جگہ اسکے عوض لفظ صاحب وغیرہ برے معلوم ہوتے ہین ۱۲ ایضاح ف۵۲ جناب صفیر بلگرامی مرحوم نے تذکرہ جلوہ خضر جلد دوم مین لکھا ہے کہ اُردو مین ہندی کا کلمہ استدراک یعنی پر بہت مستعمل تھا مگر اب متروک ہو چلا ہے دیکھو رسالۂ اصلاح مولوی ظہیر حسن شوق نیموی انتہی کلامہ اب مولف کہتا ہے کہ فی الواقع پر بمعنی لیکن بکثرت مستعمل تھا استادی جناب شمشاد لکھنوی جنکو متروکات کا بہت خیال ہے اونکے دیوان اول مین جسکا نام خزانۂ خیال ہے یہ لفظ موجود ہے اور مولف بھی پہلے اس لفظ کا تارک نہ تھا مگر رسالۂ اصلاح کی وجہ سے جب بہت سے لوگ احتیاط کرنے لگے تھے کہ کچھ دنون سے جناب شمشاد کو بھی احتیاط کلی ہے تو مولف نے بھی وجوباً ترک کر دیا ہے ۱۲ ایضاح ف۵۳ احتیاط کی وجہ یہ ہے کہ ہندی لفظ کے ساتھ فارسی لفظ ملتا ہے مگر میرے نزدیک یہ وجہ کچھ ٹھیک نہین کیونکہ سمجھدار وغیرہ بہیترے ایسے الفاظ جب سب کٹسالے مستعمل ہین اور دیوانہ پن مین کوئی ثقل ہی نہین تو اسکے استعمال مین کوئی مضائقہ نہین ۱۲ ایضاح ف۵۴ جناب جلال لکھنوی نے پہنانا بتقدیم نون کی نسبت لکھا ہے کہ یہ زبان متقدمین کی ہے متاخرین کی زبان پر پہنانا ہے بفتح باے فارسی و سکون ہا و نون بعدہا اور یہ یا یہ زبان اُردو ولیت صورت ثانیہ کو اصح قرار دیا ہے مگر مولف کے نزدیک دونون صحیح و مستعمل ہین بلکہ پہنانا بتقدیم نون ہی فصیح ہے اور جناب خورشید لکھنوی نے بھی رسالۂ افادات مین لکھا ہے کہ پہنانا گہنانا کے وزن پر میرے نزدیک خوب نہین ہے کیونکہ مین نے فصحاے حال کی زبان سے جب سنا ہے پہنانا نون مخلوط الہا کے ساتھ سنا ہے ۱۲ ایضاح ف۵۵ مولف بھی پر کے بدلے پہ استعمال نہین کرتا ۱۲ ایضاح۔

پیالے سے کیا اصل فقیری ترک دنیا ہے ٭ ہمارا ہاتھ کیا کم ہے نہین کاسہ گدائی کا ٭ اور ظرف معروف کے معنی مین اگرچہ پیالے مخلوط اگیا ہے مگر چونکہ اصل مین باظہار ہا ہے اکثر فصحاے حال پیالے مخلوط استعمال نہین کرتے پیر پاؤن کی جگہ فصحاے حال استعمال نہین کرتے تب جب شرطیہ کے مقابلے مین تب جیسے ؎ جب سنتے ہین وہ حالت بیمار جدائی ٭ تب کہتے ہین جھنجھلا کے کہ مر بھی نہین جاتا ٭ بعض شعرا استعمال نہین کرتے تلک بجاے تک اکثر خواص نے ترک کر دیا ہے تلے نیچے کے معنی مین جیسے ع ہین خلد کے سایے مین کہ خنجر کے تلے ہم ٭ اکثر فصحاے حال نے ترک کر دیا ہے تو بواو مجہول - اسمین اظہار واو اچھا نہین اور اگر آخر مصرع واقع ہو تو اور بھی مکروہ ہے جیسے ع مری جان اب غضب ڈھاتے ہو تم تو ٭ جیون[۲] بمعنی مانند جیسے ع دل مرا جیون غنچہ سربستہ ہے - بعض خواص استعمال نہین کرتے حرکت جب تے اضافت وغیرہ کے سبب سے متحرک ہوا ہو وقت بحرکت را فصیح ہے خود رفتہ شعراے اردو نے استعمال کیا ہے - مومن ؎ وہ واسوختے تب دل تفتگی سے ٭ خبر رکھے مری خود رفتگی سے ٭ قلق ؎ بخیر انجام ہے جسکا وہ ہے خود رفتگی اپنی ٭ چلے تھے ہم کلیسا کیطرف کعبے کو جا نکلے ٭ ولہ یار خود رفتہ ہے شکوہ ہے فراموش مجھے ٭ گوش کر او سکو ملے ہین لب خاموش مجھے ٭ اور از کے ساتھ بشتر آیا ہے ناسخ ؎ ملگیا محبوب سے جو آپ سے باہر ہوا ٭ ایسی از خود رفتگی کیا ہے ارادہ دور کا ٭ آتش ؎ ہے غرور حسن وہ روزہ سے از خود رفتہ یار ٭ اسقدر بھی نشۂ معجون آب و گل نہو وزیر ؎ لطف از خود رفتگی گر دیکھنا منظور ہو ٭ منہ دکھا دو آئینہ آب روان ہو جاے گا قلق ؎ کوئی بولی کہ ہے ز خود رفتہ ٭ کوئی بولی کہ ہے جگر تفتہ ٭ امیر ؎ جاتے ہین میخانۂ عالم سے ہم سوے عدم ٭ کہدو از خود رفتگی سے ہے ارادہ دور کا - تسلیم ؎ ز خود رفتہ تنگدستی رہے ٭ خراب مَی فاقہ مستی رہے - جلال ؎ آپ سے آپ ز خود رفتہ ہوا جاتا ہون ٭ نہین معلوم کہ مین آج کسے یاد آیا ٭ بہرکیف چونکہ یہ فارسی محاورہ ہے اور فارسی

---

[۱] مگر یہ جمہور شعرا کے خلاف ہے ہان یہان نظم مین برا معلوم ہوتا ہو جیسا کہ مثال کے شعر مین واقع ہوا ہے تو احتیاط چاہیے ٭ ایضاح

[۲] جیون کے بدلے متوسطین نے جون بحذف یا و ضم جیم استعمال کیا ہے لیکن متاخرین کے نزدیک دونون متروک ہین مگر اور معنون مین متروک نہین جیسے ع جون جون کٹتی ہے ہجر کی رات ع عمر جون تون گذر گئی اپنی - ایضاح -

ہین از کے ساتھ مستعمل ہے اکثر فصحاے حال بے اسکے استعمال نہین کرتے زور بمعنے عجیب و بسیار ناسخ ع اتنو ناسخ زور رند لاابالی ہوگیا ولہ اے فلک زور انقلاب ہوا ۱۲ فی زماننا متروک ہے سدا بمعنی ہمیشہ اچھے لوگون مین سے اب کہین دو ایک استعمال کرتے ہین ورنہ اکثر لوگون نے وجوباً ترک کردیا ہے سرپرست اُردو مین مربّی کے معنون مین بہت مستعمل ہے مگر چونکہ فارسی مین اسکے معنی خادم کے ہین اسوجہ سے بعضے احتیاط رکھتے ہین سن بالفتح بمعنی سنہ اسکے عربی یا فارسی ہونے مین تو تامل ہے ازاحۃ الاغلاط مین اسکی تحقیق اچھی طرح لکھی جاچکی ہے البتہ محاورہ اُردو ہونے مین کوئی شک نہین ہے سمیت ساتھ کے معنی مین رشک ؎ آہ سوزان سے جلاؤ ولکا مین اپنا سمیت ۱۲ باغ جنت مین سجاونگا اگر یار سمیت ۱۲ فی زماننا اکثر فصحا استعمال نہین کرتے سو کو بعضون نے ترک کردیا ہے مگر میرے نزدیک بعض جگہ یہ لفظ جان فصاحت ہے جیسے جو ہو سو ہو عادی عادت گیرندہ کے معنی مین استعمالاً صحیح ہے وزیر ؎ تیغ ابرو کی زبان عادی ہوئی ۱۲ بات سیدہی بھی جو کی ٹیڑہی ہوئی ۱۲ نواب مرزا لکھنوی ؎ ہمتو دشمن ہین جلسنا کے آپ عادی ہین رنڈی بازی کے ۱۲ مگر چونکہ لغتاً اسکے کچھ اور معنی ہین اسوجہ سے بعض خواص احتیاط رکھتے ہین کیسے کیونکر کے معنے مین اکثر خواص نے وجوباً ترک کردیا ہے کہ بجاے اگر بعضون نے وجوباً ترک کردیا ہے گھایل چونکہ یہ لفظ قائل و مائل و سائل وغیرہ کے ایسے اسم فاعل سے ملتا جلتا ہوا تھا شعراے سلف بکسر یا باندہا کیے ناسخ و آتش وغیرہ بھی انہین اونہین کے متبع رہے لیکن چونکہ کسرہ خلاف قاعدہ تھا کیونکہ یہ لفظ مرکب ہے گھاو سے اور یل سے جو فاعلیت کے معنے پیدا کرتا ہے۔

۱ اور صرف خود رفتہ بغیر از کے کلام اساتذہ فارسی مین پایا نہین جاتا شاید کسی نے استعمال کیا ہو والعلم عند اللہ ۱۲ ایضاح ۲ اور مؤلف کو اردو مین از خود رفتہ اچھا معلوم نہین ہوتا اور بوجہ ترک کرنے محققین کے صرف خود رفتہ کے استعمال سے احتیاط رکہتا ہے لہذا اس لفظ ہی کو ترک کرکے اسکے عوض وارفتہ استعمال کیا کرتا ہے ۱۲ ایضاح ۳ مگر میرے نزدیک اگر بترکیب فارسی مستعمل ہو تو بمعنی مربی استعمال نکرنا چاہیے ورنہ کچھ مضائقہ نہین کیونکہ محاورۂ اردو مین خادم کے معنے کی بو بھی نہین پائی جاتی کہ پہلو سے ذم پیدا ہو ۱۲ ایضاح ۴ پس اگر اردو مین نظم کرین تو ترکیب فارسی سے احتیاط رکہین ۱۲ ایضاح ۵ یہ اشارہ ہے جناب جلال لکھنوی کے اس قول کے رد کی طرف کہ ثقات شعراے اردو زبان کے کلام بہی مستعمل نہین پایا کہ مستند قرار دیا جاے ۱۲ ایضاح ۶ یعنی وہ چیز جسکی عادت کیجاے ۱۲ ایضاح ۷ مگر میرے نزدیک اردو مین جہان ترکیب فارسی نہو عادی بمعنی عادت گیرندہ کچھ مضایقہ نہین کیونکہ سیکڑون الفاظ عربیہ فارسیہ معنوں مین اہل زبان ہند نے تصرف کیا ہے تو ہمین اگر تصرف روا

جب پہلا جزو ساکن الآخر ہوتا ہے تو یل کے یے مفتوح ہوتی ہے جیسے اڑیل سڑیل چھیل ہریل وغیرہ اور لہجے کی یہ حالت تھی کہ جو حضرات اساتذہ کا کلام دیکھا کرتے تھے اونکی زبان پر وہی بکسر یا چڑھا ہوا تھا مگر جنکو شعر و سخن سے چنداں تعلق نہ تھا اور لکھنؤ کے خاص اہل زبان سمجھے جاتے تھے اونکا لہجہ بفتح یا تھا اس سبب سے بعض خواص نے اسکی صلاح کی اور کسرے کو فتحے سے بدلدیا - اوسی زمانے سے اکثر فصحا گھایل بکسر یا سے احتیاط رکھتے ہین مرآۃ الغیب [دیوان امیر] نظم ارجمند [دیوان تسلیم] گلزار داغ [دیوان داغ] شاہد شوخ طبع [دیوان جلال] کرشمہ گاہ سخن [دیوان جلال] - یہ سب دیوان دیکھ لو دل و مائل کی غزلون مین گھایل کا قافیہ نپاؤ گے - فی زماننا اس لفظ کے اعتبار سے شعرا کے تین فرقے ہین ایک اون لوگون کا فرقہ ہے جنکو اس واقع سے کچھ خبر ہی نہین وہ کسرے کے سوا فتحہ کیا جانین دوسرا وہ پرانی لکیر کے فقیر عظیم رسم کے اعتقاد والے لوگون کا فرقہ ہے جو اس صلاح سے ناک بھون چڑھاتے ہین تیسرا وہ فرقہ ہے جو اس تصرف کے مستحسن ہونے کا قائل ہے بہر کیف فتحے کی سند ملاحظہ ہو - بحر مرحوم ؎ یہ دمی ہے بیکلی تونے کہ دل مین ہے یہی کل سے ؛ کہ دھو کر زندگی سے ہاتھ پونچھون تیرے آنچل سے ستم کیا کیا نہ ہوگا اوس قمر طلعت کی کشتی پر ؛ کریگی چاندنی آب ناز معشوقانہ گھایل سے ولہ باغ میرا ہوا برباد جو بادل آئے ؛ پتھرون کی ہوئی بوچھار اگر پھل آئے ؛ تیرے دیدار کی حسرت نے چھری پھیری ہے ؛ یون تڑپتے ہوے ہم آئے کہ گھایل آئے - تسلیم لکھنوی ؎ گمان کیونکر نہو خلد برین کا صحن مقتل پر ؛ تصدق ہوتی ہین حورین ترے خنجر کے گھایل پر ؛ ولی لکھنوی ؎ تیغ قاتل تری پڑی ہلکی ؛ حسرتین کیون نہ روئین گھایل کی اشرف لکھنوی ؎ روح نکلی تن سے جب بیکل ہوئی ؛ یون شب فرقت کی مشکل حل ہوئی ؛ دید کی حسرت رہی دلمین مرے تیغ ابرو سے نظر گھایل ہوئی - مست بجاے نہ ناسخ ہی کے زمانے مین کم مستعمل تھا فصحا حال نے تو وجوہا ترک کر دیا ہے موسم بفتح سین تصرفات سے ہے غلط نہین ہو سکتا فارسی اردو

---

[۱] اور اگر پہلا جزو متحرک ہوتا ہے تو اس یے کو ساکن کر دیتے ہین جیسے کھپریل ١٢ ایضاح [۲] یعنی شیخ امداد علی بحر مرحوم جو ناسخ مرحوم کے ارشد تلامذہ تھے ١٢ ایضاح [۳] یہ اشارہ ہے جلال لکھنوی کے اس قول کے رد کی طرف کہ بفتح ثالث جو مشہور ہے صحت سے دور ہے نہ کتب لغت مین بفتح ثالث آیا نہ فارسی کے اشعار مین قافیہ عم والم مین پایا ١٢ ایضاح [۴] محمد خلیل عجیب مازندرانی نے اپنے قصیدے مین جسکا مطلع یہ ہے ؎ نوروز خوش و بہار خرم ؛ آمد ز بہشت عدن باہم ؛ یہ شعر کہا ہے ؎ یا ساقی فاستقنی براح ؛ بر موجب اقتضاے موسم ؛ اور ذوق دہلوی نے کہا ہے ؎ بے یار روز عید محرم سے کم نہین ؛ جام شراب دیدہ پُر نم سے کم نہین ؛ زیبا ہو رو کے زردیہ کیا اشک لالہ گون ؛ اپنی خزان بہار کے موسم سے کم نہین ١٢ ایضاح

دونون مین آگیا ہے البتہ چونکہ لغتہً کسرہ چاہیے فصحاے حال احتیاط رکھتے ہین ہیئت بفتح یاے مشددہ استعمالاً صحیح ہے نظم اُردو مین کئی جگہ تربت وغیرہ کے قافیون مین آگیا ہے مگر چونکہ قاعدے کے رو سے کسرا چاہیے فصحاے حال احتیاط رکھتے ہین فشا بحرکت دوم شعرا نے استعمال کیا ہے۔ ذوق دہلوی سے رات میخانے مین ساقی جو نشے مین بہکا خس تیشہ کو لگا کہنے خس جام شراب۔ رند سے ہے حسن کی کیا ہو مین وہ ترنگین ہ نشے رند نے کیا اوتارے تمہارے۔ بعض حضرات جو اسکو بالکل غلط بتاتے ہین صحیح نہین یہ اُردو کا محاورہ ہے اور بعض حضرات جو یہ کہتے ہین کہ جب ترکیب فارسی ہو تو بالتحریک ہی فصیح ہے یہ بھی قابل اعتبار نہین شیخ صاحب کے زمانے سے لیکر اجتک جتنے نامی شعرا ہوے ہین اونکے کلام کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ فارسی مین اسطرح آیا نہین ان لوگون نے بھی احتیاط[۵۱] کی ہے اور جسطرح فارسی مین مستعمل ہے اوسیطرح یہ لوگ بھی فصیح سمجھے ہین سے نے بجاے تہ جیسے ع نے کوئی یار ہے نہ کوئی غمگسار ہے۔ اکثر فصحا نے وجوباً ترک کر دیا ہے وصلت بجاے وصل بعض[۵۲] شعرا نے ترک کر دیا ہے وان۔ یان وہان بیان کی جگہ محض غیر فصیح ہے اکثر[۵۳] شعرا نے ترک کر دیا ہے چکھا۔ رکھا۔ لکھا بہ تشدید کاف فصیح[۵۴] ٹھہرا ہوا ہے سیجیے وتیجیے لیجیے کیجیے کی ایک سے گرانا اور بر وزن فعلن استعمال کرنا غیر فصیح ٹھہرا ہوا ہے جیسے سے جی چاہا کہ سیر دشت کیجیے ؛ ہے ابر شراب ناب پیجیے بتلانا دکھلانا لام[۵۵] کے ساتھ بتانا دکھانا کی جگہ غیر فصیح سمجھے[۵۶] جاتے ہین دلانا اٹھانا ستانا وغیرہ بالف مدا جو پیشتر بکثرت مستعمل تھے اب غیر فصیح ٹھہرے ہوے ہین اٹھے دل اٹھے زناہا اٹھے ساقی استعمال کرنا چاہیے سمجھنا اسکے بعض مشتقات مین نے علامت فاعل لانا درست ہے۔ آتش سے

۵۱ اور بعضون نے بحرکت شین استعمال کیا ہے وہ من قبیل شاذ ہے ۱۲ ایضاح ۵۲ مگر مین متفق نہین کیونکہ وصل اور وصلت دونون فصیح معلوم ہوتے ہین وصلت مین کسی قسم کی خرابی نہین پہر ترک کرنے کی کیا وجہ ۱۲ ایضاح ۵۳ خصوصاً ناسخ کے مقلدین نے تو بالکل ترک کر دیا ہے مولف نے آجتک یہ الفاظ استعمال نہین کیے ابتدا سے انکا تارک ہے ۱۲ ایضاح ۵۴ پس حتی الوسع بالتشدید ہی استعمال کرنا چاہیے مگر بضرورت بالتخفیف بھی بے تکلف استعمال کر سکتے ہین کیونکہ نالک اور سدا کی طرح یہ متروک نہین ۱۲ ایضاح ۵۵ مگر لام کے ساتھ بھی استعمال کرنے مین چندان مضائقہ نہین منیر مرحوم نے جنکو متروکات کا بہت خیال تھا لام کے ساتھ استعمال کیا ہے اونکا مصرع ہے ع وگرنہ لطف دکھلاتا مضامین گریہ بانکا ۱۲ ایضاح ۵۶ مگر کہلانا لام ہی کے ساتھ فصیح ہے اسکے عوض کہانا جیسا کہ بعض حضرات نثر تک مین استعمال کر جاتے ہین محض غیر فصیح ہے ۱۲ ایضاح

عشق اوس چاہ زنخدان کا ہوا جسدن سے ؛ مین نے سمجھا کہ لحد مین دل بیتاب اوترا ؛ ولہ
بلکہ بہی اس سے عیان سینۂ عارف کی صفا ؛ چہرۂ یار کو مین نے دل روشن سمجھا ؛ مگر بحذف
نے فصیح ہے جیسے مین سمجھا ہم سمجھے **احباب اغیار** یہ دونون لفظ خود جمع ہین اسکی جمع
احبابون اغیارون جو اکثر عوام لکہا کرتے ہین اور بعض شعرا بہی استعمال کر گئے ہین فصحائے حال
جائز نہین رکہتے **ہا** علامت جمع ہو جیسے ع داغہائے عشق روشن ہو گئے ؛ حتی الوسع اس سے
احتیاط چاہیے اور فعل وغیرہ سے جمعیت ظاہر کرنا چاہیے جیسے ع میرے داغ عشق روشن
ہو گئے ؛ **یاے معروف** آخر کلمہ مشدد استعمال کرنا غیر فصیح ہے جیسے ع کہون کیا حال
بیتابی دل کا ؛ **جان خون دین** اس قسم کی فارسی الفاظ جو محاورۂ اردو مین
باعلان نون بولے جاتے ہین جب انکی ترکیب بطور فارسی[۱] نہین رہتی تو بعض شاعر باعلان
نون ہی استعمال کرتے ہین چنانچہ منیر مرحوم نے کہا ہے ؎ منیر افسردہ ہون پابندی عطف و
اضافت سے ؛ وگرنہ لطف دکہلاتا مضامین گریبان کا ؛ چونکہ وہ اعلان کے پابند تھے گریبان
بغیر عطف و اضافت نہین لا سکتے تھے کیونکہ نون کا اعلان کرنا پڑتا فصحائے حال اسکا خیال
تو رکہتے ہین اور اعلان بہتر سمجھتے ہین مگر چونکہ اس قسم کے سیکڑون الفاظ ہین اور بیشتر اونکے
استعمال کی ضرورت پڑتی ہے اعلان کی رعایت سے خواہ مخواہ مضمون[۲] کا خون نہین کرتے
چنانچہ یہ اشعار حال کے ہین امیر ؎ کہولے ہوئے جوڑا تجھے ایجان نہین دیکہا ؛ اس باغمین
سنبل کو پریشان نہین دیکہا ؛ تسلیم لکہنوی ؎ حسینون مین ابہی چوری گیا دل ؛ ہین کسکا نام
لون اپنی زبان سے ؛ جلال لکہنوی ؎ جو سینے سے خود ہی نکل آتا ہے تڑپ کر ؛ اوس دل کا
نکلتے ہوئے ارمان نہین دیکہا ؛ داغ ؎ کیا پوچھتے ہو کون ہے یہ کسکی ہے شہرت ؛ کیا تمنے

---

[۱] اسطرح ابہاریکے بدلے ابہارون درست نہین ۱۲ ایضاح [۲] اس قید کا فائدہ یہ ہے کہ جب ترکیب فارسی ہو تو
اعلان جیساکہ کلام ذوق دہلوی مین جا بجا ہے جائز نہین جب فارسی ترکیب ہو تو فارسیون کا اتباع چاہیے ورنہ اس قسم کے
الفاظ اعلان کے ساتہہ نہین باندہتے اور ایک آدہ جگہ جو انکے کلام مین باعلان پایا جاتا ہے یا تو وہان کچہ سہو کاتب ہے
یا اس قبیل شاذ ہے فافہم ۱۲ ایضاح [۳] بلکہ وہ لوگ جنکو اعلان پر بہت اصرار ہے اونکے دیوان مین بہی بعض جگہ
بنون غنہ مستعمل ہے چنانچہ استادی حضرت شمشاد لکہنوی جنکو متروکات سے نہایت ہی احتیاط ہے اور اعلان کے باب
مین بڑی کدر ہتی ہے اونکے دیوان خزانۂ خیال مین یہ اشعار موجود ہین ؎ آرزو ہے وصل ہے اوس شوخ سے بالکل ؛
بوسہ دینے پر بہی جو راضی کسی عنوان نہین ؛ بعد مردن بہی کفن سے ہے لگی قید لباس ؛ ہائے جنون مین نہ کسی
حال مین عریان چہوٹا ؛ مولف بہی وجوباً اعلان نون کا پابند نہین ۱۲ ایضاح

کبھی داغ کا دیوان نہین دیکھا۔ اور جو الفاظ ایسے ہین کہ روزمرے مین بغون غنہ بولے جاتے
ہین اونکا اعلان مکروہ ہے جیسے عریان دندان آشیان رضوان وغیرہ۔ فارسی لفظ سے
واو معروف و الف کلمۂ آخر کا گرانا شیخ صاحب ہی کے زمانے سے معیوب سمجھا جاتا ہے
جیسے ع پہلو مین دل مرا ہے یا سیماب ع ادا آے یار تیری بھائی ہے۔ مگر یاے آخر
کلمۂ فارسی اکثر شعرا نے گرائی ہے۔ مومن سے خنجر تھی الٰہی یا زبان تھی۔ خنجر سے زیادہ تر
روان تھی۔ ناسخ سے قیس کی قیس جانے ہین لیکن۔ وحشی ہون آدمی کے جنگل کا۔ ولہ
کام خونریزی ہے اوس یوسف بازاری کا۔ جان بیچے سو کرے قصد خریداری کا۔ آتش
سے شہر مین قافیہ پیمائی بہت کی آتش۔ اب ارادہ ہے مرا بادیہ پیمائی کا۔ منیر سے کب
دل مرا تقریر سے کھٹا نہین کرتے ہو تم۔ اپنی ترشروئی سے چوکا نہین کرتے ہو۔ امیر سے
رسوائی ہوئی تیری ہی اسے ترک نہین کیا۔ کیون لاش ہماری سر بازار نکالی۔ ولہ غالب
ہشیاری کا بیداردون سے پوچھو۔ ہم تو بنہل ہے غافل گئے غافل آئے۔ البتہ اکثر
فصحاے حال نے وجوباً ترک کر دیا ہے۔

املاے بعض الفاظ

اژدہام بڑے اور چھوٹی ہے سے لکھنا غلط ہے اژدحام زای تازی و حاے حطی سے لکھنا
چاہیے اکسیر کو اکثیر ثے سے لکھنا محض غلط ہے اوس اودہر مین متقدمین برابر واو
لکھا کرتے تھے مگر متاخرین کبھی واو کو حذف کرکے الف پر پیش دیدیا کرتے ہین مگر میرے
نزدیک واو کے ساتھ لکھنا اولی ہے براۃ کو برات لکھنا صحیح نہین پاؤن اسکا املا
مختلف فیہ ہے دلی والے پانو لکھتے ہین او نزدیک واو مین لاتے ہین اور لکھنؤ والے پاؤن
لکھتے ہین اور رد یعنی نون مین داخل کرتے ہین اور بعضے پانون بھی لکھتے ہین یعنی الف کے
بعد بھی نون لکھتے ہین۔

حاشیہ: ورالفاظ ہندیہ سے اسقاط حروف علت معیوب نہین مگر بعض شعرا لفظ ہندی سے بھی الف نہین گراتے
اور بعضے لفظ کا کو مستثنیٰ کرلیتے ہین باقی الفاظ سے نہین گراتے مگر مجھے سخت تعجب ہو کہ یہ حضرات اسقاط الف
سے تو احتیاط کرتے ہین مگر یے اور واو کو مجہول ہون یا معروف بے کھٹکے گرا دیتے ہین اگر نہ گرائین تو حروف
علت مین سے کسی کو نہ گرائین الف کی تخصیص چہ معنی دارد۔ بہرکیف مولف الفاظ ہندیہ سے حرف علت الف
یا واو یے گرانا جائز رکھتا ہے۔ ہان جہان کہین انکے گرانے سے نظم مین ثقل پیدا ہو جاتا ہو وہان گرانا معیوب سمجھتا ہو ۱۲ ایضاح
سے مولف بھی نہین گراتا بلکہ اکثر دیکھا کہ جہان کہینے فارسی لفظ سے یے گرائی لوگ عیب فاحش سمجھنے لگے بلکہ غلطی پر محمول کرنے لگے ۱۲ ایضاح

تپ بجار کے معنون مین پے سے ہند ہے فارسی مین تب بروزن لب باے تازی ہے جہان ترکیب فارسی ہو وہان باے تازی سے لکھنا چاہیے تغمہ غلط ہے تمغا چاہیے توتیا اور تلاطم کو طوطیا اور طلاطم طو سے لکھنا غلط ہے ٹھنڈھا دال ہندی مخلوط الہا سے لکھنا صحیح نہین ٹھنڈا بغیر ہاے مخلوط چاہیے دال ہندی کی ردیف مین آتش نے کہا ہے ؎ ندے سکے گی زمستان مین مجکو ایذا ٹھنڈ۔ لپٹ کے سوئے گا وہ گل رہیگی تنہا ٹھنڈ۔ خرد خرسند خرم مین واؤ لکھنا درست نہین داوات دال کے بعد الف غلط ہے دوات بروزن نبات صحیح ہے ڈھوکھا کاف مخلوط الہا کے ساتھ غلط ہے ڈھوکا بغیر ہاے مخلوط صحیح ہے ڈانکا عوام نون سے لکھتے ہین اور سحر مرحوم نے بھی خندان کا افشان کا کی زمین مین یہ شعر لکھا ہے ؎ جلا کر ٹھوکر دن سے نقد دل مردون کے لیتے ہین۔ یا سحر شہر خموشان مین بھی اب پڑنے لگا ڈانکا۔ مگر ڈاکو مین نون نہونا ڈاکے کے بے نون ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ اسکے علاوہ نون جمہور شعرا کے خلاف ہے واجد علی شاہ کے زمانے مین اس لفظ کی بحث آپڑی تھی قلق برق قبول طور اسیر ایسے نامی شعرا موجود تھے سب نے اتفاق کیا کہ اسکو بے نون لکھنا چاہیے ڈوپٹا دال ہندی سے غلط ہے دوپٹا دال فارسی سے لکھنا چاہیے دوکان واو کے ساتھ غلط ہے دُکّان بغیر واو مع تشدید کاف صحیح ہے اور بالتخفیف بھی جائز ہے دونون کے بدلے دونو بغیر نون صحیح نہین ذرا بمعنی اندک ذال سے لکھنا چاہیے نہ زرا زاے ہوز سے سونچ کو متقدمین نون سے لکھا کرتے تھے ایک آدھ جگہ چونچ کے قافیہ مین بھی نظر سے گذرا ہے مگر فی زمانا اکثر سوچ بغیر نون لکھتے ہین طیار کو کوئی طاے حطی سے لکھتا ہے اور کوئی تاے فوقانی سے مگر طو کو ترجیح ہے عاشورہ بہاے مختفیہ غلط ہے عاشورا الف کے ساتھ چاہیے عندلیپ پے سے غلط ہے عندلیب باے

سلہ مؤید الفضلا مین لکھا ہے کہ تپ علتی ست معروف کہ بتازیش حمی خوانند و باے فارسی غلط ست ۱۲ ایضاح

سلہ کیونکہ شعرا نے اسکو بہادرن وغیرہ کے قافیہ کے ساتھ استعمال کیا ہے۔ اور اسکے اخوات یعنی تینون چارون وغیرہ مین بھی نون ہے ۱۲ ایضاح سلہ گر تعجب ہے کہ جناب جلال لکھنوی نے سرمایہ زبان اُردو مین ذال کی تغلیط اور زاے ہوز کی تصحیح کی ہے اور وجہ یہ لکھی ہے کہ ذال معجمہ کا وجود جب فارسی مین بعض محققین کے نزدیک نہین ہے تو کلمات ہندیہ مین کیونکر مسلم رکھا جائے مین کہتا ہون کہ یہ لفظ ہندی الاصل نہین بلکہ ہند ہے اسکی اصل ذرہ ہے راے مشددہ کو مخفف کرکے ہاے مختفیہ کو الف سے بدل دیا ہے ہند الفاظ مین تو حروف عربیہ کے ہونے سے کسی کو انکار نہین ۱۲ ایضاح۔

تازی سے چاہیے **عید الضحےٰ** غلط ہے عید اضحیٰ چاہیے **کھاری** کی یے اصلی ہے مذکر اور مونث دونون کے ساتھہ یہ لفظ یکسان مستعمل ہوتا ہے جیسے کھاری کنوان کھاری پانی کھاری شے مگر بعض لوگ غلطی سے مذکر کے ساتھہ کھارا استعمال کرجاتے ہین جیسے کھارا کنوان کھارا پانی **کُل** کو اکثر حضرات کلہ بلام مخلوط الہا لکھتے ہین یہ غلط ہے بغیر ہاے مخلوطہ صحیح ہے **کلیجہ** بہاے ہوز غلط ہے کلیجا الف سے لکھنا چاہیے **گزارش** اور گزر کو زاے ہوز سے لکھنا اولے ہے بلکہ بعضون کے نزدیک ذال سے لکھنا درست ہی نہین **لاچار** غلط ہے ناچار چاہیے۔ **نکہت** گاف سے غلط ہے کاف تازی سے چاہیے **ہَرَج** بمعنی معروف بعضون کے نزدیک بہاے ہوز و سکون راے مہلہ غلط ہے **حَرَج** بجاے حطی و فتح راے مہلہ چاہیے مگر میرے نزدیک اُردو مین جہان فارسی ترکیب نہو ہرج کچہ مضائقہ نہین **ہونٹ** کے آخر مین متقدمین ہاے مخلوط التلفظ ہی لکھا کرتے تھے اور ناسخ وغیرہ یہ لفظ ردیف ہا مین لائے ہین[۱] مگر فی زمانا بعضے بغیر ہاے مخلوطہ لکھتے ہین **یونہین** اسکے املا مین اختلاف ہے کہ واو کے بعد نون چاہیے یا نہین مگر تحقیق یہ ہے کہ لکھنا چاہیے کیونکہ یہ لفظ مرکب ہے پہلا جزو یون ہے اور لہجہ مین بہی نون باقی رہتا ہے پھر نہ لکھنے کی کوئی وجہ نہین اور بعض حضرات جو یوہی لکھتے ہین یعنی آخر مین نون نہین لکھتے صحیح نہین[۲]۔ ذوق دہلوی سہ مین ہجر مین مرنے کے قرین ہو ہی چکا تہا ٭ تم وقت پہ آ بہو پہنچے نہین ہو ہی چکا تہا ٭ جو کچہ کہ ہوا ہے وہ کسطرح نہوتا ٭ حکم ازلی ذوق یونہین ہو ہی چکا تہا۔ داغ دہلوی سہ نہ ادہر مری تقدیر مین وہ دشمن دین تہا ٭ مجبور ہون اللہ کو منظور یونہین تہا۔

[۱] سخت تعجب ہے کہ جناب جلال نے اپنے لغت مین لکہا ہے کہ اس لفظ کے آخر مین جو بعضے ہاے مخلوط التلفظ بڑہا کر ہونٹہہ بولتے ہین اور لکھتے ہین مؤلف ہیچمدان کے عندیہ مین نادرست ہے مین کہتا ہون کہ جب ناسخ وغیرہ نے استعمال کیا ہے اور آجتک اہل زبان ہونٹہہ بولتے ہین تو نادرست کیون ہونے لگا اور سب سے زیادہ تعجب تو یہ ہے کہ پیٹ بیاے مجہول کو بمعنی شکم اور پیٹ بیاے معروف کو بمعنی پشت لکہا ہے حالانکہ پشت کی ہندی پیٹہہ بہاے مخلوطہ ہے پیٹ بروزن بیٹ کوئی نہین بولتا ۱۲ ایضاح

[۲] کیونکہ لہجہ مین بہی نون ہے اور اساتذہ نے بہی زمین وغیرہ کے قافیہ مین استعمال کیا ہے اور آجتک کسی محقق اہل زبان نے ابہی کسی کے قافیہ مین یوہی استعمال نہین کیا اور بعضون کا جو یہ خیال ہے کہ کلمہ حصر ہی ہے نہ ہین یہ محض غلط ہے ہمین تمہین مین تو بالاتفاق نون ہے ان دونون لفظون کا جزو اول ہم اور تم ہے اور آخر کلمہ حصر ہی لیس جبکہ تو ہین کو بہی کلمہ حصر کہیے یا یہ کہیے کہ جو کلمہ حصر ہی کبہی اوسکے بعد نون زیادہ کرتے ہین ۱۲ ایضاح

تذکیر و تانیث[1]

کئی رسالے اس بحث مین تالیف ہو چکے ہین ہم اس جگہ ایسے ضروری الفاظ لکھتے ہین کہ اکثر لوگ واقف نہین **آب** جگ کے مضمون مین جیسے آب[2] گہر آب آہن مونث ہے اور بعضون نے جو مذکر استعمال کیا ہے وہ جمہور شعرا کے خلاف ہے ہان جہان پانی کی رعایت رکھی گئی ہو وہان مذکر بہی استعمال کرنا درست ہے - ناسخ ؎ زیادہ آب بقا سے بہی آب آہن تہا - بحر ؎ جبکہ سمجھے زندگی مرنا تہ شمشیر یار ٭ اپنے حق مین آب حیوان آب آہن ہو گیا ٭ **آغوش** مذکر و مونث دونون طرح بندہا ہے مگر اکثر فصحاے حال مذکر ہی استعمال کرتے ہین **بلبل** مشترک ہے مگر اکثر فصحا مونث ہی استعمال کرتے ہین **ترشح** مذکر مونث دونو طرح بندہا ہے مگر فی زماننا مذکر ہی مستعمل ہے **تمکین** آتش نے مذکر استعمال کیا ہے ع کوہ سے اے نازنین بہاری ترا تمکین ہوا ٭ فصحاے حال مونث استعمال کرتے ہین - داغ ؎ بجا ہے عشق مین بے صبر مین ہون ٭ رہیگی آپکی تمکین کہانتک **خراش** بیشتر مذکر ہی مستعمل ہوا ہے - نسیم ؎ بیانتک اوج جنون مین مجھے کمال ہوا ٭ خراش ناخن دیوانگی ہلال ہوا - ولہ خراش زخم سینہ مدتون کا دور کرتا ہون ٭ لپٹ جاتا ہون جب سینے سے زلف مشکبو ہوکر - تسلیم ؎ خراش جگر دشمن جان ہوا ٭ غم عشق کا دل پر احسان ہوا - مگر اکثر فصحاے حال مونث ہی کے قائل ہین **طرز** بیشتر مشترک تہا بلکہ مذکر زیادہ فصیح تہا اب مونث فصیح ہے بلکہ اکثر خواص مونث ہی استعمال کرتے ہین **طوطی** جلال مفید الشعرا مین لکھتے ہین -

---

[1] یہ وہ بحث ہی کہ ابتدا سے آجتک اختلاف چلا آتا ہے حال مین مولف نے طعن اور رد ابطال کے باب مین شعراے لکھنؤ سے استفسار کیا بہت سے نامی شعرا نے انکو مذکر کہا اور بہت سے اہل زبان نے مونث فرمایا بات یہ ہی کہ جو لفظ نظم مین بہت کم مستعمل ہوتا ہو اوسمین اختلاف ہو ہی جاتا ہی ۱۲ ایضاح [2] جیسے مفید الشعرا رشحات صفیر دو پیکر دستور العمل ارمغان جیا انہین سے مفید الشعرا جناب جلال کی تالیفات سے ہی جسکا نام پہلے کار آمد شعرا تہا یہ رسالہ باعتبار حجم اگرچہ چہوٹا ہی اور سند کے اشعار بہی بہت کم ہین مگر الفاظ اسمین اور سب رسالون سے کہین زیادہ ہین - چونکہ اسکا مولف نامی اساتذہ لکھنؤ سے ہی اور زبان حال لکہی ہے اگر بعض جگہ بمقتضاے بشریت فاحش لغزش بہی ہی مگر پہر بہی اسکو ترجیح ہی کیونکہ دوسرے رسالونکی بنا صرف تتبع پر ہے زبان قدیم و جدید و شاذ وغیرہ کی کیفیت اون سے ظاہر نہین ہوتی رشحات صفیر مین اسکی کوشش کی گئی ہی مگر وہ بات جو مفید الشعرا مین ہی اوسمین نہین اور اگر سند کے اعتبار سے دیکہیے تو انمین ہر ایک رسالہ قابل قدر ہے بلکہ رشحات کو من وجہ سب پر ترجیح ہی ۱۲ ایضاح [3] اور بعضونکی یہ رائے ہی کہ آب گہر کو تو ہر جگہ مونث باندہنا چاہیے اور آب آہن مین اختیار ہے مگر مونث استعمال کرنا اولے ہے ۱۲ ایضاح

کہ کنایۃً[1] خاص کے مقام پر مذکر ہے جیسے **ش** ہے شیشۂ سبز گرم قلقل طوطی مستونکا بولتا ہی
اور جہان پرندہ معروف مراد ہوتا ہے وہان مونث استعمال پاتا ہے۔ بحر **ش** آئینہ ہوتا ہے منہ
دیکھکے پانی پانی طوطیان ہوتی ہین سنکر تری گفتار سفید۔ رشک **ش** طوطی سبزۂ خط صاف
یہی کہتی ہے ہین وہی آئینۂ عارض جانان ابتک مگر یہ تحقیق جمہور شعرا کے خلاف ہے لکھنو
مین بہت ہی کم لوگ مونث بولتے ہین اور اشعار مین بیشتر مذکر ہی بندہا ہے۔ آتش **ش** چلیگا کیک
کیا طوطی کریگا کیا سخن سازی تری رفتار بہتر ہے تری گفتار بہتر ہے۔ وزیر **ش** صاف
بندش ایسی ہی ہر بیت آئینہ بنی دیکھتے ہی اوسکو گویا طوطی مضمون ہوا۔ بحر **ش** سحر کی
باتین ہین غنچہ سا دہن گل ہو گیا طوطی روی مخطط صاف بلبل ہو گیا **ولہ** آگے آئینہ کے
طوطی بولتے ہین کسطرح بھول جاتے ہین ترا منہ دیکھکر تقریر ہم۔ قلق **ش** گر نہو تا حیرتی رنگین
بیانی کا تری طوطی خط ڈہنگ اوڑا لیتا لب تقریر کا **ولہ** نہ گویا ہو سکا طوطی خط سبز بھی ابتک
اسی منہ پر ہے دعوے آپکو معجز بیانی کا **قامت** اکثر فصحاے حال مونث ہی استعمال
کرتے ہین **کف** اکثر فصحاے حال مونث ہی باندہتے ہین کف[2] پا ہو یا کف دست **معراج**
ناسخ نے مذکر استعمال ہے ع عزیز و گر نہین معراج ممکن عرش اعظم کا + مگر اکثر فصحاے حال
مونث ہی استعمال کرتے ہین **معدن** شیخ صاحب کے اس مصرع سے تذکیر ثابت ہوتی ہے
ع دیکھنا لعل بدخشان کا ہے معدن آب مین۔ لیکن اور مقام سے تانیث پائی جاتی ہے ناسخ ع
ایکدن آجاے گر ہیرے کی معدن زیر پا۔ رشک ع تجکو گہنے کے لیے ہیرے کی معدن چاہیے
قلق ع مدفن کو اپنے ہیرے کی معدن بنائینگے فی الحال اکثر خواص مونث ہی استعمال کرتے ہین
نقاب مشترک ہے مگر تانیث زیادہ فصیح ہے اکثر خواص مونث ہی استعمال کرتے ہین **فائدہ**
کبھی لفظ تذکیر و تانیث مین مبتدا یا خبر کا تابع ہو جاتا ہے۔ نسیم **ش** کم نہین وحشت مین بھی رتبہ
مری توقیر کا + پاؤن میرا مردمک ہے دیدۂ زنجیر کا۔ ناسخ **ش** ہجر مین ہر شعلۂ شمس مجھے
ہو گیا ہے خدنگ سونے کا۔ برق ع قمری ہون سرو باغ علی کبیر کا۔ مگر یہ تبعیت لینے موقع
محل پر موقوف ہے عموماً جائز نہین **فائدہ** جب فعل کا فاعل مصدر کب ہوتا ہے تو محاورہ لکھنو کے

---

[1] یعنی جہان مشہور ہونے کے معنون مین مستعمل ہو جیسے فلان کا طوطی بولتا ہے یعنی اوسکا ہر طرف شہرہ ہے
۱۲ ایضاح [2] یہ تشریح اسلیے ہے کہ بعضون نے کف پا اور کف دست مین فرق کیا ہے اور ایک کو مذکر اور
دوسرے کو مونث ٹھہرایا ہے ۱۲ ایضاح

موافق وہ فعل تانیث وغیرہ مین اوس اسم کا تابع ہوجاتا ہے جو مصدر کے ساتھہ مرکب ہوا ہے اور مصدر کی علامت جو نا ہے اوسمین کچھ تغیر نہین ہوتا جیسے خط لکھنا تھا چند شعر کہنا پڑے قیمت دینا ہوگی منتین کرنا پڑین۔ قلق مرحوم سے بت پرستی ہی مین گر عمر بسر کرنا تھی ؛ نام اسلام کیا آپنے بدنام عبث ؛ اور کبھی مصدر کا لحاظ کرکے فعل کو بھی واحد مذکر استعمال کرتے ہین جیسے شکوہ بات کرنا نہین آتے کی جگہ شکوہ بات کرنا نہین آتا۔ مگر دلی والے فعل اور مصدر دونون کو اُس اسم کا جو مصدر کے ساتھہ ملا ہے اور حقیقت مین اوسکا مفعول ہے تابع کرتے ہین اور یون بولتے ہین قیمت دینی ہوگی منتین کرنی پڑین۔ شعراے لکھنؤ نے اکثر یہان پر دہلی کی تقلید کی ہے اور مفعول کی تانیث و تذکیر کا اعتبار کرکے مصدر کی علامت مین تغیر و تبدل کیا ہے۔ ناسخ سے میرے زخمون کو اگر ٹانکے لگانے ہین تجھے ؛ پہلے لا جراح ڈورا یار کی تلوار کا۔ بحر سے نہ تھی امید دریاے شہادت پیر نکلین گے ؛ خدا کو آبرو رکھنی تھی بیڑا پار ہونا تھا۔ امیر سے واماندگی ہے جانسکے کاروان تلک ؛ کھانی ٹھوکرین جو مقدر مین رہگئے۔ تسلیم سے مرے پہلو سے وہ کیونکر بجاتے پاس غیرون کے ؛ کسی جا عید ہونی تھی کہین کہرام ہونا تھا۔

ایطا

عروضیون نے لکھا ہے کہ ایطا تکرار قافیہ لفظاً و معنًا کو کہتے ہین۔ اگر کھلی کھلی تکرار نہو تو خفی ہے ورنہ جلی ہے پہلے کی مثال آب و گلاب و دانا بینا اور دوسرے کی مثال آنکھین نظرین جلا سنا وغیرہ دی ہے اول کو جائز رکھتے ہین اور دوسرے کو ناجائز لکھتے ہین۔ اب مین کہتا ہون کہ اس تعریف و مثال مین کئی خدشات ہین **اول** یہ کہ تعریف مجہول ہے خفا اور عدم خفا کی تحدید نہوئی ایک ہی لفظ مین بعضون کے نزدیک ایطاے خفی ہوسکتا ہے اور بعضون کے نزدیک جلی چنانچہ خندان گریان مین کسی نے ایطاے خفی لکھا ہے اور کسی نے ایطاے جلی ٹھہرایا ہے **دوسرے** یہ کہ دانا بینا مین ایطاے خفی کہتے ہین جلا سنا نے کیا قصور کیا ہے کہ جلی قرار دیتے ہین **تیسرے** یہ کہ آب و گلاب کو ایطا مین شامل کرنا ہی عبث ہے اسلیے کہ اختلاف

ف خط لکھنا تھا اس جملے مین تھا فعل ہے اور خط لکھنا جو مصدر مرکب ہے اوسکا فاعل ہے اسیطرح چند شعر کہنا پڑے مین پڑے فعل اور چند شعر کہنا مصدر مرکب فاعل ہے اور قیمت دینا ہوگی مین قیمت دینا فاعل ہے اور ہوگی فعل ہے اور منتین کرنا پڑین مین منتین کرنا مصدر مرکب فاعل ہے اور پڑین فعل ہے اور ان جملون مین مبتدا و خبر کی بھی ترکیب ہوسکتی ہی یعنی یون کہین کہ خط مبتدا ہے اور لکھنا تھا خبر چند شعر مبتدا کہنا پڑے خبر و قس علیٰ ہذا ۱۲ ایضاح

علیت سے معنے مختلف ہو گئے چونکہ یہ کہ اگر یہ مثالین صحیح رکھی جائین تو بہت سے مستند شعرا کے کلام نادرست ہو جائینگے۔ مومن ؎ پھر دل مین مرے لگی ہے آتش ؛ نالے سے برس رہی ہے آتش ولہ اور جو یہ راز نہانی نہ کھلا ؛ جیتے جی جی مین یہ ارمان رہا ناسخ ؎ جب وادی وحشت مین گذر میرا ہوا ہے ؛ ہر ایک بگولا پے تعظیم اوٹھا ہے۔ آتش ؎ ہستی کو مثل نقش کف پا مٹا چلے ؛ عاشق نقاب شاہد مقصود اوٹھا چلے۔ نسیم لکھنوی ؎ آتشکدہ پریون نے بنا کر ؛ پھینکا اوسے پھول سا اوٹھا کر۔ سحر ؎ جگنا تھ نے آکے کلمہ پڑھا مسلمان جنکیب فرنگی ہوا۔ بحر ؎ دوپٹا وہ گلنار دکھلا گئے ؛ نئے سر سے پھر آگ بھڑکا گئے قلق ؎ چوڑیونکو نہ تم بڑھا رکھنا ؛ منہدی ہرگز نہ تم اوٹھا رکھنا۔ امیر ؎ تہنیت عید نے جلا کے سنائی کیسی ؛ ہان مین ہان کوندکے بجلی نے لا ئی کیسی۔ تسلیم ؎ دونون کو ہٹ ہے نئی دیکھیے کیسی ٹھہرے ؛ کون ناکام رہے کسکی تمنا نکلے۔ جلال ؎ پہلو مین کسکو نیم مین وا نے بٹھالیا ؛ کیون لے اجل ہمین نہ جہان سے اوٹھالیا۔ داغ دہلوی ؎ سبق ایسا پڑھا دیا تونے ؛ دل سے سب کچھ بھلا دیا تونے۔ شمشاد لکھنوی ؎ وہ مرا دل دکھا نہین سکتے ؛ عرش اعظم ہلا نہین سکتے۔ یہ چند شعر مثال کے لیے انتخاب کیے گئے ورنہ اس قسم کے سیکڑون شعرا اساتذہ کے دیوان مین موجود ہین ان سب پر ایطاے جلی کا عیب لگانا اور قافیہ نادرست بتانا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے قاعدہ جمہور فصحا کے کلام کا تابع ہوتا ہے نہ یہ کہ کلام جمہور قاعدے کا پابند ہوتا ہے۔ اب مین ایطا اور اوسکی دونون قسمون کے جامع ومانع تعریف کرتا ہون کہ قافیہ کا بعینہ لفظاً ومعنیً مکرر لانا ایطا ہے اگر ایسے زوائد قافیے ٹھہراے جائین جو اپنی اصلی حالت پر نرہے ہون جیسے رنجور[1] مزدور نا آشنا[2] وا یا الف[3] فاعل یا تاے مصدری یا شین مصدری ہون جیسے دانا بینا وشجاعت سخاوت کاوش سازش یا انکے حذف کے بعد اکثر[4] مزید علیہ بمعنی ہو جاتے ہون جیسے ادہر ادھر جدہر کدہر جہان کہان وہان یہان

[1] رنجور ومزدور مین ور اپنی اصلی حالت پر نہین رہا وا اصل مین متحرک تھا یہان ساکن ہے ۱۲ ایضاح
[2] ناآشنا اصل مین نا مرسادہ تھا اسے ہوز الف سے بدل گئی ہے ۱۲ ایضاح [3] صرف الف فاعل ہو اور اسکے بعد نون بھی ہو جیسے خندان گریان ۱۲ ایضاح [4] اکثر کی قید اسلیے ہے کہ متحرک الاوسط جو حالت جمع مین ساکن الاوسط ہو جاتے ہین وہ بعد حذف علامت جمع کبھی بے معنے بھی ہو جاتے ہین جیسے نظرین بسکون ثانی مگر اکثر بامعنے رہتے ہین اسیطرح پن کا بھی مزید علیہ کبھی بے معنے ہو جاتا ہے جیسے لڑکپن بچپن ۱۲ ایضاح

اس جس کس ان جن کن - یا حروف علت علامت افعال ہندی متصل بحرف اصلی ہون
جیسے سنا رہا - سنور ہو - سنے رہے وغیرہ تو ان سب صورتون مین ایطائے خفی ہے ورنہ جلی
ہے جیسے ہنرور - سخنور - ستمگر - فسونگر - عقلمند - دردمند - باغہا - غنچہا - محبوبان - معشوقان - آنکھین
نظرین جلتے بجھتے وغیرہ - دانا در دا مین ایطا نہین کیونکہ الف زائد تو ہین مگر معنی مختلف
ہین ایک جگہ الف فاعل ہے اور دوسری جگہ الف ندبہ ہے اسیطرح بتان ہڈیان مین بھی ایطا[۱]
نہین گو دونون جگہ جمع کے الف و نون ہین مگر ایک جگہ جمع فارسی ہین اور دوسری جگہ
جمع ہندی ہے - قلق مرحوم سے زائل نہین ہوئی تب عشق بتان ہنوز ۔ چھلکی ہین سوز غم
سے مری ہڈیان ہنوز - اسیطرح ان اشعار مین بھی ایطا نہین - وزیر سے مین سراپا مظہر اسم خدا
واللہ ہون ۔ ہم صفیر واس چمن مین مرغ بسم اللہ ہون - بحر سے تجرد رویشی طریقہ ہے
رسول اللہ کا ۔ باندھے ہے سمہ کمر مین مد بسم اللہ کا - کیونکہ بوجہ اختلاف علمیت معنی مین تکرار
نہی - جب تمکو ایطا کی دونون قسمون مین اچھی طرح فرق معلوم ہو گیا تو یہ بھی جاننا چاہیے
کہ اکثر فصحائے حال رنجور و مزدور دانا بینا خندان گریان شجاعت سخاوت کاوش[۲]
سازش جن کن ان[۳] کے ایسے ایطائے خفی کو استعمال کرتے ہین اور اون حروف علت کو
ہندی مین بھی روا رکھتے ہین جنکے بعد حرف وصل و خروج ہون جیسے ملا[۴] یا سنا یا وغیرہ یا
ایسی علامت فعل ہو جسکے حذف کرنے سے اوس فعل کا صیغہ امر نہو سکے جیسے دکھا بیٹھا
انہین سے جب الف حذف کردینگے دکھ بیٹھ رہجائینگے سنا مٹا کے ایسے قافیون سے احتیاط[۵]
رکھتے ہین - باقی رہے ادھرا ادھر جدھر کدھر مرا ترا وغیرہ کے ایسے قافیے انکو بھی اکثر استعمال
نہین کرتے - اب یہ بھی سمجھ لینا چاہیے کہ اکثر عروض والون نے لکھا ہے کہ غزل اور قصیدے
کے دوسرے تیسرے شعر مین وہی اوپر والا قافیہ مکرر لانا درست نہین مگر یہ قاعدہ فارسی
مین مسلم رہا اور نہ اردو مین حافظ شیرازی کی یار دست یار دست والی غزل اور عرفی وغیرہ کے

---

[۱] بتان اور ہڈیان کے ایسے قافیے سے جسمین بظاہر ایطا ہوا اور دونون قافیون مین نازک فرق ہو احتیاط چاہیے ۱۲ ایضاح [۲] امیر سے سنگدل تجکو مرے ساتھ یہ کاوش کب تک ۔ میری سوزش کے لیے غیر سے نازش کب تک ۱۲ ایضاح [۳] جلال لکھنوی سے ہوئے ہین عاشق بھی کن گلون کے کہ خود ہی شاکی ہین جن گلون کے ۔ نہین ہے وعدون مین ان گلون کے وفا کی بو اعتبار کا رنگ ۱۲ ایضاح [۴] ملا یا اور سنا یا مین الف اول اگرچہ علامت ہے اصلی نہین مگر یہان روی قرار دیا گیا ہے اور یے وصل اور الف آخر خروج ۱۲ ایضاح -

قصیدے دیکھہ لو ہرگز اس قاعدے کی پابندی نہین کی ہے بہرکیف اردو مین اگر مطلع تکرار جلی سے محفوظ ہے تو بقیہ اشعار مین تکرار کچھ مضایقہ نہین نسیم دہلوی ؎ نہین شکوہ جدا ہے گو کہ ہر پارہ مرے دل کا ؛ کیا صانع نے دو ٹکڑے ازل سے لفظ قاتل کا - وزیر ؎ اشتعال آتش غم سے ہین داغ تن چراغ ؛ چار دیوار عناصر مین ہین یار روشن چراغ ؛ رشک ؎ مجھے محروم رکھا فیض تقریر و تبسم سے ؛ اسی کا اے لب ؛ دندان جانان شکوہ ہے تمسے یان مطلعون کے باقی اشعار کے قوافی قاتل روشن تم واقع ہوے ہین -

فوائد متفرقہ

فائدہ ہاے مختفیہ کے بعد اگر کوئی حرف[1] معنوی ہو[2] تو درست ہے کو الف سے بدلنا جائز ہے ناسخ ؎ گھر مرا فرقت مین سونا ہو گیا ؛ گنج مدفن کا ٹھونا ہو گیا ؛ لیکن یہ تبدیل اوسوقت درست ہے کہ فارسی ترکیب نہو ورنہ درست نہین جیسے نوک خامہ سواد نامہ نوک خاما سوادنا ما لکھنا غلط ہے ہان اگر ایسا مرکب ہو کہ اوسکے دونون جزو ملکر بمنزلہ کلمہ واحد ہو گئے ہون تو کچھ مضائقہ نہین جیسے پیخانا ہمسایا **فائدہ** معطوف علیہ یا معطوف اگر لفظ ہندی ہو تو حرف عطف[3] او لانا درست نہین رات و دن کہنا غلط ہے رات دن یا رات اور دن کہنا چاہیے **فائدہ** عین کا تقطیع سے گرانا جیسے ع ہم عندلیب ہین گلزار عشق جانان کے ع اب عاجز ہو گئے ہم تجسے اے دل ؛ سخت عیب سمجھا جاتا ہے **فائدہ** بعض حضرات اس قسم کی ترکیبونکو غلط بتاتے ہین سیکڑون تصویر ہزارون تمنا - لاکھ آدمی آیا - آنکھون کی پتلی - فرماتے ہین کہ سیکڑون ہزارون جمع ہے تصویر تمنا واحد - لاکھ معنیً جمع - آدمی مفرد - آنکھون جمع پتلی مفرد - یہ کیونکر صحیح ہو سکتا ہے سیکڑون تصویرین - ہزارون تمنائین - لاکھ آدمی آئے - آنکھون کی پتلیان کہنا چاہیے مگر یہ نہین جانتے کہ تصویر وغیرہ اسم جنس ہے اسکا اطلاق واحد اور جمع دونون

---

[1] حرف معنوی جیسے مین کے سے وغیرہ ۱۲ ایضاح [2] اور اگر اوسکے بعد حرف معنوی رہتا ہو تو اوس ہی کو یے سے بدل دیتے ہین جیسے پروانے سے شانے سے مگر یہ تبدیل اوسوقت ہے کہ فارسی ترکیب نہو ذوق کا جو یہ شعر ہے خلاف قاعدہ ہے ؎ کوسون کیا تنگی زمانے کو ؛ کہ نہین جا ہے سر اوٹھانے کو - بوجہ اضافت فارسی زمانے کی ہے کی تبدیل درست نہین ۱۲ ایضاح [3] بلکہ عیب کیا غلطی فاحش سمجھی جاتی ہے مگر میرے نزدیک یاے معروف کلمہ فارسی کے اسقاط سے اسکا سقوط زیادہ معیوب نہین بلکہ بعد تامل ظاہر ہوتا ہے کہ اسکے گرانے سے فصاحت مین کچھ دہبا نہین لگتا فارسیون نے جا بجا عین تقطیع سے گرایا ہے خصوصاً متاخرین کے کلام مین بہت ہے لغت بہار عجم سے بھی اسکا گرانا جائز نکلتا ہے ۱۲ ایضاح -

ہوسکتا ہے۔ چونکہ انمین معنیٰ جمعیت بہی پائی جاتی ہے انکی ترکیب اون الفاظ سے درست ہی
اساتذہ کے کلام اس قسم کی ترکیبون سے مالامال ہین۔ ناسخ ؎ تہی نہ امید رہائی کی دل
ناسخ کو ۔ لاکہہ زنجیر ترے گیسوے خمدار کی تہی۔ آتش ؎ مشق ناوک افگنی کرتا تہا جیب وہ
شمع رو ۔ سیکڑون ہی تودہ خاکستر پروانہ تہا۔ تسلیم لکہنوی ؎ خال ومژگان کے عشق
سے دل مین ۔ سیکڑون داغ لاکہون روزن تہا۔ جلال لکہنوی ؎ نظر آتے نہین
مجکو وہ دس منزل مین رہتے ہین ۔ مری آنکہون کی پتلی مین نگہ مین تل مین رہتے ہین ۔
مگر اسمین کوئی شک نہین کہ ایسی صورتون مین جمع فصیح ہے **فائدہ** معشوق کو جو رشک
گل وغیرت ماہ وغیرہ سے تعبیر کرتے ہین اور اوس یا وہ وغیرہ نہین لاتے تو کلام بالکل
غیر فصیح ہوجاتا ہے جیسے ع محبت ہوگئی اب رشک گل سے ع جو گہر سے اپنے رشک
ماہ نکلے۔ یون کہنا چاہیے ع محبت ہوگئی اوس رشک گل سے ع جو گہر سے میرا رشک
ماہ نکلے **فائدہ** لفظ ہر کو جمع کے ساتہہ اہل زبان استعمال نہین کرتے جیسے ہر علما نے کہا
ہر عالم کہتے ہین۔ بلکہ یون کہنا چاہیے ہر عالم نے کہا ہر عالم کہتا ہے اسمین اکثر باہر والے
لغزش کہا جاتے ہین **فائدہ** لانا جو مصدر متعدی ہے اسکے مشتقات کے استعمال مین
باہر والے جو اہل زبان یا کامل زباندان نہین اکثر فاحش غلطی کرجاتے ہین اور یون بولتے
ہین مین نے یہ رسالہ لایا تمنے یہ کتابین لائین حالانکہ یون چاہیے مین یہ رسالہ لایا تم یہ کتابین
لائے۔ اس متعدی کا استعمال فعل لازم کی طرح ہے نہ تو فاعل کے ساتہہ لفظ نے لانا چاہیے
اور نہ فعل کو تانیث وتذکیر ووحدت وجمع مین مفعول کا تابع کرنا چاہیے یہان فعل فاعل کا
تابع ہوتا ہے مرد کہے گا مین کتاب لایا عورت کہے گی مین کتاب لائی اس متعدی کا
حال اور افعال متعدیہ کیطرح نہین ہے **فائدہ** معروف ومجہول کا قافیہ کلام اساتذہ
مین بہت آگیا ہے۔ ناسخ ؎ مائل سُو سجود یہ تیرے حضور ہے ۔ سر میرا ورنہ یار بہت
پرغرور ہے ۔ مجکو تو یار سے ہے ہم آغوشی کا خیال ۔ وا میرے اشتیاق مین آغوش گورہی
نسیم دہلوی ؎ سنگ تربت لال ہے میرے تن محرور کا ۔ پہول کمہلاتا نہین گرکر چراغ
گور کا + مگر فی الحال قافیہ معروف ومجہول سے فصحا بہت احتیاط رکہتے ہین کیونکہ اس قسم کے قوافی
نہایت ہی بُرے معلوم ہوتے ہین **فائدہ** رَوی متحرک ہوجانے کی صورت مین توجیہ
یعنی حرکت ماقبل روی کا اختلاف اگرچہ جائز ہے مُردہ کا قافیہ پَردہ چلے کا قافیہ کہلے

استعمال کرسکتے ہین مگر خلاف فصاحت ہونے مین کچھ شک نہین **فائدہ** ردیف کو تلفظ مین یکسان ہونا چاہیے معنًا متحد ہو یا نہو دس مین بس مین کے ساتھ قسمین استعمال کرسکتے ہین کیونکہ مین ردیف ہے ہر جگہ تلفظًا یکسان ہے اور انکے ساتھ مَین بفتح میم نہین لاسکتے اسیطرح ایک جگہ سیاہ اور دوسری جگہ سے آہ جیسا کہ ناسخ مرحوم نے کہا ہے ؎ کردیے خط نے ترے عارض پر نور سیاہ ؏ ہوگیا مشک کے مانند یہ کافور سیاہ ؏ پاس جو بیٹھ کے پڑہتے تھے غزل وہ گئے دن ؏ ابتو ناسخ کبھی کرآتے ہین ہم دور سے آہ - میرے نزدیک عیب سے خالی نہین کیونکہ سیاہ بفتح یا ہے اور دور سے آہ مین یے تقطیع سے گرجاتی ہے اور سآہ ہوجاتا ہے پس دونون لفظ تلفظًا یکسان نہین رہتے[1] **فائدہ** حرف مکتوبی کا قافیہ اور غیر مکتوبی کے ساتھ جو تلفظ مین ہو درست نہین ملے عاشق کا قافیہ دل عاشق سنوار وطن کا قافیہ بہار وطن جائز نہین شعرا نے اس قسم کے تقفیہ سے بہت احتیاط کی ہے مگر نہایت تعجب ہے کہ بعض الفاظ مین کچھ ایسا دہوکا کھاگئے کہ تقفیہ مذکورہ استعمال کرنیکو کرگئے مگر خبر تک نہوی کہ کیا کہہ گئے آجتک لوگ اس قسم کے قوافی استعمال کرتے ہین اور جانتے ہین کہ ہمارا کلام تقفیہ مکتوبی و غیر مکتوبی سے پاک ہے مثال کے لیے ایک شعر لکہا جاتا ہے - ناسخ ؎ آسمان کی کیا ہے طاقت جو چھڑائے لکھنؤ ؏ لکھنؤ مجھپر فدا ہے مین فداے لکھنؤ - ظاہر ہے کہ چھڑائے مین الف کے بعد ہمزہ اور ہمزہ کے بعد یے ہے - اور فداے مین الف کے بعد

---

[1] اور ناسخ مرحوم نے اسوجہ سے اسکا قافیہ باندہا ہے کہ جس لفظ کے شروع مین الف ہو اوسکے ساتھ لفظ ساکن الآخر کو متحرک کرکے اور اوس الف کو گرا کے ملا سکتے ہین جیسے کر آہ بروزن مفعول کو کرآہ بروزن فعول پڑہ سکتے ہین پس سے آہ مین بھی یاے ساکنہ کو متحرک کرکے الف کے ساتھ وصل کرسکتے ہین ایسی حالت مین اسکا لہجہ سیاہ کی طرح ہوجاتا ہے مگر یہ تکلف سے خالی نہین جو شخص بلاتکلف بولے گا وہ سے آہ باسقاط یا کہے گا اور کراہ مین کچھ تکلف نہین دوسرے سے آہ کی یے کو متحرک کرنا اور الف کے ساتھ ملاکے سیاہ پڑہنا فصاحت کے بھی خلاف ہے کما لایخفی علی من لہ ذوق سلیم و فہم مستقیم ۱۲ ایضاح [2] مگر نون اصلی کے ساتھ نون تنوین قافیہ مین بعض جگہ آگیا ہے رشک ؎ یار من من کے بگڑ جاتا ہے ؏ کام بن بن کے بگڑ جاتا ہے ؏ یہ ترا ڈر ہے کہ بوسون تکا کیل اودبلکے بگڑ جاتا ہے - استادی حضرت تسلیم لکھنوی ؎ قید اپنا وہ آپ بر فن تہا ؏ حلقۂ زلف طوق گردن تہا ؏ عذر مانع نہ تہا کوئی تسلیم ؏ ترک شعر و سخن یہ قصدًا تہا ؏ مطلب یہ ہے کہ اگرچہ اس قسم کا تقفیہ بھی فی الجملہ معیوب ہے مگر شعرا نے استعمال کیا ہے مگر اس تنوین کے سوا کوئی اور لفظ جو مکتوبی نہو قافیہ لفظ مکتوبی واقع نہین ہوا اور اگر شعرا سے پوچھا جاے کہ سنوار کا قافیہ بہار چمن و امثال ذلک درست ہے یا نہین تو بالاتفاق یہی کہین گے کہ ہرگز درست نہین فافہم ۱۲ ایضاح

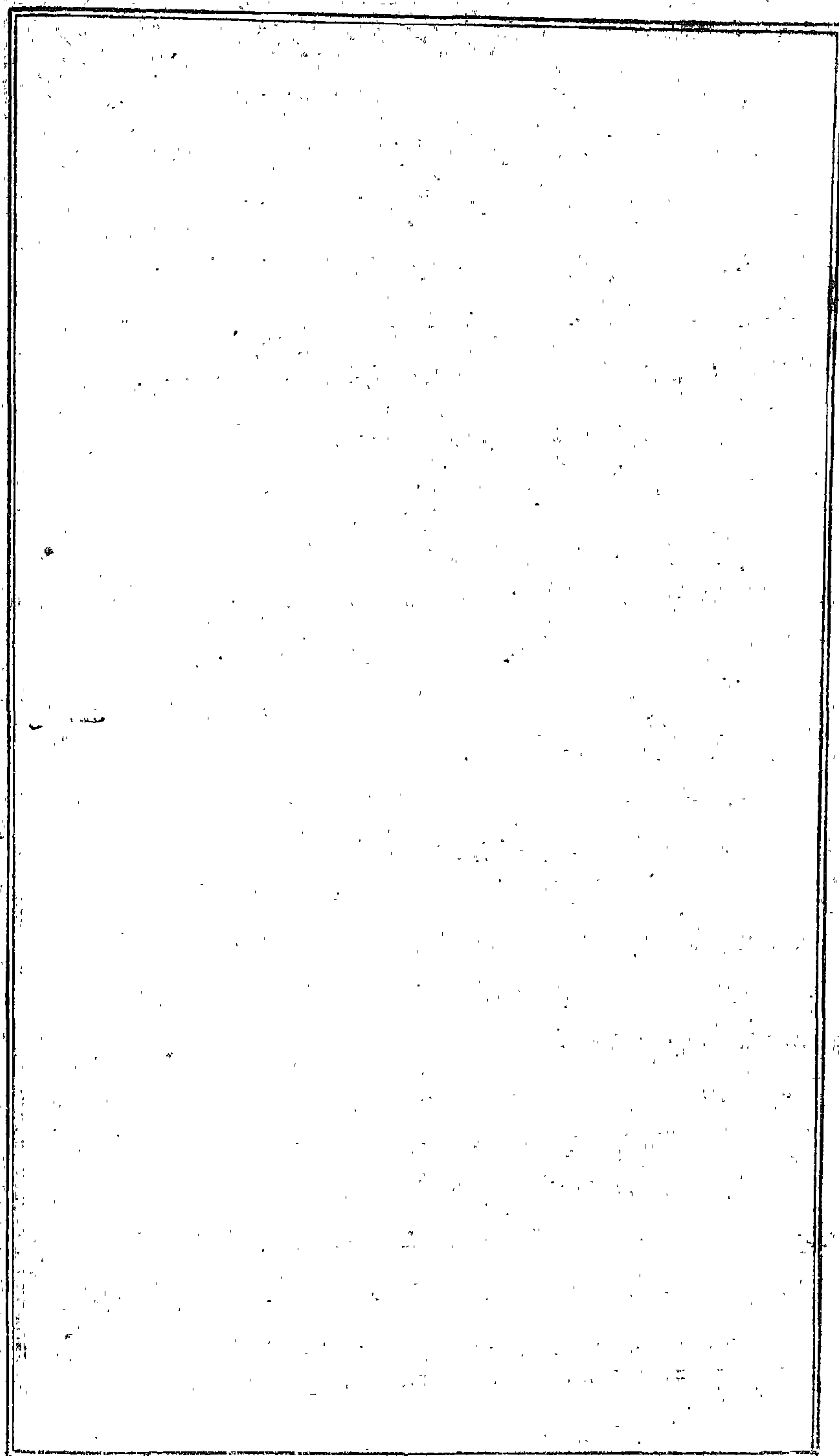
صرف ایک یے ہی جسکو بوجہ اضافت کسرہ ہی اور کسرہ کی وجہ سے وہ یے لہجہ مین ہمزہ سے بدل گئی ہی اور
اوس کسرے کا اشباع کیا گیا ہی جس سے دوسری یے صرف تلفظ مین پیدا ہو گئی ہی اوسکو کتابت
سے کچھ علاقہ نہین پس جسطرح سنواری چمن سارے چمن کا قافیہ بہار چمن درست نہین اسیطرح
چھڑائے لکھنو کا قافیہ فدائے لکھنو از روی انتظام شاعری درست نہین ہو سکتا **فائدہ** تلاشی
بمعنی تلاش کنندہ مرغنی بمعنی روغن دار یا اس قسم کے دوسرے الفاظ جنکا مادہ عربی نہین مگر
اونکا اشتقاق بطور عربی ہوا ہی اور عام طور پر بولے جاتے ہین اونکا استعمال میرے نزدیک
کچھ مضائقہ نہین **فائدہ** ہندی لفظ کی اضافت یا کوئی اور ترکیب بطور فارسی جیسے تلوار
زید قطرۂ آنسو ہرگز درست نہین اسکو یون کہنا چاہیے زید کی تلوار آنسو کا قطرہ اسیطرح ہند
یعنی وہ لفظ جو عربی یا فارسی ہو اور اوسمین ہندوالون نے لفظاً یا معنیً تصرف کیا ہو اوسکو
بھی فصحا ترکیب فارسی جائز نہین رکھتے مگر یہ قاعدہ اونہین الفاظ مین ہی جنکی فارسی
مشہور ہو اگر فارسی ہی نہو یا ہو مگر مشہور نہو تو اوسکو مفرس قرار دیکر ترکیب فارسی استعمال کرتے
ہین اساتذہ کے کلام مین جا بجا ایسی ترکیبین پائی جاتی ہین ناسخ ؎ ہاتف بگفت مصرع
سال بنای آن ؎ باب امام باڑہ سلطان خاص و عام ؎ امام باڑے کا ہندی لفظ ہونا
اسی ہندی کیوجہ سے ظاہر ہے پھر بھی ترکیب فارسی مستعمل ہوا آتش ؎ کسکی محرم آب
روان وہ یاد آئی ؎ حباب کے جو برابر کبھی حباب آیا ✦ محرم جن معنون مین یہان مستعمل ہوا ہی ہندی
ہے اور ترکیب فارسی موجود **فائدہ** جو شخص مرگیا ہی اوسکے نام کے ساتھ لفظ صاحب معیوب
سمجھا جاتا ہی لقب کے ساتھ کچھ مضائقہ نہین جیسے شیخ صاحب یعنی ناسخ مرحوم خواجہ
صاحب یعنے آتش مغفور **فائدہ** ہمزے کو اکثر لوگون نے یے عدد لکھا ہے

لہ یعنی اس شبہے کو نامی شعرای حال کیخدمت مین پیش کیا بعضون نے تو صاف اقرار کر دیا کہ بیشک یہ شبہہ بہت صحیح ہی اور بعضون نے یہ جواب
دیا کہ فدای مکسور الآخر نہین بلکہ ساکن الآخر ہے وزن کی رعایت سے یے کے پہلے ہمزہ بڑھا دیا ہی مین کہتا ہون اولاً کسرۂ
اضافت کیا ہوا ثانیاً ہمزہ کی یہ وجہ قابل قبول نہین بلکہ بات یہ ہی کہ جو یے مکسور ہوتی ہی اوسکو لہجہ مین ہمزہ سے بدل دیتے
ہین جیسے فرمایش آرایش وغیرہ پس فدای کی یے کو بوجہ اضافت کسرہ دیا یای مکسور ہمزہ سے بدلگئی اور اشباع کیوجہ سے
لفظ مین ایک دوسری یای ساکنہ پیدا ہو گئی ہے اور بعضون نے یہ کہا کہ جو یای ساکنہ بوجہ اشباع پیدا ہوئی ہی وہ بھی کہیو بی
ہی مین کہتا ہون کہ اولاً وہ یا جو اشباع کسرۂ اضافت سے پیدا ہوتی ہی اوسکو لکھتے نہین ثانیاً مورخین نے ایک ہی یے
کے عدد لیے ہین اور بعضون نے یہ جواب دیا کہ فدای کیطرح چڑھای بھی مکسور الآخر ہے اسمین بھی الف کے بعد
صرف ایک یے ہی جسکو کسرہ ہے اور اوس کسرہ کا اشباع کیا گیا ہی وفیہ ما فیہ ۱۲ ایضاح

اور مین بہی پہلے او نہین کا ہمخیال تہا مگر تحقیق و تتبع سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر مستقل طور پر ہو یعنی کسی حرف[۱۰] پر نہو جیسے عطاء اللہ ضیاء اللہ تو اوسکا ایک عدد[۱۱] لینا چاہیے **فائدہ** جو تے[۱۲] دراز لکہی جاے جیسے رحمت وغیرہ اوسکے چار سیکڑے لینا چاہئین اور جو تے گول یا شکستہ لکہی جاے جیسے زبدۃ العلما ہدیۃ الشعرا تو اوسکے پانچ ہی عدد لینا چاہئین **فائدہ** آئے جائے بروزن فعلن کا املا دو طرح مروج ہے ایک یہ کہ جسطرح آؤ جاؤ مین واو پر ہمزہ لکہتے ہین اسیطرح آئے[۱۳] وغیرہ مین صرف ایک یے لکہکر اوسکے اوپر ہمزہ[۱۴] لکہہ دیتے ہین ایسی حالت مین صرف ایک یے کے عدد لینا چاہیے مورخین ہند نے جابجا ایسے الفاظ مین ایک ہی یے کے عدد لیے ہین اور دوسری صورت یہ ہے کہ دو یائین لکہکر پہلی یے پر ہمزہ لکہدین فی الحال اکثر اسکا املا دو یاؤن سے دیکہا جاتا ہے ایسی حالت مین دو یاؤن کے بین عدد لینا چاہیے کیونکہ تاریخ کی بنا کتابت[۱۵] پر ہے۔ **تمام شد**

---

[۱۰] کسی حرف کے اوپر ہونے کی مثال آؤ یا ؤ وغیرہ ہے کہ واو پر ہمزہ لکہا جاتا ہے ۱۲ ایضاح [۱۱] ہمزے کے عدد کی بحث مؤلف نے تذکرۂ یادگار وطن مین نہایت بسط کے ساتھ لکہی ہے فمن شاء التحقیق فلیرجع الیہا ۱۲ ایضاح [۱۲] تاے مدورہ وطویلہ کی بحث اگرچہ ازاحۃ الاغلاط وغیرہ مین بہی مؤلف نے لکہی ہے مگر تذکرۂ یادگار وطن مین اس بحث کو ایسے محققانہ طور پر مع مالہ وما علیہ لکہا ہے جو قابل دید ہے فمن شاء التحقیق فلیرجع الیہا ۱۲ ایضاح [۱۳] عجب نہین کہ کسی کو شبہہ پیدا ہو کہ جب جائے آئے مین ایک یے لکہنا اور اوسپر ہمزہ بڑہانا جائز ہوا تو پہر اسکا قافیہ فدا ئے کیونکر نادرست ہونے لگا آمین بہی تو ایک ہی یے ہے جسپر ہمزہ ہے جب آئے اور فدائے کی کتابت اور تلفظ یکسان ہے تو انکا تقفیہ بہی ضرور درست ہوگا اب مین کہتا ہون کہ غالبًا لوگون کو یہی دہوکا کہ ایسے قوافی استعمال کیے مگر بات یہ ہے کہ آئے جائے مین الف کے بعد ہمزہ ہے اور ہمزے کے بعد یاے ساکنہ ہے اور فداے مین الف کے بعد صرف ایک حرف یے ہے جو لہجہ مین ہمزے سے بدلگئی ہے وہان یا مکتوبی خروج ہے اور یہان وصل کتابت مین یہان خروج کا نام نہین ۱۲ ایضاح [۱۴] یہ قاعدہ مسلمات سے ہے کہ تاریخ کی بنا کتابت پر ہے جو حرف مکتوبی ہوگا گو وہ پڑہا نجاے جیسے خود وخوش کے واو اوسکے عدد محسوب ہونگے اور جو حرف کتابت مین نہوگا گو ملفوظ ہو جیسے خرّم اور ذرّہ کی ایک ہی ر اوسکے اعداد لیے نجاینگے۔ اس قاعدے پر یہ شبہہ وارد ہوتا ہے کہ موسیٰ عیسیٰ پر الف بہی لکہا جاتا ہے اس قاعدے سے لازم آتا ہے کہ الف اور یے دونوں کے عدد لیے جائین حالانکہ الف محسوب نہین اسکا جواب یہ ہے کہ مکتوبی سے وہ حرف مکتوبی مراد ہے جو مستقل ہو کسی حرف کے اوپر یا نیچے نہو چونکہ الف عیسیٰ وغیرہ مین یے پر لکہا جاتا ہے محسوب نہین ہوتا اور یہی وجہ ہے الف ممدودہ کا پہلا الف جو بخط منحنی لکہا جاتا ہے یا نون قطنی جو نیچے لکہا جاتا ہے اوسکے اعداد محسوب نہین ہوتے ۱۲ ایضاح شرح اصلاح



بسم الله الرحمن الرحیم

منتخب یواقیت ثمین بیان و منتجب لآلی متلالی تبیان حمد حمیدیست که دُرِّ غرر معانی در قاموس
لغات مختلفه آفریدهٔ اوست و در بطون اصداف هفت قلزم کلمات جا بخشیدهٔ او و صحاح جواهر کلام و
صراح خلاصهٔ مرام نعت محمودیست که قرآن معجز بیان بر ثبوت نبوتش دلیل ساطعست و برهان قاطع و نفائس
درود و سلام بر آل و یاران او که سراج کاشانهٔ امامت اند و سرگشتگان راه ضلالت را مصباح رشادت
و چراغ هدایت **اما بعد** میگوید خوشه‌چین ارباب ذوق **محمد ظهیر احسن شوق** نیموی عظیم آبادی حفظه الله
ذوالایادی بن مقبول بارگاه رب غفور جنت آرامگاه جناب شیخ سبحان علی مرحوم و مغفور که این مختصریست
مفید بهر خاص و عام **ازاحة الاغلاط** نام در توضیح الفاظیکه اکثری را در مغلطه اندازد و در مجلس ارباب
خبره در تشنیع سازد و در تنقیح کلماتیکه جمعی در تحقیقش تأمل‌ها ساختند و برخی بدون تفحص تخطیه پرداختند
چون آیین من افاده نگاریست در هنجام آموزگاری در تصحیح و تحقیق آن از کلام فصحای عجم و کتب لغات
مانند صحاح و صراح و شمس العلوم و قاموس و مصباح منیر و منتخب اللغات و تاج اللغات و منتهی الارب
و کشف اللغات و مؤید الفضلا و فرهنگ جهانگیری و فرهنگ رشیدی و برهان قاطع و سراج اللغات
و چراغ هدایت و بهار عجم و نفائس اللغات و هفت قلزم و کتب دیگر جدید وا کردم و جمعی متکاثر
بکار آوردم هرچند این رساله جزویست چند اما همدمان دانند که هنگام تالیفش شبها دود چراغ
سرمهٔ دیدها ساخته‌ام و بسا افتاد که در تحقیق لفظی روزها به سیر کلام اساتذه چه نظم و چه نثر پرداخته‌ام
و نوبت بجائی رسید که جهت تحقیق کامل در خدمت فصحای پارس که تازه وارد هند بودند شتافتم و صحبت ایشان

دریافتم و خاطرم چنانکه میخواست مولی اسرار شگافتم و مغز سخن کافتم اگر بچشم انصاف بینی این موجز بیست
بجوبه روزگار و کوزه ایست و کش صد بحر زخار طالبان فن را سرمایه هدایت ست و نظارگیان را سرمه
بصیرت **قطعه** تالیف چو کردم این رساله ٭ احسنت فرشته گفت از فوق ٭ برخاست صدای آفرینها ٭
زارباب کمال و صاحب ذوق ٭ تاریخ بگفت هاتف غیب ٭ ماشاء الله افادت شوق ٭ امید که
چون ازین کتاب نفعی بردارند مولف مستهام را بدعای خیر یاد آرند **مقدمه** ۱۳۰۱ دانستنی ست که غلط بر دو
گونه باشد **اول** غلط عام و آن اینکه همه دانان با اینکه از چگونگی الفاظ ماهر باشند دران تصرفی کنند همچو
کافر که بکسر فاست و با دلبر و خنجر قافیه آرند و این قسم معیوب مذموم نیست **دوم** غلط عوام و آن خلاف قسم
اول بود همچون تلاش بر وزن شاباش که محاوره ناواقفان ست پس کسانیکه غلط العام فصیح را در چرا نه
غلط عوام آرند فرقی در هر دو قسم نشناختند و از بیخبری غلط العام و غلط العوام را متحد المعنی پندارند و **مخفی**
مباد که آنچه در عرف عوام مشهور است که بجهت ضرورت شعریه تغییر لفظ از هیئت اصلیه جائز باشد اعتبار را نشاید
آورده اند که یکی از ظرفان چرا بتشدید را استعمال کرده چون طعنه کردند گفت ٭ چو در شعر گفتن ضرورت بود
تشدید چرا نه جائز شود ٭ دانایان از تشدید تشدید و چرا خنده در خنده زدند و درین باب نقلی دیگر یعنی شعر
گفتن چه ضرور مشهور است تا بجایی که هر جا که خواستند ضرورت شعریه را روا داشتند جمهور متاخرین برانند که
متتبعان را نمیرسد که لفظی خلاف لغت و لهجه استعمال فصحا بکار آرند آری در اعلام وقتیکه در تقطیع نگنجد و اشد
ضرورت باشد مضایقه ندارد بدانکه تغلیط الفاظ باعتبار همان معنی ست که درین کتاب نوشته شد ورنه
ممکن که بمعنی دیگر صحیح باشد و نیز تخطیه باعتبار عربیت و فارسیت بود اگر جائی از الفاظ مغلطه موافق محاوره
اهل زبان هند یابی متصرف فیه هندیان پنداری **فصل الف** آتش آنچه جمعی از فرهنگ نگاران تغلیط
تتبع ناکرده اند و نوشته اند که بکسر تاست و با دانش وغیره قافیه شده است درین شکی نیست که تخطیه ایشان
محض بیجاست اگر در کلام پارسیان تفحص کنی صد هزار جا آتش را با غش و دلکش یابی آدم برینکه اکثری
را در صحت کسره آن کلام ست و دیگران یکسو میرزا غالب که در فارسی ید طولی داشت می نگارد که قافیه آتش
با دانش او روا نیست تا ولیز بر بعضی اجله عصر و نیز دیگران درین باب تبعیت میرزا کرده اند گویم که منشای
آن عدم تفحص باشد نظامی گوید ٭ همه کارشان شرب آتشگری ٭ گهی گشته شبی گرد جالشگری ٭ و ملا اهری
خراسانی در قطعه این بیت نوشته ٭ پیوند شکستگی ست با عشق ٭ چون کسره حرف تای آتش ٭ پیداست که
این شعر ناطق ست بر کسره تای فوقانی اکنون کسی را مجال انکار کسره نماند اما حق تحقیق آنست که کسره تا بر عالم ثابت
است آره و بسکون رای مهمله غله آسیا کرده از موید الفضلا و فرهنگ جهانگیری و فرهنگ رشیدی و برهان قاطع و نفیس

[illegible]

درو چنانکه ... ازشاعر متاخرین فارسی ست ... غلط العام ست یعنی چون اهل زبان ... جای ... ۱۲

رای مهمله خطاست فیضی فیاضی گوید ؎ چون دید که آزرده گشت جهاندار ، آن آزده در چه خاک بر باد داد آزردن
بفتح زای معجمه و بضم آن چه مخفف آزاردن ست نظامی گوید ؎ دران یکسال کو فرماندهی کرد ، نه مرغی
بلکه موری را نیازرد ، و در موید الفضلا نگاشته که عوام که بزای مضمومه خوانند غلط محض ست آستر بالف
ممدوده ضد ابره شیخ شیراز گوید ؎ شنیدم که فرماندهی دادگر ، قبا داشتی هر دو رو آستر ، و استر بتخفیف
مسموع نیست ندانم که در کلام فارسیان آمده یا نه جائیکه دیده ام آستر بالمد دیده ام بلکه صاحب غیاث
اللغات تخطیه استر بالف مقصوره کرده و از غرائب اینکه بعض اجله عصر باستناد این شعر خاقانی ؎
زمینسان همه ساکنانش منکر ، چون آب ابره چو آتش استر ، تغلیط قول صاحب غیاث کرده آری ب
کاتبان چنانکه نوشته اند میخوانند و مفید مدعا میدانند درینمقام ابره را چه نسبت ست و استر را چه ضرورت
سخن کوتاه مصرع ثانی برین نهج ست ع چون آب تر و چو آتش ابتر ، هر کس گفتار مرا باور ندارد
در نسخ تحفة العراقین ملاحظه کند ابریشم بضم شین معجمه از برهان قاطع وغیره و بفتح آن خطاست نظامی
گوید ؎ بسا مرغ را کز چمن گم کنند ، قفس عاج و دام از بریشم کنند ، و قافیه آن با معلم بفتح لام که درین شعر
ملا فوقی یزدی واقع شده ؎ توان صوف سخن را بافت معلم ، که ابریشم خامه اش نبود بریشم ، از عالم
اختلاف توجیه شمرده اند اجنه جمع جنین ست بمعنی بچه که در شکم مادر باشد نه جمع جن چنانکه عوام دانند
فی الصحاح الجنین الولد ما دام فی البطن و الجمع الاجنة و در منتخب اللغات نوشته که عوام اجنه را در جمع جن استعمال
کنند و آن غلط ست اُحُد بضمتین نام کوهی بمدینه طیبه از صراح و منتخب اللغات و منتهی الارب و بفتح ثانی چنانکه
شهرت دارد خطاست اخوان بالکسر و الضم بر وزن فعلان جمع اخ از صحاح و قاموس و مصباح منیر
و تاج اللغات وغیره و عوام که بالفتح خوانند و جمع بر وزن افعال دانند خطاست ادعیه بتخفیف
تحتانی ست نه بتشدید آن چه این جمع قلت ست بر وزن افعلة ارجمند بسکون جیم مرکب ست از کلمه
ارج که بمعنی قدر و مرتبه باشد و از کلمه مند که بمعنی صاحب آید از فرهنگ جهانگیری وغیره و در کشف اللغات
نوشته که بضم جیم غلط ست چه در مرکبات اظهار حرکت حرف آخر کلمهٔ اول نشاید ارقام آنچه هندیان
بمعنی نوشتن نگارند و این را مصدر از باب افعال انگارند بعض اجله عصر نوشته که در کتب لغات یافته
نمی شود درین داوری فقیر هم با ایشان همزبان ام هر چند در صحاح جوهری و صراح و قاموس
و تاج المصادر بیهقی و مصباح منیر و منتخب اللغات و منتهی الارب و تاج اللغات و کتب دیگر تفحص کردم
نیافتم اما در استعمال فارسیان نه مرا اقرار ست نه انکار ارم از اوهام بعض خواص ست که ارم باغ
شداد را نامند و بمعنی بهشت درست نیست گوییم که بمعنی بهشت هم استعمال کرده اند مولانا جامی در

صاحب بجائیکه جا بجا درین کتاب این لفظ آمده مراد ازان جناب جلال لکهنوی مولف منتخب اللغات باشد چون درین کتاب جابجا تغلیط قول صاحب منتخب است او رساله نوشته در جواب که رد تردید نام دارد بنام یکی از تجار [illegible]

دیوان غیر منقوط گوید ے دارادہ وصال حور ارم ٭ کاورم سر مداسر و برارم ولہ مرسل عصر ما رسول اللہ
آمده سرور صدور ارم ٭ ولہ در زه اسلام هر کو آمده ٭ کرد گار اورا ده حور ارم ٭ ازدحام بزای عربی و
حای حطی ست ٭ اژدحام بزای ژدلیده و های امید چه این مصدر عربیست و در عربی زای عجمی کجاست
و ماده اش زحم بجای صحیح ست ٭ بهای هواست ازرق بتقدیم زای معجمه بر رای مهمله کبود چشم و بالکسر
خطاست چه ماده اش زرق بمعنی گربه چشم شدن بتقدیم زای معجمه است اسرار جمع سر بالفتح و بالکسر
خطاست اصطبل بالکسر و سکون بامکان بستن اسپان از صراح و قاموس و تاج اللغات و منتهی الارب
و بفتح اول یا بحرکت با چنانکه شهرت دارد خطاست فیضی فیاضی گوید ے انکه نشتافت سوی اصطبل
عقل گهر شناسی و طبل ٭ قاآنی گوید ے گه رفت باصطبل و گهی گشت نمد پوش ٭ گاهی ز قضا شکوه و گاهی
ز قدر کرد ٭ ولہ عددی هر یکی زان پنج تن را تا ابد بادا ٭ مکان در گلخن و اصطبل و قید و منقل و نیران
ناخدای شیرازی گوید ے ز اصطبل و زخرگاه و زنوبت ٭ ز منجوق و صلیج و طبل و رایت ٭ اعجوبه بضم همزه
و سکون عین بمعنی عجیبه از قاموس و غیره بدانکه این لفظ بهمزه در کلام اساتذه بکثرت آمده و بدون همزه
اگرچه بعض محققین تخطیه اش کرده هم به ندرت دیده شد مثال اول جامی گوید ے زچه گرچه هزار اعجوبه
سازی ٭ خند و طبع کودک جز ببازی ٭ میر شمس الدین فقیر در مثنوی واله و سلطان گوید ے اعجوبه
عالم خیال ست ٭ آئینه بطلعت کمال ست ٭ مثال ثانی محسن تاثیر گوید ے ای شیخ شهر با که توان
این عجوبه گفت ٭ بی پرده گشت راز نهان از روای تو ٭ چون اینهمه دانستی بدانکه اگر عجوبه بحذف همزه
خوانند عین را حرکت ضمه دهند نه فتحه اعرابی بالفتح منسوب باعراب که تازیان بیابان باشند گویند
از صراح و غیره و بالکسر خطاست اقربا بکسر رای مهمله جمع قریب و بضم آن که بر السنه جاریست اصحت
عاریست اقلیم بالکسر بخشی از هفت بخش زمین از تاج اللغات و منتخب اللغات و کشف اللغات و خیابان
و غیره و بالفتح درست نیست اکسیر بالکسر کیمیا از قاموس و بهار عجم و هفت قلزم و بالفتح خطاست این
لفظ صحیح بسین ست کسانیکه کتیرا بتای مثناه نویسند خطای فاحش کنند الآنه لفظی ست که اکثر ملایان
کتب نویسند همچون ماهانه ام بد هید و الآنه میروم و این غلط محض ست چه بعد الا ایراد حرف نفی معنی
ندارد و بجای الانه صرف الآن نوشتنی ست الحال بالفتح مرکب ست از الف و لام و کلمه حال و بکسر
همزه محاوره جهال ست الف لیله بسکون ثانی نام کتابی ست مشهور عوام که بحرکت آن خوانند غلط
کنند انگاشتن بکاف فارسی تصور کردن و پنداشتن از فرهنگ جهانگیری و برهان قاطع و بکاف
تازی که مشهور ست از صحت دور ست فصل بای تازی — بابل بکسر ثالث و ضم آن چنانکه در

له یعنی جای تکیه
در لفظ صحیح است
...

فرهنگهاست اما بعض اجلهٔ عصر نوشته که از کلام اساتذه جواز ضم محقق نیست چه جانی باگل و مل امثال آن نامده و صاحب بهار عجم که باستدلال جواز ضم آن این هر دو شعر آورده ظهوری ــه در دکن آن چشم پیدا نمیشود ما باج خواه ساحران بابل ست ما تسلیم ــه در ره عشق ای دل از سحر و فسون غافل مباش خانهٔ مهر و این صحرای چاه بابل ست ما بجوابش نوشته که مثبت مدعا نیست چه وقت تحریک روی اختلاف ما قبلش جائز داشته اند گوئیم که بغیر اتصال روی هم بابل را باگل و غیره آورده اند تحقیق شیراز گوید ــه چه کند بنده که بر جور تحمل نکند ما دل اگر تنگ شود دهر تبدل نکند ما سحر گویند حرام ست و درین عهد لیک چشمت آن کرد که هاروت ببابل نکند ما فیضی فیاضی گوید ــه گر شبد شوی درین سلسل ما هاروت تو لیکن بچاه بابل ما قاآنی که در قصیده که مطلعش اینست ــه ای زلف تو پیچیده تما از خط ترسل ما بر دوش الف توم ادست توسل ما این شعر نوشته ــه هاروت بعزم تو اگر معتصم آید ما پران بسوی عرش چه از چاه بابل اخلاص شیرازی گوید ــه دو چشم سحر سازش ز تطاول ما فگنده عالمی در چاه بابل ما بالجمله بابل بضم بای تا نیز هم مستعمل شعراست و این سخن دیگر ست که کسره از ضمه افصح باشد بازرگان بفتح زای معجمه مخفف بازارگانست و بضم آن لهجه سوقیانست زای مخفف عنه مفتوح ست نه مضموم بالشت بمعنی وجب متدیست : فارسی بدخشان بفتح اول و ثانی نام ولایتی ست معروف که لعل باو منسوب ست از کشف اللغات و برهان قاطع و بضم ثانی خطاست بروزن کبر باست بضمتین چنانکه در عوام شهرت دارد و یا انچه در بعض فرهنگها نوشته خطاست چه این مخفف بیرونست که بکسر باست نیز بضم جانوریست که در هندی بکرا اکری گویند و در عربی معز نامند و انچه نیز را مخصوص بمعنی معز نر و گوسپند را بمعنی معز ماده دانند محض خطاست چه نیز اعم ست از انکه نر باشد یا ماده و گوسپند اسم جنس ست شامل ست بز و میش را نر باشد یا ماده چنانکه در عربی شاة و غنم شامل ست معز و ضان را نیز زنجمهر بضمتین و سکون رای مهمله و رقت جیم عربی و کسر میم و سکون های هوز نام وزیر نوشیروان از هفت قلزم و غیره و در عوام که بجیم فارسی و حرکت هاست محض خطاست بسقا نیج بالفتح نام دوائی ست معروف از منتخب و منتهی الارب و برهان قاطع و هفت قلزم و بالکسر خطاست بشارت بهر سه حرکات بای موحده مژده هکذا فی منتهی الارب فی شمس العلوم فیها ثلاث لغات فتح الباء و ضمها و کسرها پس انچه صاحب غیاث اللغات و دیگران نوشته اند که بالفتح خطاست فنشای آن کم التفاتی و عدم تحقیق باشد بضاعت بالکسر مایهٔ تجارت از صراح و منتخب و مصباح منیر و تاج اللغات و منتهی الارب و مؤید الفضلا و بالفتح درست نیست بغداد بالفتح نام شهریست از عراق عرب در اصل باغ داد بود بجهت آنکه پیش ازین باغی بود که

غلط محض ست از کشف اللغات وغیره **پلنگ** درنده ایست دشمن شیر که بعربی نمر نامند وانچه در عرف عوام بمعنی یوز که بهندی چیتا گویند شهرت دارد محض غلط ست چه پلنگ از قسم شیر نیست از سراج اللغات وخیابان وغیره **پنجاه** بالفتح عدد یست معروف مستفاد از برهان قاطع وسراج اللغات وهفت قلزم وبالکسر درست نیست **پنجره** بحرکت جیم قفس هر چیز که مشبک باشد از هفت قلزم وغیره مولوی جامی گوید بگرد روضات گشته گستاخ * دلم چون پنجره سوراخ سوراخ * وبسکون جیم محاوره هند است **پوشاک** بمعنی لباس بعض اجلهٔ عصر در فارسیت آن تامل دارد گویم که صاحب بهار عجم نوشته که پوشاک چیزهای پوشیدنی ملا طغرا در رقعات خود استعمال کرده اگر گوئی که ملا طغرا عمداً الفاظ هندیه باستعمال می آرد گویم که جماعتی از ایرانیان بتحقیق پیوست که در پارس پوشاک باین معنی مستعمل ست

فصل تای فوقانی

تارک بفتح رای مهمله فرق درمیان سر آدمی وچیزی که در روز جنگ بر سر نهند از برهان قاطع وغیره ملا هاتفی در لیلی مجنون گوید * کو تاج وفا ترا بتارک * دلدار نوت بود مبارک * منیر در مثنوی مزدایا گوید * بیا تیغ جفا یم نه بتارک * بود خونریز جانبازان مبارک * وبضم ثالث درست نیست **تپ** بمعنی حرارت وحمی در فارسی ببای تازی ست وانچه ببای فارسی شهرت دارد محاورهٔ هند ست شعرای عجم جا با تب را با لب وغیره قافیه کرده اند چنانچه سعدی شیرازی گوید * بر اندیشش از آه مان وخیز ان تب * که رنجور داند درازی شب * دیگر از جا تم تقفیه اسب وکسب نیست چه از کتب لغات هم ببای تازی مستفاد میشود ونیز از جمعی از ایرانیان بتحقیق پیوست که لهجهٔ اهل پارس تب ببای عربی ست **تذکار** بالفتح ذکر نمودن وبالکسر خطاست چه مصدریکه بر وزن تفعال آمده مفتوح التا باشد چون تعداد وتکرار وانچه تبیان وتلقا بالکسر آمده شاذ ست فی الرضی قالوا لم یجیٔ تفعال بکسر التاء الا ستة عشر اسما اثنان بمعنی المصدر وهما التبیان والتلقاء **تشنه** بفتح تا ست وبالکسر خطاست سعدی شیرازی گوید * یکی در بیابان سگی تشنه یافت * برون از رمق در حیاتش نیافت * ودرین شعر قافیه تحلیلی ست نه یافت ردیف واقع شده **تعویذ گلو** دانستنی که چون این تعویذ در کلام پارسیان یافته نمی شود بعض اجلهٔ عصر درین ترکیب که بطور فارسی ست وارد وگویان آورده اند تامل دارد گویم که رسم هند ست که بر ناف گلو چیزی سازند تا نام تعویذ و از ینجاست که او را التعویذ گلو نامند ودر پارس اثری از ان نیست تا باستعمال چه رسد چون فارسیش نیست ایرادان بترکیب فارسی مضایقه ندارد واین مبحث را در خاتمه ذکر کنم انشاء الله تعالی **تفرقه** بفتح فوقانی وسکون فا وکسر رای مهمله جدا کردن وبفتح ثالث خطاست چه این مصدر ست بر وزن تفعله که بسکون فا وکسر عین باشد مثل تمنا بمعنی معروف

بتقدیم میم بر غین و در آخر الف مقصوره و لفظا با تمغه بها خطاست توتیا بمعنی سنگ سرمه بهر دو جا تای
فوقانی ست و بطای مطبقه نوشتن درست نیست تیمور پادشاه مشهور صاحب غیاث اللغات و بعض
اجلهٔ عصر نوشته که این لفظ ترکی ست و چون در ترکی بعد مکسور یا و بعد مضموم واو نگارند و بتلفظ در
نیارند کتابت یا و واو روا است و تلفظ آن خطاست و نیز استناد کرده اند بدین رباعی سلطان
تیمور که مثل او شاه نبود ۷۳۶ در هفتصد و سی و نه در آمد بوجود ۷۷۱ در هفتصد و هفتاد و یکی کرد خروج ۸۰۷ در هشتصد و
هفت کرد عالم پدرود ۸۰۷ و شعرا که در قافیه فغفور آورده اند از قبیل اشباع یا تصرف شمرده گویم که حق
تحقیق برعکس ست اصل نام آن پادشاه باظهار یا و واو بر وزن ذی نور ست قاضی شهاب الدین احمد
که معاصر شاه تیمور بود در تاریخ تیموری که موسوم بعجائب المقدور فی اخبار تیمور ست نوشته اسمه تیمور
بتاء مکسورة مثناة فوقانیة و یاء ساکنة مثناة تحتانیة و واو ساکنة بین میم مضمومة و راء مهملة - هذه طریقة املائه
و فی التصریف زنته بنائه - لکن کرة الالفاظ الاعجمیة - اذ تداولها صولجان اللغة العربیة - خرطها فی الدوران
علی ابنائها و اوزانها - و دحرجها کیف شاء فی میدان لسانها - فقالوا فی هذا تارة تمور و اخری تمرلنک
پیداست که اصل نام آن پادشاه تیمور بر وزن ذی نور نگاشته و تمر وغیره از تصرفات انگاشته و دیگر
ظاهر ست که تحقیق چگونگی اسم احدی چنانکه مورخ معاصرش داند بدیگران چه رسد اگر از پیشینیان صد هم
ارباب فرهنگ هم خلاف صاحب عجائب المقدور نویسند اعتبار را نشاید و اینکه گویند که در ترکی بعد
کسره یا و بعد ضمه واو غیر ملفوظ باشد قاعده کلیه نیست در رباعی شاعر تمر بحذف واو از قبیل تصرفاتست
چنانکه از تحقیق قاضی در یافتی بالجمله شعرا این لفظ را بر اصل خود بقافیه فغفور و امثال آن آورده اند
نه اشباع ضمه یا تصرفی کرده اند مع هذا اینکه تیمور بفتح فوقانی شهرت گرفته اصلی ندارد **فصل تای**
مثلثه - **ثمره** بعض نوشته که اسکان میم جائز نیست چه در اصل بفتحتین ست بسکون ثانی نیامده
گویم که بقاعده که در خاتمه ذکر کنم ان شاء الله در اسکان ثانی مضائقه نیست **فصل جیم تازی** -
جده بضم اول نام شهریست مشهور بر کناره بحر نزد مکه معظمه از صراح و قاموس و منتهی الارب و کشف
اللغات و در بعض لغت بالکسر نوشته بالجمله باین معنی بالفتح غلط ست **جراحت** بالکسر ریش از صراح
و منتخب اللغات و بهار عجم وغیره و بالفتح خطاست **جرمانه** چیزی که از مجرم گیرند مرکب ست از جرم و
آنه که کلمه نسبت ست چون سالانه و ماهانه و بجای آن جریانه و جریبانه محض غلط ست **جریان**
بفتح جیم روان شدن آب وغیره از بهار عجم و بالکسر خطاست **جزیه** بالکسر آنچه از ذمی گیرند از صراح
و قاموس و منتخب اللغات و منتهی الارب و تاج اللغات و مؤید الفضلاء و بالفتح خطاست **جلباب**

بالکسر جادر و قمیص از منتخب اللغات و منتهی الارب و غیره و بالفتح خطاست جمادی الاولی
و الآخره بضم جیم و فتح دال نام دو ماه از صراح و قاموس و منتخب اللغات و تاج اللغات و منتهی
الارب اکثری نوشته اند که بجای الاولی الاول و بجای الآخره الآخر نباید چه در توصیف جمادی که مونث
معرفه ست با کلمه الاول و الآخر که هر دو مذکر ست مطابقت صفت و موصوف در تذکیر و تانیث نخواهد
ماند و نیز گویند که اطلاق کلمه ثانی آنجا باشد که برای آن ثالث نیز باشد پس بجای جمادی الآخره
جمادی الثانیه درست نباشد و نیز بجای جمادی الآخره جمادی الاخری درست ندارند فی المصباح
المنیر لا یقال جمادی الاُخری لان الاخری بمعنی الواحدة فتبقا ول المقدمة و المتاخرة فیحصل اللبس بل فقیل الآخرة
فتختص بالمتاخرة گوییم که اگر در عربی درست نباشد گو مباش اما فارسیان لحاظ این قاعده ندارند جا بجا
در نثر ایشان جمادی الاول و جمادی الثانی و جمادی الاخری دیده ام و جمادی الاول در نظم هم بنظر
در گذشت بلبل شیراز سرا ید ع بروز کاف و الف از جمادی الاول ٭ شرف الدین بخاری گوید
ع نیمه از جمادی الاوّل ٭ بود کاین نظم گشت مستعمل ٭ و درین لفظ تصرف دیگر هم ... ت که الفی را
بصورت یا ست و آن بجهت اجتماع ساکنین ساقط افتد آنرا بیا بدل کردند و نیز و استثنی ست که در
اشعار عربیه توصیف جمادی بصفت مذکر جائز داشته اند تا بفارسی چه رسد آمدیم بر بنیکه جمادی بفتح جیم
چنانکه بر السنهٔ عوام جاریست از حلیهٔ صحت عاری ست جمجمه بضم هر دو جیم کاسه سر از صراح و تاج اللغات
و منتخب اللغات و بهار عجم و در کشف اللغات و موید الفضلا و غیره نوشته که اینکه مشهورست که جمجمه نام بادشاهی
بود غلط ست و در قصهٔ جمجمه که با عیسی علیه السلام متکلم آمده بود و حال بادشاهی و مرگ خود باز نمود مراد
از جمجمه کاسه سر باشد جنوب بفتح اول جهت معروف از منتخب اللغات و غیره و بضمتین خطاست
جنیبت بفتح جیم و کسر نون اسب کوتل از بهار عجم و غیره و بضم اول و فتح دوم چنانکه شهرت دارد
خطاست جواد بتخفیف واو سخی از کشف اللغات و منتهی الارب و تاج اللغات و جوّاد بتشدید واو
غلط ست عرفی شیرازی گوید ؎ زهی جواد که تاثیر نام جان بخشش ٭ نشاند گوهر صحت بفرق
بیماری جوراب بواو نوعی از کفش و موزه از بهار عجم و غیره و جُرّاب بحذف واو و تشدید یا هم
درست نیست جهالت بالفتح نادانستن از تاج اللغات و غیره و بالکسر خطاست جهد بالفتح کوشش
از صراح و منتخب اللغات و منتهی الارب و بهار عجم و بالکسر درست نیست نظامی در مخزن اسرار گوید ؎
دوست و فا در کمر عهد کن ٭ تا نشوی عهد شکن جهد کن ٭ امیر خسرو در لیلی مجنون گوید ؎ صد طعنه
سخن چو شکر و شهد ٭ نمود مگر به ثنوی جهد ٭ مولوی جامی در یوسف زلیخا گوید ؎ بشیرینی مکر ...

قال ابن الانباری اسماء الشهور کلها مذکرة الا جمادین فهما مونثتان تقول مضت جمادی بما فیها فان جاء تذکیر جمادی فی شعر فهو ذهاب الی معنی الشهر کما قالوا هذه الف درهم علی معنی هذه الدراهم ۱۲ منه

مجلس جهد ؎ که آخر بند بر پایست مهد شهد ؎ ناظم هروی در یوسف زلیخا گوید ؎ کمین کردم درین ابنیه
چون جهد کم شدم آن شاه معنی را ولیعهد ؎ جهل بالفتح نادانی از منتخب اللغات وکشف اللغات وتاج
اللغات وبالکسر خطاست ملا هاتفی در لیلی مجنون گوید ؎ علم همه پیش علم او جهل ؎ کار همه پیش کار او
سهل جهنم بفتح نون مشدده دونسخ از قاموس ومنتهی الارب وکشف اللغات وتاج اللغات وبضم
نون غلطاست شیخ شیراز در پندنامه گوید ؎ سرانجام جاهل جهنم بود ؎ که جاهل نکو عاقبت کم بود ؎
ناظم هروی در یوسف زلیخا گوید ؎ گیاهش تلخ نوش وزهره شبنم ؎ زلال چشمه اش ز درد جهنم جیب
بالفتح گریبان وبالکسر خطاست شیخ سعدی شیرازی گوید ؎ زنخدان فرو برد چندی بجیب ؎ که بخشنده
روزی فرستد زغیب ؎ شیخ علی حزین گوید ؎ از اثر پرتو آن نور غیب ؎ جلوهٔ ابداع برآمد ز جیب
ثنائی گوید ؎ مرد کز عیب خویش بیخبرست ؎ هنر دیگران شمار د عیب ؎ جامه بیچارگان چرا
شکند ؎ آنکه بینا همی نهد در جیب ؎ آری بمعنی کینه بر دامن بالکسر باشد فصل جیم فارسی چرم
بالفتح پوست از موید الفضلا وهفت قلزم وغیره وبالکسر خطاست نظامی گنجوی گوید ؎ بیا گردن
سخت وکیمخت چرم ؎ که شد چون دوال رکاب تو نرم ولهٔ که پرطاسیا را درین خام چرم ؎ بپیر طاسی
من شو و خیست گرم چهل بکسر اول وثانی عدد معروف وبفتح ثانی چنانکه شهرت دارد درست نیست
فردوسی در یوسف زلیخا گوید ؎ وزیران فرزانه پاک دل ؎ یمین ویسارش رونده چهل ؎ ظهوری
در ساقی نامه گوید ؎ بمیزان دفتر گشایان دل ؎ شمارش چهارست و در بیست چهل فصل حای حطی
حجله بفتح حا پرده که برای عروس سازند از صحاح وقاموس وتاج اللغات ومنتهی الارب وبهار عجم
بالضم درست نیست حرج بمعنی تنگی بجای حطی بفتح راست و باین معنی هرج بهای هوز وسکون رای مهمله
چون در کلام اکابر هند آمده اگر متصرف فیه هندیان گوئی سزاست حرکت بسکون را از تصرفات
کابرست فوقی یزدی گوید ؎ ز بس خوش حرکت وشیرین ادا بود ؎ اگر میداد تیزی خوشنما بود وکذا امیر خسرو
لاجرم لبها ز حرکتهای شیرین پر شده ست ؎ از اصل الاصول خان آرزو وابطال ضرورت بهار
حقارت بالفتح خواری از منتخب اللغات وغیره وبالکسر خطاست حلام وحلان بره وبزغاله
تاج جوهری وغیره وحلوان محاوره هندست نه عربی وفارسی حماقت بالفتح نادان شدن از
منتخب اللغات وغیره وبالکسر خطاست حمل بفتح اول وسکون ثانی بار شکم از صراح وکشف اللغات
موید الفضلا وتاج اللغات ومنتهی الارب وبحرکت ثانی محاورهٔ هندیان است حوالیه مرکب از
حوالی که بفتح لام ست واز ضمیر غائب ملایان مکتب که درین شعر سعدی شیرازی ؎ قطولی لباب

سه ۱ این کتاب را منتخب الفوائد نیز نامند ۱۲ منه
سه ۲ یعنی بحکم مولف بهار عجم
سه ۳ در ... نوشته که حلوان بمعنی بچهٔ گوسفند غلط است ۱۲ منه

ببیت عقیق ٭ حوالیه من کل فج عمیق ٭ حوالیه بالکسر لام خوانند محض غلط کنند فی الصحاح یقال قعدوا
حوله و حواله و حولیه و حوالیه ولا تقل حوالیه بکسر اللام **فصل خای معجمه** **خالو** برادر مادر را گویند و بمعنی
شوهر خاله که در هند شهرت دارد خلاف محاورهٔ فارسیان ست از نهر الفصاحت وغیره **خجالت**
بالفتح شرم و حیا از بهار عجم و بالکسر خطاست **خجسته** بضم اول وفتح ثانی مبارک از فرهنگ جهانگیری وغیره
و بکسر جیم خطاست در کلام اساتذه قافیه خجسته با شکسته وغیره بسیار آمده نظامی در لیلی مجنون گوید ؎
صبح از گل سرخ دسته میکرد ٭ بر وزم نفس خجسته میکرد ٭ جامی گوید ؎ زدین کاروانی رخت بسته
بعزم مصر با بخت خجسته **خدیجه** بر وزن نتیجه بفتح اول وکسر ثانی نام یکی از ازواج آن حضرت صلی الله
علیه وسلم از منتهی الارب وغیره و بضم اول وفتح ثانی چنانکه عوام گویند محض غلط ست **خدیو** بکسرتین
بادشاه و بزرگ از کشف اللغات و فرهنگ جهانگیری و برهان قاطع و بفتح خا محاوره ناواقفان ست
خرج پیدا شدن ضد دخل بجیم تازی ست چه لفظ عربی ست و در عربی جیم فارسی نیامده و از ایرانیان
بتحقیق پیوست که لهجه پارسیان هم بجیم تازی ست بجیم فارسی اساتذه عجم بالفظ درج و امثال آن بسیار
استعمال کرده اند نظامی در شیرین خسرو گوید ؎ چو بتوان راستی را درج کردن ٭ دروغی را چه باید خرج
کردن ٭ سعدی شیرازی گوید ؎ شنیدم صوفیی را زبون کرد و فرج ٭ دو دینار بر هر دو آن کرد خرج
جامی گوید ؎ بهر نقدی که زیشان خرج سازم ٭ ز حکمت تازه گنجی درج سازم ٭ آری خرچ بجیم فارسی
از عالم تصرفات هندیانست **خرد** کوچک ضد بزرگ صحیح بی واوست از فرهنگ جهانگیری بهار عجم
خرسند شادمان صحیح بی واوست **خرم** شادمان بدون واو نوشتنی ست **خروش** بضمتین
بانگ و فریاد از کشف اللغات و فرهنگ جهانگیری و برهان قاطع و بهار عجم و بفتح اول درست نیست
خزان بالفتح نام فصلیست از فصول اربعه از کشف اللغات و مؤید الفضلا و فرهنگ جهانگیری و برهان
قاطع و بهار عجم و هفت قلزم و بالکسر خطاست **خزانه** بالکسر گنجینه و بالفتح غلطست کذا فی الصراح و
القاموس **خزف** سفال املای آن بزای هوزست و بذال تخذ چنانکه اکثر بیخبران نویسند غلط
ست **خساره** بالفتح زیان از صراح و منتخب و بالکسر درست نیست **خسرو** بفتح رای مهمله نام پادشاهی
از پادشاهان کیان پسر سیاوش بن کاؤس که او را کیخسرو نامند و نیز نام پرویز بن هرمز عاشق شیرین
و هر پادشاه صاحب شوکت را هم گویند از برهان قاطع وغیره فردوسی گوید ؎ بدو گفت ای گیو
خسرو منم ٭ جهان را یکی مژدهٔ نو منم ٭ نظامی گوید ؎ ترازوئی که ما را داد خسرو ٭ یکی سر دارد و آن نیز بر جو
جامی گوید ؎ کهن شد قصهٔ شیرین و خسرو ٭ بشیرینی نشانم خسرو نو ٭ خدای شیرازی گوید ؎

تو هم ساقی ز عکس چهر خسرو نگون در ساغر سجاده پر تو **خضر** بالکسر بفتح اول و کسر ثانی نام بزرگی معروف
از صحاح جوهری وغیره و بکسر اول و فتح ثانی از تصرفات هموطنان عجم ست قاآنی گوید ع صد ره
گرد و بتر از زهر هلاهل مگر از آنکه قند عکس تو در آب خضر بر وله مراکه هست خضر ست وچون تو خضر رهست
بگوشم از دل و جان تا بنوشم آب خضر تو هم او در قصیده دیگر گوید ع بچشم آب زدش مصطفی ز چشمه نوش
چنانکه سوخت چو آتش ز رشک آب خضر مدار قافیه بر فتح ماقبل روی ست چون اثر و شجر و نظر و امثال آن
و شعرای هند هم خضر را با سفر وغیره جا بجا آورده اند و آنچه بعض اجله عصر بفتح ثانی درست نداشته اعتبار را نشاید
و اینکه نگاشته که در کلام شعرای پارس بسکون ثانی ست یا بکسر آن و بفتح که بطریق شذوذ آمده از قبیل
تقفیه غزل با گل ست گویم که اختلاف توجیه از عیوب ست قدما بعض جا ارتکابش کرده اند اما متاخرین
بوجهی جایز ندارند تا به قاآنی که از فصحای متاخرین ست چه رسد بالجمله خضر بفتح ضاد از عالم تصرفات کابیه
است نه از قبیل ارتکاب فحش عیوب **خلوت** بالفتح تنهائی از صراح و تاج اللغات و منتهی الارب و کشف
اللغات و بهار عجم و بالکسر خطاست **خلعت** بالکسر جامه دوخته که کسی را بپوشانند از قاموس و منتخب اللغات
و تاج اللغات و منتهی الارب و بهار عجم و بالفتح درست نیست **خماره** بالفتح و تشدید میم میفروش از منتهی الارب
وغیره و بالضم خطاست **خهی** بفتح اول و کسر ثانی کلمه تحسین از بهار عجم وغیره و بکسر اول چنانکه شهرت دارد
درست نیست **خیمه** بالفتح خانه معروف از منتخب اللغات و تاج اللغات و منتهی الارب و کشف اللغات
و بهار عجم و بالکسر خطاست **فصل دال مهمله** — **دربار** بعض مولفین نوشته که دربار بمعنی مجلس سلاطین و امرا
مصطلح هندیانست نه فارسیان آری بر کسی که هندی نژاد باشد و بصحبت اهل زبان هم نه رسیده و نه سیر کلام
اساتذه کرده چگونه روا باشد که در لفظی حکم عدم فارسیت کند و بر دیگران خنده زند سخن کوتاه این لفظ بمعنی
مذکور فارسی شایع ست چنانچه لسان الملک میرزا محمد تقی سپهر در ناسخ التواریخ نوشته که این قصه نیز در حضرت
مهد علیا و امرای دربار معروض داشت **درعه** بمعنی گز خلاف محاوره فارسیانست بجایش ذراع
استعمال کردنی ست **درود** بضمتین معروف از کشف اللغات و موید الفضلا و فرهنگ جهانگیری و
برهان قاطع و بهار عجم و بفتح دال خطاست **دریغ** بکسرتین افسوس بفتح اول خطاست **دکان** در
موید الفضلا نوشته که بواو خطاست و در بهار عجم آورده که لفظ و کتابت آن بواو بعد الدال غلط فاحش
ست و در خیابان ست که لفظ دکان بتشدید بکاف معروف و بتخفیف استعمال فارسیان ست و اینکه اکثر
مردم هندوستان دوکان بواو خوانند و نویسند غلط محض ست **دوات** بر وزن نبات ظرفیکه
در آن سیاهی کنند از بهار عجم وغیره و دواوات بزیادت الف بعد دال غلط ست اهل شیراز ...

سحر حلال گوید ع چون نشد از تجربه حاصل دوات ٭ از فرمه کلک کن وحاصل دوات ٭ جامی گوید
ع ز سرخی هر یکی بوده دواتی ٭ نوشتی از غمش خط نجاتی ٭ ملا هاتفی در لیلی مجنون گوید ع
بپیچید لبیان نامه بر خویش ٭ بنهاد دوات وخامه در پیش ٭ قاسمی در شاهنامه گوید ع نی
کلک من گوهر فشان از دوات ٭ همو دار خضر است وآب حیات ٭ کلیم گوید ع ز شوق شاهد معنی همیشه
همچو دوات ٭ براه عالم بالاست چشم حیرت من ٭ غنیمت گوید ع قلم نوشت جز بیتابی دل ٭ دوات
بود حلق مرغ بسمل ٭ دوچار ناگاه ملاقات شدن بضم اول وخفای ثانی بر وزن حمار از برهان قاطع
وغیره وباظهار واو خطاست حکیم قاآنی گوید ع چنانکه من ز رخ ماه خود نتابم مهر ٭ بصد بلا اگرم عشق
او دوچار کند ٭ دُهل بضم اول وثانی سازیست معروف که در هندی ڈهول گویند از کشف اللغات
وفرهنگ رشیدی وبهار عجم وبفتح ثانی خطاست نظامی گوید ع صبا بلبلان را دریده دُهل
ز نامحرمان روی پوشیده گل ٭ سعدی گوید ع تقلب کند سیر بر بوی گل ٭ فرو ماند آواز چنگ
از دهل ٭ ملا هاتفی در ظفرنامه گوید ع دهل زن فراموش کرد از دهل ٭ بگردن دوالش بگردید غل
حزین گوید ع ز افسون چرخ دریده دُهل ٭ چرا ای تهی مغز خندی چو گل **فصل ذال معجمه** ذکا
بالفتح زیرک شدن وتیزی طبع از منتخب اللغات ومنتهی الارب ومؤید الفضلا وباین معنی بالضم خطاست
ذوالفقار بفتح فا نام شمشیر امیر المومنین علی رضی الله عنه خان آرزو در خیابان نوشته واینکه بکسر فا
شهرت دارد خطاست انتهی عامه اعتقاد دارند که دو سر داشت واین خلاف واقع است الشعرا قول
عامه عمل کنند ودو سر بندند میرزا صائبا گوید ع ما را خیال جنگ وسر کارزار نیست ٭ ور بندد دل دو نیم
کم از ذوالفقار نیست **فصل رای مهمله** راشی رشوت دهنده ورشوت ستاننده را مرتشی می بندند
وراشی بمعنی رشوت ستاننده غلط است رجا بالفتح امیدوار شدن از تاج اللغات ومنتخب اللغات
وکشف اللغات وبالکسر خطاست رستم صاحب مخزن الفوائد نوشته رستم که برای مضموم شهرت دارد
غلط است صحیح رای مفتوح است وجه تسمیه اش اینکه مادرش را که دختر مهراب کابلی بود رودابه نام داشت
وقت زادن نهایت شدت درد زه جان بلب بود چون بار نهاد بی اختیار از زبانش برآمد که رستم
ای رها شدم همون لقبش گردید انتهی بدانکه چون این وجه تسمیه جیه مینماید بعضی این لفظ را بضم اول
غلط پندارند وندانند که اشباع آن بواو چنانکه در کلام قدما واقع شده صریح دال است بر ضمه آن خاقانی
گوید ع قاتل ضحاک کیست جز پسر آبتین ٭ بچه سیمرغ کیست جز پدر روستم ٭ وفرهنگ نگاران
هم بضم اول نوشته اند وصاحب بهار عجم روستم بواو بعد الراء را مشبع رستم نوشته رعایا بالفتح

جمع رعیت و بالکسر خطاست رعیت بفتح اول و کسر ثانی از قاموس و منتهی الارب وغیره بفتح
عین خطاست رفاقت بالفتح همراهی کردن از منتخب اللغات وغیره و بالکسر خطاست رفعت
بالکسر بلندی قدر و مرتبه از قاموس و منتخب اللغات و منتهی الارب بالفتح خطاست رقابت بالفتح
نگهبانی از منتخب اللغات وغیره و بالکسر خطاست رمل بفتح اول و سکون ثانی نام علمی ست از
منتخب اللغات وغیره شفیعای اثر شیرازی می گوید ؎ توانی در دل من کرد تخمین داغ هجران را
بعلم رمل بشناسی اگر ریگ بیابان را ۰ و بحرکت ثانی درست نیست و آنچه از منتهی الارب بالتحریک
مستفاد میشود زلت قلم جامع ست رنگرز صباغ در سراج اللغات نوشته که رنگریز بزیادت تحتانی
بجای رنگرز غلط ست روغن زرد از اهل زبان بتحقیق پیوست که روغن زرد بجای روغن
گاؤ وغیره محاورهٔ فارسیان نیست رها بالفتح خلاص و بالکسر درست نباشد رهن بالفتح گرو داشتن
از منتخب اللغات وغیره و بالکسر خطاست فصل زای معجمه زجر بالفتح باز داشتن و نهی کردن
از صراح و منتخب اللغات و کشف اللغات و تاج اللغات و بهار عجم و بالکسر خطاست سعدی گوید ؎
به تشنیع و دشنام و آشوب و زجر ۰ سپید از سیه فرق کردم چو فجر زردشت بالفتح و ضم دال
نام شخصیکه دعوی نبوت کرده و دین آتش پرستی را رواج داده گاهی دال را بتای فوقانی بدل کرده
زرتشت نامند از برهان قاطع و هفت قلزم و بفتح دال غلط ست فردوسی طوسی راست ؎
همی خواندآن ژند زردشت را ۰ بیزدان کهی آورد پشت را ۰ نظامی گوید ؎ فریب بت پرستان
بفکن از مشت ۰ فسون خوانی مکن چون ژند زرتشت ۰ هم او گوید ؎ چو بشکست برهیربد پشت را
برانداخت آیین زرتشت را ۰ جامی در سلسلة الذهب گوید ؎ بود با همه سالها هم نشیب ۰ تا بر افروخت
آتش زردشت زره بکسر جامهٔ باشد که از حلقهای آهنین سازند و روز جنگ پوشند از کشف اللغات
و موید الفضلا و فرهنگ جهانگیری و برهان قاطع و سراج اللغات و بهار عجم و نفائس اللغات و بفتح
ثانی چنانکه شهرت دارد خطاست فیضی فیاضی گوید ؎ در معرکه که جلوه ده شد ۰ جوشن زخدنگ او
زره شد زله بالفتح پس خورده از فرهنگ جهانگیری و بهار عجم و بالضم خطاست زیادتی در غیاث
اللغات نوشته که بیای تحتانی زائده محاورهٔ عوام ست گویم که در کلام فصحا جابجا در آخر مصادر عربیه زیادت
تحتانی ست و این هم از آن قبیل ست ۰ میرزا صائبا گوید ؎ بر جسیم القدر که فرود دیم مجموع شمع ۰
شد نمایه زیادتی اشک و آه ما ۰ وله زیر خاک غنی را ببرد م درویش ۰ اگر زیادتی هست حسرتی
چند ست فصل سین مهمله سائس بروزن آتش و سین بروزن رئیس خادم اسپ از کشف اللغات

لهٰ و اگر این لفظ باعتبار فارسی ست لیکن باعتبار محاوره اردو [illegible]

وغیره مولوی روم گوید ع سائسی کردی در آخر آن غلام * که یک سلطان سلاطین بودنام عمل
ع ای سائس مرکبانت سائس * انجم رواق ها دی غلام آستانت خسرو زرین مجن * و سائس در کلام
اساتذه یافته نشد بلکه اکثر محققین تخطیه اش هم کرده اند ندانم که عبدالواسع هانسوی از کجا سائس را اشبع
مائس نوشت سباق بالکسر بر یکدیگر پیشی کردن از منتخب اللغات وغیره و بالفتح درست نیست
سپردن بکسرتین و بضم آن و بفتح مسموع نیست سمک بفتح اول وضم دوم ضد گران از برهان و
سراج و بهار عجم و بضمتین درست نیست ستور بضم اول و ثانی جانور چهار پایه خصوصا اسپ و شتر و خر
از کشف اللغات و فرهنگ جهانگیری و برهان قاطع و هفت قلزم و بکسر سین و فتح فوقانی خطاست
چنانچه خان آرزو در سراج اللغات نوشته که اینکه بعضے ستور بفتح تا خوانند غلط محض ست ستوه
بضم اول و ثانی عاجز شده و تنگ آمده از کشف اللغات و فرهنگ جهانگیری و سراج اللغات و
هفت قلزم و بکسر اول وضم ثانی خطاست سجاف بالکسر بر وزن غلاف بدون نون آنچه بر
اطراف جامها دوزند مولوی روم گوید ع در حیا پنهان شدم همچون سجاف * ناگهان بجهم ز زیر
این لحاف * و سنجاف بنون لهجه اردو گویانست نه محاورهٔ فارسیان و ازینجاست که اکثر محققین
تغلیط سنجاف مع النون کرده اند سدره بالکسر درخت کنار سدرة المنتهی درخت کناری است بر
آسمان هفتم از قاموس و تاج اللغات و منتخب و منتهی الارب و کشف و بهار عجم و بالفتح غلط ست
سراب بالفتح بر وزن خراب ریگ بیابان که در تاب مهر و ماه بسان آب نماید از کشف اللغات
و برهان قاطع و سراج اللغات و هفت قلزم و بالضم غلط ست سرکار لفظی ست معروف تعظیمی شیخ
علی حزین نوشته نثر در اکثر سرکار ملازم شده داخل سپاه گشتند و هم او رقمزده نثر برای رئیس قاتلان
آن ده نفر خلعتے از سرکار محمد شاه معین شده بود که ارسال گردد و ناخدای شیرازی در مثنوی انیس العارفین
این نثر نگاشته در مدح سرکار عظمت مدار نواب گردون وقار نواب حسن الله خان بهادر گوید نثر
کسی که باین معنی لفظ هندی انگاشته و شعرای هند که بترکیب فارسی آورده اند انرا از قبیل خطا
پنداشته همانا بر کلام اساتذه و سفرنامها و تذکرهای اهل زبان نظرے ندارد و یا بصفت قلت تتبع دیگران
را از مخطیان پندارد سروش بضمتین فرشته که پیغام آرد عموما و جبرئیل علیه السلام را نامند خصوصا
از کشف اللغات و فرهنگ جهانگیری و برهان قاطع و هفت قلزم و بفتح اول درست نیست سفید
بفتح اول و کسر ثانی و بضم اول خطاست سلاح بالکسر آله حرب از صراح و تاج اللغات و منتخب اللغات
و منتهی الارب و بهار عجم و باین معنی بالفتح خطاست سلک بعض اجله عصر نوشته که سلک بمعنی

رشته است و بمعنی سدل که بهندی لڑی نامند درست ندارد گویم که آری معنی حقیقیش رشته باشد
فی الصراح السمط الخیط ما دام فیه الخرز والا فهو سلک اما مجازاً بمعنی سدل هم گرفته اند قاآنی گوید
گوهر نظم دل آرای ترا قاآنی بو سمتی گرچه بسلک گهر آمیخته اند وله رخت ظفر آنجاست که تخت تو نهند
تخت ؛ سلک گهر آنجاست که کلک تو نهند گام سمت بالفتح راه راست و روش نیکو و جانب
از تاج اللغات و منتخب اللغات و منتهی الارب و بالکسر خطاست سموم بفتح اول باد گرم از صراح
و تاج اللغات و منتخب اللغات و منتهی الارب و کشف اللغات و بهار عجم و بضم آن خطاست سن
بالفتح بجای سنه بمعنی سال با وجود تفحص در کلام فارسیان یافته نشد و نه از ایرانیان وارد هند مسموع
شده آری صاحب بهار عجم ازین شعر والهروی استناد کرده توقف تو درین سن بکام خواهش
باشد تو دعای آنکه نفوس پیر ناصواب بر آید لو اما چون نیک بنگرند درینجا سن بالکسر بمعنی عمر باشد
کسانی که سن را مخفف سنه گویند چه درین باب استعمال فصحا بضرورت کوتاهی سخن در
سخت سن بالفتح تال ست سنبوک بیخبران دانند که این لفظ هندی ست قاآنی گوید آفتاب
خاوری چون نو عروس سنبوکوار بر سر از گرد سمندش نیلگون معجر گرفت سه بالکسر و خفای ها
عدد معروف از بهار عجم وغیره فردوسی در یوسف زلیخا گوید شنیدم ز گوینده دلفروز که یوسف
بچاه اندرون بد سه روز خاقانی گوید بعد از سه نتیجه زاد والسنان بعد از سه کتب سید قرآن
جامی در لیلی مجنون گوید چون یک دو سه روز جستجو کرد وز هر نفری سراغ او کرد جایی که
اینها مخففه در تقطیع محسوب نشود باشباع سین باید خواند نه باظهار ها چنانکه درین شعر بدر جاجی گوید دایه
مهرو را مهر بلوغ سه پسر خوابگاه چار زن در زیر این نه شوهر ست و آنانکه از تحقیق بهره ندارند در
مثال شعر بدر جاجی سه را باظهار ها خوانند و فرمایند که بحرکه و چه و نه و در همه جا ماقبل های مختفی مفتوح باشد
چنانکه در رسالهٔ ... است پس در کلمه ما قبل ... خوانند بازای محقق گفتن یعنی چه نتیجه که مقتضای آن عدم تدبر
است و ندیدنی ست که شمس قیس خوارزمی در معیار العجم هر چهار کلمه را ازین قاعده استثنا کرده سهولت
بضمتین آسانی از صحاح وغیره و بفتح اول با سهولیت بزیادت تحتانی خطاست سهی بفتح اول و کسر
دوم راست از فرهنگ جهانگیری و برهان قاطع و سراج اللغات و بکسرتین خطاست فصل شین
معجمه شارک بفتح رای مهمله پرنده ایست که مانند طوطی سخن گوید و آنرا در هندوستان
مینا نامند و بضم ثالث که شهرت دارد خطاست منیر گوید سخن چون سر کنم از وصف شارک
بود بر من سخن سنجی مبارک شائق فی الصراح الشائق هو المشتاق والمشوق هو العاشق و ازینجاست

گر اکثر ارباب علم در شائق بمعنی شوق دارنده تأمل دارند و بعض اجلۂ عصر هم نوشته که شائق بمعنی عاشق المتیقن گفت چه از کتب لغات و کلام اساتذهٔ پارس جواز اطلاق شائق بر عاشق مستفاد نمی شود گویم که در منتهی الارب ترجمهٔ شائق آرزومند هم نوشته اگر خلاف لغات دیگر باشد گو باش اما در استعمال فارسیان شکی نیست شیخ علی حزین نوشته شعر اگرچه خودنمی گفت اما بصحبت آن بغایت شائق ‌قاآنی گوید ؎ شاه پیر ستم نه مال و جاه پرستم که عاشق گنجینه ام نه شائق اژدر ولهٔ شائق فردوس نیست عاشق یزدان نائل فنا نیست طالب افسر ولهٔ مطیع درگه او را زمانه شائق خدمت که گدای حضرت او را ستاره عاشق فرمان شجاعت بالفتح دلیری از منتهی الارب وغیره و بالضم چنانکه شهرت دارد خطاست شرف بفتحتین بزرگی بالمعنی بسکون ثانی چنانکه مشهور شده خطاست حافظ شیراز فرماید ؎ طالع اگر مدد کند دامنش آورم بکف که گر بکشم زهی طرب ور بکشد زهی شرف شست بالفتح بر وزن دست قلابی باشد که بدان ماهی گیرند از کشف اللغات و فرهنگ جهانگیری و فرهنگ رشیدی و برهان قاطع و سراج اللغات و بهار عجم و نفائس اللغات و هفت قلزم و بالکسر خطاست نظامی در شیرین خسرو گوید ؎ در آب از گیسوان انداخته شست نه ماهی بلکه ماه آورده در دست شطرنج باز نیست معروف دانستنی ست که فارسیان این لفظ را بالفتح شین خوانند کما فی موید الفضلا و در عربی بالکسر صاحب صراح و قاموس و تاج اللغات و دیگر اهل لغات عربیه قافله در قافله تخطیهٔ بفتح شین کرده اند اما بعض بالفتح هم جائز داشته اند شفا بالکسر صحت از منتخب اللغات وغیره و بالفتح بالمعنی خطاست شفقت بسکون ثانی مستعمل فارسیانست سعدی گوید ؎ تظلم برآورد و فریاد خواند که رحمت برافتاد و شفقت نماند شکوه در اصل شکوی بر وزن دعوی بود فارسیان الف را بها بدل کردند و آنچه صاحب غیاث اللغات نوشته که شکوه بها نوشتن خطاست اعتبار را نشاید شریف طهرانی گوید ؎ دل عبث لب بشکوه وا نکند که شیشه تا نشکند صدا نکند که وصف مشهدی گوید ؎ دلم ز داغ تو میسوزد از که شکوه کنم که سخانه آتشم آتش ز شمع محفل افتاده ست که شفائی اصفهانی گوید ؎ یک لحظه خبر داشت مرا او ز محشر تا این شکوه جانسوز بمحشر دگر افتاد که قاسم دیوانه گوید ؎ لب خموش و شکوه در دل چاره ناکردنی ست که مانده در منزل کلید و قفل در وا کردنی ست که ملک قمی گوید ؎ صد ستم دیدی ملک یکبار سر کن شکوه را نیستی شرمندهٔ لطف زبانت لال چیست که سلیم گوید ؎ از یار مصلحت نیست آهنگ شکوه کردن که چون دوست بحلقه با دیوار گوش دارد که ظهوری گوید ؎ نه متحمل کرد چشم و نی معطر شد دماغ که شکوه هم نمی با دصبا خواهم نوشت که عرفی گوید ؎ چون زخم تازه دوخته از خون لبالبم که وای وای گر بشکوه

شیرو احسنا لیم شمشیر بعض اجلهٔ عصر نوشته که شمشیر بیای مجهول است و این شعر عسجدی در سند آورده
ـه چون شاه بگیرد بکف اندر شمشیر ۰ از بیم بیفگند ز کفها شم شیر ۰ و آنچه شعرای هند تقفیهٔ شمشیر با تیر و زنجیر
کرده اند از قبیل عیوب پنداشته گوئیم آری در اصل بیای مجهول است چه مرکب است از شم و شیر چنانکه
فرهنگ نگاران نگاشته اند اما چون در لهجهٔ ایرانیان بیای معروف تغیر یافت جا بجا شمشیر با تیر وغیره آمده
جلال اسیر ـه همتم را ترک عالم کمتر از تسخیر نیست ۰ عشق بی طالع کم از اقبال عالمگیر نیست ۰ کعبه جو گردیده
ام میخواهم از سر طی کنم ۰ راه صحرائی که کمتر از دم شمشیر نیست ۰ قاسم دیوانه ـه عشق در ویرانی دل تا سر
تعمیر داشت ۰ خانه را عنکبوت از جوهر شمشیر داشت ۰ کلیم ـه عشقت کمی از چاره و تدبیر ندارد ۰ در
گرمی تب مروحه تاثیر ندارد ۰ ایمن ترم از چشم تو تا ریخته مژگان ۰ من بندهٔ آن ترک که شمشیر ندارد ۰ میرزا
صائب ـه سهل شمر همت پیران با تدبیر را ۰ کز کمال بال و پر پروانه باشد تیر را ۰ عقل کامل میشود
از گرم و سرد روزگار ۰ آب و آتش میکند صاحب برش شمشیر را ۰ حزین ـه سیه چشمی دلم را از پے
تسخیر مے آید ۰ غزالے در هواے صید این نخچیر مے آید ۰ خضر را چشمه سار زندگانی باد ارزانی ۰ مرا
آب حیات از جوهر شمشیر مے آید ۰ و در اردو گویان از میر و سودا و ناسخ و آتش تا امیر و تسلیم و داغ
هیچ استاد کسی نیست که شمشیر را با تیر وغیره نه آورده اگر گوئی که اردو گویان از تقفیهٔ مجهول با معروف
اجتناب دارند استعمالش یعنی چه گوئیم که چون در لهجه فصحاے هند هم بیای معروف است در تقفیهٔ آن با
زنجیر وغیره مضائقه ندارند شمه بفتح اول و تشدید میم مفتوحه بوی اندک از منتخب اللغات وغیره و بمعنی اندکے
مجاز است کما فی بهار عجم و آنچه در عرف عوام بالکسر شهرت دارد خطاست شنبه بکسر بای موحده
و اظهار ها نام روز اول هفته از فرهنگ جهانگیری و برهان قاطع و سراج اللغات و هفت قلزم وغیره و اخوانش
هم بهمین نهج باشد نظامی در هفت پیکر گوید ـه آن دگر روز هفته آن به بود ۰ که ناف هفته مگر سه شنبه بود
ظهوری در ساقی نامه گوید ـه ز عهد جم ایام رندان به است ۰ که سال و مه و هفته پر شنبه است ۰
منیر در مثنوی رمز و ایما گوید ـه بود کیفیتش عید که دمه ۰ شب جمعه شود روز صبح شنبه ۰ و بخطاے
محاورهٔ هند یانست شنیدن بفتح اول سخن را گوش کردن و بوئیدن از مؤید الفضلا و برهان
قاطع و هفت قلزم و بضم شین چنانکه شهرت دارد غلط است و نیز دانستنی است آنانکه از معنی ثانی خبر ندارند
اندرین شعر سعدی شیرازی ـه ز مصرش بوی پیراهن شنیدی ۰ چرا در چاه کنعانش ندیدی
بجای شنیدی شمیدی بمیم خوانند و ندانند که شمیدن بمعنی درهم شدنست و بمعنی بو کردن اکثر درست
ندارند اما درین باب حق آنست آنچه خان آرزو در رسالهٔ زوائد الفوائد نوشته که بمعنی بوئیدن

ط یعنی یکشنبه و دوشنبه و سه شنبه و چهارشنبه و پنجشنبه ۱۲
ظ حافظ
گر بر سر بوی زلفش
نرسد باد صبا
شنید از یار
آشنا
شنیده ۱۲

ماخوذ از شم که لفظ عربی ست از عالم طلبیدن و فهمیدن درست توان شد لاکن در کلام فصحا سند ان
دیده نشد **شهاب** بالکسر نام کوکبی که بسان شعله بر فلک بیدد از موید الفضلا وغیره و باین معنی
بالفتح خطاست **فصل صاد مهمله** **صعوبت** بضمتین دشواری از منتخب اللغات وغیره و بالفتح
درست نیست **صف** بمعنی بوریا هندیست نه عربی و فارسی کسانیکه صف ماتم بمعنی بوریای ماتم آورده
اند خطا کرده اند آری صف ماتم بمعنی قطار ماتم مضایقه ندارد **صوب** بالفتح طرف و جانب و بالضم خطاست
فصل ضاد معجمه **ضحاک** بفتح اول و تشدید ثانی نام بادشاهی معروف از قاموس و منتخب اللغات و کشف اللغات
و موید الفضلا و بالضم خطاست **فصل طای مهمله** **طرفة العین** بالفتح یکبار بر هم زدن چشم و بضم اول چنانکه الستهٔ جاری
از صحت عاریست چه مرکب ست از طرفه که بالفتح ست بمعنی یکبار چشم بر هم زدن و کلمهٔ عین فی منتهی الارب
طرفه بالفتح یکبار جنبانیدن پلک چشم را یقال هو اسرع من طرفة عین **طمانینت** بالضم و کسر نون اول
و سکون تحتانی و فتح نون ثانی آرام از منتخب اللغات وغیره و بالفتح یا بحذف نون ثانی خطاست و عجب
از صاحب غیاث اللغات که معنی عبارت صراح نه فهمیده و از ان کتاب حکم جواز حذف احدی النونین
بر آورده مادهٔ قضیه اینکه صاحب صراح نوشته طمینة تصغیر طمانینة بحذف احدی النونین لانها زائدة پر
ظاهر ست که حکم حذف احدی النونین در مصغر ست نه در نفس مکبر **فصل ظای معجمه** **ظلمات**
بسکون لام از تصرفات اساتذه است رکسی که تخطیه اش کرده از تحقیقات نصیبی ندارد حزین گوید
از زندان ظلماتے برون آور سرای عالم سفل که انوار صفا در محفل روحانیان بینی **فصل عین**
مهمله **عادی** بمعنی عادت گیرنده خطاست بیخبران دانند که صیغهٔ اسم فاعل ست از عادت و
نفهمند که کجا عادت و کجا عادی آن اجوفست و این ناقص **عاشورا** در آخر الف روز دهم محرم الحرام
و عاشوره بجای الف هائے مختفی نوشتن غلطست آری عاشور بحذف الف هم آمده و نیز دانستنی ست
که عشره بجائے عاشوره اصلے ندارد چه مجموع ده روز را عشره گویند عام ازینکه عشرهٔ رمضان باشد
یا محرم وغیره **عبا** بالفتح نام پوشش معروف از منتخب اللغات و کشف اللغات و بهار عجم و بالکسر خطا
است **عجز** بالفتح ناتوانی از منتخب اللغات و کشف اللغات و موید الفضلا و بهار عجم وغیره و باین معنی
بالکسر غلطست و آنچه صاحب غیاث اللغات باین معنی بالفتح و الکسر بهر دو طور نوشته خطا کرده **عدو**
بالفتح دشمن از تاج اللغات و منتخب اللغات و منتهی الارب و کشف اللغات و بالضم خطاست **عذار**
بالکسر رخساره از بهار عجم و ابطال ضرورت و بالضم خطاست **عرصه** بمعنی میدان شاعست
شیخ شیراز گوید یکی دیدم از عرصهٔ رودبار که پیش آمدم بر پلنگی سوار و بمعنی مدت گویند که

در کلام فارسیان نیامده اما شیخ علی حزین در ترجمهٔ حکیم شاه معصوم نوشته که گاهی در عرصهٔ ماهی یک دو بیت از دشت خیالش بصفحهٔ اظهار جلوه میگشت لکن یکین که بجای عرض کاتبان عرصه تصحیف کرده باشند والله اعلم بالصواب **عروس** بالفتح دختر و پسر نوکتخدا از صراح ومنتهی الارب وبهار عجم ودر خیابان نوشته که این لفظ که بضم اوّل شهرت دارد غلط ست انتهی وآنچه عروس را مختص بدختر دانند اعتباری ندارد وفی الصحاح العروس نعت یستوی فیه الرجل والمرأة **عروض** بالفتح نام علمی ست که میزان شعر باشد از منتخب ومنتهی الارب وکشف اللغات وبالضم خطاست **عشرت** بالکسر خوش زندگانی کردن از منتخب اللغات ومنتهی الارب وبهار عجم بالفتح خطاست **عُشر عُشیر** بضم عین اوّل صد هم حصه وبالفتح غلط محض ست چه این مرکب ست از عُشر بمعنی ده یک که بالضم باشد وکلمه عُشیر که حصهٔ دهم را نامند **عصمت** بالکسر نگاه داشتن خود را از گناه از صراح وقاموس وتاج اللغات ومنتخب اللغات ومنتهی الارب وبالفتح خطاست **عضو** بالضم والکسر اندام از قاموس وتاج اللغات ومنتخب اللغات ومنتهی الارب وبهار عجم بالفتح خطاست **عطش** بفتحتین تشنگی از قاموس وتاج اللغات ومنتهی الارب وکشف اللغات وبهار عجم وبسکون ثانی خطاست فیضی فیاضی گوید ؎ عاشق عطشی که شعله کش یافت ٭ معشوق بدل همان عطش یافت **عظمت** بعض اجله عصر بسکون ثانی معتبر ندارد میرزا جلال اسیر گوید ؎ شبها که در سراسر گلزار ماهتاب ٭ می افگنی کلاه زعظمت بر آسمان **عمان** بالضم شهریست بیمن کناره بحر اعظم از منتهی الارب وغیره وبمعنی بالفتح درست نیست **عندلیب** بالفتح بلبل از منتخب وتاج اللغات ومؤید الفضلا وکسانی که بالکسر خوانند غلط کنند ونیز بیای فارسی نوشتن فلهٰذا ان خطاست چه این لفظ عربی ست ودر عربی بای عجمی نیامده شعرا هم بالفظ طیب وغیره تقفیه کرده اند امیر خسرو در قران السعدین گوید ؎ رهبر جان گشته بگلزار طیب ٭ رهزن عشاق شده عندلیب بلبل شیراز سراید ؎ روی تو کس ندید وهزارت رقیب هست ٭ در غنچه هنوز وصدت عندلیب هست ٭ عرفی شیرازی گوید ؎ باغ ترا روح امین عندلیب ٭ باد مسیح از همیت برده طیب **عنقا** بالفتح نام طائریست معروف الاسم ومجهول الجسم از منتهی الارب وکشف اللغات وهفت قلزم ودر بهار عجم وغیره نوشته که بالضم چنانکه شهرت دارد خطاست **عوج بن عوق** نام مردیست طویل القامت فی القاموس عوق کنوح والد عوج الطویل ومن قال عُوج ابن عنق فقد اخطأ ودر منتخب نوشته که عوج بالضم نام مردیست معروف که در زمان

ملہ برا انکہ استعمال لفظ عرض بالضم وبالا وسال در کلام فارسیان جا بجا آمده ۱۲ منہ

آدم علیه السّلام بوجود آمد و تا زمان موسی علیه السّلام زنده بود و نام پدر او عوق بضم عین است و آنچه
مشهور شده که عوج بن عنق است خطاست صحیح عوج بن عوق است چون اینهمه دانستی گویم که
شعرا گاهی بر قول عامه عمل کنند و عوج بن عنق آرند قاآنی در کتاب پریشان گوید بیت همچو عوج
بن عنق کور اگلیم ٭ گفت عوجا چین بکش یا از گلیم عورت بعض اجله عصر نوشته که بمعنی زن
در کتب لغات نامده گویم فی المصباح المنیر قیل للنساء عورة لقبح النظر الیها عیال بالکسر زن و فرزند
وغیره از منتخب اللغات و بالفتح خطاست عیان بالکسر ظاهر و بالفتح خطاست عید اضحی
نام روز معروف چون اضحی بمعنی قربانیهاست بدینوجه یوم النحر را عید اضحی نامند کما فی القاموس
وغیره و عید الضحی چنانکه شهرت دارد خطاست قاآنی گوید بیت خجسته تهنیتی گوی عید اضحی را
که تا بگوش نیایش نیوشی از احباب وله امسال عید اضحی با نصرت و ظفر ٭ با موکب امیر نظام آمد
از سفر فصل غین معجمه غلبه بعض اجله عصر نوشته که بسکون ثانی صحیح نیست رافعی گوید
نه در مزاج کسی دست یافت پیکری ٭ نه در دماغ کسی غلبه کرد قوت خواب غلط بفتحتین خطا کردن
از قاموس وغیره و بسکون لام چنانکه بعض حضرات بی تکلف خوانند غلط کنند اشرف مازندرانی بیت
دیوان سر نوشتم چون نسخهای اصلی ٭ هر چند بد نوشت است اما غلط ندارد فصل فا فلتیه
و بجای آن فلیته بتقدیم لام بر تحتانی درست نیست فرار بالکسر گریختن از منتخب اللغات و بالفتح خطا
است فربه بکسر با است و بفتح آن خطاست شیخ شیراز گوید بیت آن شنیدی که لاغر دانا ٭ گفت
روزی به ابلهی فربه ٭ اسب تازی اگر ضعیف بود ٭ همچنان از طویلهٔ خر به فرستادن عوام بعض
مشتقاتش خطای فاحش کنند بجای فرستد و فرستم فرسید و فریسم استعمال کنند و مخصوص بهمین
دو صیغه نیست بلکه بهمه صیغ مضارع و حال این مصدر همین حال رود و طرفه اینکه اگر کسی صحیح گوید تخطیه اش
کنند فریب بکسر بمعنی مکر از رشیدی و برهان قاطع و هفت قلزم و بفتح فا خطاست فسانه بالفتح
سرگذشت و ماجرا از برهان قاطع وغیره و بالکسر خطاست فغان آرزو در چراغ هدایت آورده که
فغان مخفف افغان و آن بکسر شهرت دارد و بلهجهٔ عراقیان بضم است و صاحب بهار عجم نوشته که
فغان بالضم اما مشهور بکسر است فکر بکسر فا و فتح کاف بزعم اکثر السنت که خطاست و خنده زنند که
این لهجهٔ سوقیان لکهنو است و ندانند که اساتذه استعمالش کرده اند قاآنی گوید بیت سرود مش زد
بلیغ ترسخنی ٭ که نقش می نپذیرد چنان بلوح فکر وله ای صدر راستین ای بدر بهارستان ٭ کز
وصف ذات تو عاجز بود فکر فلان بمعنی معروف بالضم آدمی از صراح و قاموس و تاج اللغات و منتخب اللغات

و منتهی الارب و موید الفضلا و برهان قاطع و هفت قلزم و آنچه بالفتح شهرت دارد بعضی از محققین تخطیه
اش کرده اند اما حق اینست که فارسیان بالفتح هم خوانند و گاهی تحتانی زیاده کنند و فلانی گویند
فصل قاف - **قالب** بعض اجلهٔ عصر در تحت لغت مختصر نوشته که قالب بمعنی کالبد بکسر لام
در لغت نیامده و درین شعر شیخ شیراز ع چون یکی زین جهان شد غالب ٭ جان شیرین برآید از
قالب ٭ اختلاف توجیه روا داشته گویم نه خلاف لغت ست و نه از عالم اختلاف ماقبل روی
مصباح منیر و منتخب اللغات و منتهی الارب وغیره ملاحظه فرمایند دیدنی ست که بکسر هم نوشته اند یا نه و
قاآنی که از شعرای متاخرین ست و هیچگونه در قصاید هم اختلاف توجیه نمی پسندد گوید ع گران گشته
بی بادهٔ صاف ساغر ٭ بر انسان که بیجان فسرده قالب ٭ هم او در قصیدهٔ دیگر گوید ع چو چشمش
درختان بر افسرده چونان ٭ که هنگام سختی ابی روح قالب ٭ مدار قافیه بر کسره ماقبل روی ست
همچون طالب و غالب وغیره **قسطنطینیه** بتقدیم تحتانی بر نون ثانی نام شهری ست از ملک روم
که باستنبول شهرت دارد بنا کرده شاه قسطنطین از قاموس و منتهی الارب و هفت قلزم و قسطنطنیه
بتقدیم نون ثانی بر تحتانی غلط ست **قطار** بالکسر جمعی از هر چیز از بهار عجم وغیره و بالفتح خطا ست
فصل کاف تازی - **کارد** بسکون رای مهمله سکین از بهار عجم وغیره و بحرکت را خطا ست
سعدی گوید ع شبانگه کارد بر حلقش بمالید ٭ روان گوسپند از وی بنالید ٭ **کسی** وضع این
لفظ برای ذوی العقول ست چون کسی نیست بمعنی آدمی نیست و استعمال آن در غیر ذوی العقول
چنانکه گویند کسی چیز مرا خوش نمی آید درست نباشد **کلمه** بعض اجلهٔ عصر نوشته که بسکون ثانی نیامده
گویم که مولانا جامی در دیوان بی نقاط فرماید ع روا گردد مراد اهل کلمه ٭ بر روز که در حرم
طاهر محمد و له آلها مراد دلم کلمه آمد ٭ کلام مراد اسموع سامع **کلیسا** بکسر اول و ثانی معبد ترسایان از
موید الفضلا و برهان قاطع و بفتح اول درست نیست **کناره** بالفتح معروف از فرهنگ جهانگیری و
برهان قاطع و چراغ هدایت و بهار عجم و هفت قلزم و بالکسر خطا ست **کندن** صحیح بدون تحتانی
است و کندیدن بزیادت یا محاوره ناواقفانست **کنشت** بضم کاف و کسر نون از فرهنگ جهانگیری
و برهان قاطع و سراج اللغات و بفتح اول درست نیست **کنگره** بضم اول و ثالث آنچه بر سر دیوار
حصار وغیره سازند از کشف اللغات و برهان قاطع و هفت قلزم وغیره و بالفتح چنانکه شهرت دارد
درست نیست **کنیت** بضم اول و سکون ثانی و فتح تحتانی نامیکه در اول آن اب یا ام یا ابن یا بنت باشد
و عوام که بکسر نون مشدده خوانند محض غلط ست قاآنی گوید ع بگفتم ار بشناسید نام و کنیت من ٭

سنجاک مقدم من بر نهید روی نیاز گورنش بضم کاف و واو غیر ملفوظ از بهار عجم و غیره با ظهار
واو خطاست غنیمت گوید ؎ بگفتا گورنش و تسلیم میکرد ٭ نیاز ناز را تقدیم میکرد ٭ گیاست
بکاف تازی ست چه این لفظ عربی ست آرزو در خیابان نوشته که کیاست بکسر کاف تازی
بمعنی زیرکی و دانائی و اینکه بکاف فارسی شهرت دارد خطاست کیفیت به تشدید یا را تخفیف
هم استعمال کرده اند سنجری گوید ؎ مے کو ز دست ساقی مشکین کلاه نیست ٭ در صد سبو بنوش
کیفیت یک پیاله نیست **فصل کاف فارسی** - گاز رجامه شوب بزای هوز ست و
اینکه بعضے بذال معجمه نویسند خان آرزو در سراج اللغات تخطیه اش کرده و حق بجانب اوست
محققین همچون پذیرفتن و گزاردن در املای آن اختلاف نکرده اند گرو بکسر اول و فتح ثانی
رهن از بهار عجم وغیره و بضم ثانی چنانکه شهرت دارد خطاست سعدی گوید ؎ ز عصیان کسی
در گرو که دارد چنین سید پیشرو ٭ امیر خسرو در مطلع انوار گوید ؎ مرده به آن خرکه زبهر دو جو
گرد بهر جا دم عیسے گرو ٭ جامی گوید ؎ تا کم چرخ کهن باشد و کاس مه نو ٭ بهر جامی بودم خرقه
میخانه گرو ٭ فیضی فیاضی گوید ؎ تا چند دل بعشوه خوبان گرو کنم ٭ این دل بسوزم و دل دیگر
ز نو کنم گروه بضم اول و ثانی جماعت مردم از برهان قاطع و بهار عجم و هفت قلزم و بفتح اول نیست
گره بکسر اول و ثانی عقده از مؤید الفضلا و برهان قاطع و سراج اللغات و بهار عجم و بفتح
ثانی چنانکه در عرف عوام شهرت دارد درست نیست نظامی در مخزن اسرار گوید ؎ خنده که
بیوقت کشاید گره ٭ گریه از آن خنده بیوقت به ٭ سعدی شیرازی گوید ؎ بزندان قاضی گنهکار
که در خانه دیدن با برو گره ٭ امیر خسرو در قران السعدین گوید ؎ از غضب افگند بابرو گره ٭ کو
ز پے کین کرد کمان را زه ٭ مولوی جامی در لیلی مجنون گوید ؎ آهی که بسینه اش گره بود ٭ کو
در خرمن صبر شعله نه بود ٭ ملا هاتفی در ظفر نامه گوید ؎ کمان کیانی در آمد بزه ٭ ز قبضه میان
دو ابرو گره ٭ عرفی شیرازی گوید ؎ سوزن عیسی همه بند گره ٭ لیک رشش مرهم ناسوده
حزین گوید ؎ کشود آخر از بسته کارش گره ٭ عطارد قلم راند و صد گفت زه گزاردن ادا
کردن بدانکه نزد بعض محققین املای آن بزای هوز ست و بذال معجمه غلط چرا که در اصل لغات
فرس ذال معجمه نیامده و نزد بعضے درست ست بجهت آنکه نزد پیشیان فارس ذال معجمه هم
وجودی دارد و نزد فقیر مؤلف هم مضائقه ندارد چه در اکثر کتب مطبوعه ایران و نسخ قلمی کتابت
اکابر عجم بذال دیده شده و پذیرفتن که ازین قبیل ست همین حال دارد گزاف بکسر اول

بیهوده و هرزه از فرهنگ جهانگیری و برهان قاطع و هفت قلزم و بضم اوّل نیز آمده و بفتح درست نیست **گسستن** بضم اول و فتح ثانی و سکون ثالث و بکسر ثانی خطاست نظامی در لیلی مجنون گوید ؎ آن سلسله را که بند بگسست ٭ چون حلقه کعبه دید در دست ٭ سعدی شیرازی گوید ؎ چو فرهاد شیرین سودا زمی گسست ٭ به پستان مادر درآویخت دست ٭ امیر خسرو در لیلی مجنون گوید ؎ از حلقهٔ دوستان برون جست ٭ زنجیر برید و رشته بگسست ٭ فیضی فیاضی گوید ؎ تا رمی ز کمند طره بگسست ٭ وان نامه ببال مرغ در بست **گلخن** بالضم آتشگاه حمام و مانند آن از برهان قاطع وغیره و بالکسر خطاست چه این لفظ مرکب ست از گل بمعنی انگر که بضم باشد و خن مخفف خانه و شباع بواو نیز دال ست بر ضمهٔ کاف سوزنی گوید ؎ شکوه دلم پیش تو حشمت تراچه زیان ٭ ز گفتگوی دو سه خاکیاش گولخنی **گلیم** بکسر تین پوششی معروف از بهار عجم و ابطال ضرورت و بفتح اوّل خطاست **گنجشک** حرف اولش کاف فارسی ست نام طائری معروف از موید الفضلا و فرهنگ جهانگیری و برهان قاطع و هفت قلزم و در مخزن الفوائد نوشته که بکاف تازی چنانکه شهرت دارد غلط ست **گواه** بضم شاهد از هفت قلزم وغیره و بالفتح درست نیست **گوسپند** بزدیش اگر گوسپند نر باشد یا ماده و تخصیص آن بماده نیز خطاست **گیومرت** بفتح کاف فارسی و فتح میم و در آخر تای مثناة فوقانی نام بادشاهی از بادشاهان عجم که نخستین در جهان بادشاهی کرده و در عرف متاخرین که بکاف تازی و ثای مثلثه شهرت دارد درست نیست چرا که نزد پیشینیان فارس ثای مثلثه وجودی نداشت کیومرث بثای مثلثه اسم آن بادشاه چگونه تواند شد از فرهنگ جهانگیری و فرهنگ رشیدی و برهان قاطع و چراغ هدایت و هفت قلزم و حق تحقیق آنست آنچه خان آرزو در اصل الاصول نوشته که کیومرث بکاف تازی و ثای مثلثه معرب آنست

فصل لام

لاش بعض اجلهٔ عصر نوشته که بمعنی تن مرده هندیست و زعم اکثران همین ست آنچه صاحب غیاث اللغات بهمین معنی لغت ترکی نوشته باور ندارند که حکیم شهنشاه اسم همدانی قاآنی گوید ؎ باشر تا بینی ز لاش شیر مردان خفتن ٭ دیو و دد را تا قیامت تا بخشش مهمان کند و له نهنگ تیغ او ببر اجسم دیوان طعمهٔ دندان ٭ عقاب تیر او را لاش شیران مستتر اغر **لالی** بفتح اول جمع لولو و بالضم چنانکه بعض مردم خوانند محض غلط ست **لعبت** بالضم پیکری که دختران از جامه سازند و بازی چون ترم و سطرنج از صحاح و قاموس و منتخب اللغات و تاج اللغات و منتهی الارب و کشف اللغات و موید الفضلا و بهار عجم و عوام که بهمین معنی بفتح لام و ضم با خوانند غلط کنند **لوا** بالکسر علم از منتخب اللغات و منتهی الارب

وکشف اللغات ومؤید الفضلا و بالفتح خطاست **فصل میم** - **مانند** بفتح ثالث کلمه ایست که افاده
معنی تشبیه کند از بهار عجم وغیره وبکسر نون اول که حرف سوم است خطاست مولانا نظامی گوید
؎ تعالی الله یکی بی‌مثل و مانند ٭ که خوانندش خداوندان خداوند ٭ مولوی جامی فرماید ؎ سیاست
که بودی مو بمو مانند او ٭ بپشمین ریسمان وا دمید ٭ ملا آنقی سراید ؎ باآن پسران ماه مانند او
همچل ست نه دختری چند **مبرهن** بضم میم وفتح با وسکون رای مهمله برهان آورده شده وبسکون با
وفتح ها چنانکه شهرت دارد خطاست چه صیغه اسم مفعول ست از باب رباعی مجرد که بر وزن مبعثر
آید عرفی گوید ؎ یک عذر با کسی بغلط گر بیان کنم ٭ صد لاف درمیانه مبرهن درآورم **مترجم** بضم
میم وفتح فوقانی وسکون رای مهمله وفتح جیم ترجمه کرده شده صیغه اسم مفعول ست از ترجمه عوام که
بحرکت را و تشدید جیم خوانند غلط فاحش ست **محبت** بفتح میم دوستی از منتهی الارب و بهار عجم
وبالضم چنانکه شهرت دارد غلط محض ست **مدحت** بالکسر ستایش از منتهی الارب وغیره و بالفتح
خطاست **مرغزار** بالفتح جای سبزه از برهان قاطع وغیره و بالضم یا بالکسر خطاست چه مرکب
ست از مرغ بالفتح وآن نوعی از سبزه باشد که بهندی دوب نامند و کلمه زار **مروت** بضمتین
وفتح واو مشدد مردمی کردن از منتخب اللغات وغیره و بفتحتین درست نیست **مزخرفات**
بضم اول وفتح ثانی وسکون خای معجمه وفتح رای مهمله دروغهای که مثل راست آراسته باشد وبسکون
زای معجمه وفتح خا وکسر را چنانکه شهرت دارد محض غلط ست چه این جمع مزخرف ست که صیغه اسم مفعول
باشد از رباعی مجرد بر وزن مفعلل **مزدور** بضم میم شخصی که کار کند واجرت گیرد از برهان قاطع وغیره
وبالفتح چنانکه شهرت دارد درست نیست چه مرکب ست از کلمه مزد که بالضم باشد وکلمه ور که افاده معنی
صاحب کند و او را ساکن کرده همچون رنجور وگنجور واین لفظ را بر صندوق وزنبور قیاس کردن
روا نباشد چه از اهل عجم بتحقیق پیوست که لهجه فارسیان بضم میم باشد **مژه** بفتحهای است و باظهار
خطاست معز فطرت ؎ نه تو تنگدست چشمی نه من از نظاره مفلس ٭ ستم ست بر نگاهم مژه را
نقاب کردن فصیح هروی ؎ رتبه حسن بلند ست چه حاجت بنقاب ٭ بهر منع نگهی گر مژه کوتاه
ترست ٭ صاحب اصفهانی ؎ دشتم گر آن مژه پرهیز میکند ٭ خنجر بسنگ سرمه چرا تیز میکند
وصف مشهدی ؎ دران مقام که دل مرغ نامه بر باشد ٭ کشوده مژه مقراض بال و پر باشد
کلیم ؎ مژه باد او زکف چشم تو در آخر حسن ٭ ترک مفلس چو شود تیغ ببازار برد **مساحت**
بالکسر پیمودن زمین از بهار عجم و بالفتح خطاست **مسرت** بفتح میم خوشی از تاج اللغات وغیره

[illegible] ۱۲ منه

و بالضم چنانکه شهرت دارد خطاست مُسَوَّده بضم میم و فتح سین و تشدید واو مفتوحه سیاه کرده شده صیغهٔ اسم مفعول ست از تسوید و مُسْوِدّه بضم اول و سکون دوم و فتح سوم و تشدید دال سیاه صیغهٔ اسم فاعل ست از اسوداد بالجمله در پارسی بمعنی چیزے که سرسری نویسند تا بار دیگر بصفا آرند بهردو طور مستعمل ست امّا اول فصیح ست از ثانی جامی گوید ؎ او در سواد طرّه که کردم مسوده اش اعلام کرده همه عالم سمر مرا و مَسُوْدَه بالفتح و تخفیف واو چنانکه بر السنهٔ عامه جاریست درست نیست مَشّاطه بفتح اول و تشدید شین معجمه زنی که عروس را آراید و شانه زند و سرمه کشد از منتخب اللغات و کشف اللغات و خیابان و نفائس اللغات و هفت قلزم و بالضم خطاست مشکور ستوده و پسندیده و بمعنی شکرگزار چنانکه گویند از احسان فلان ممنون و مشکورم درست نباشد چرا که مشکور صفت محسن تواند شد نه صفت محسن الیه مضایقه بفتح چهارم نه بکسر آن چه این مصدر ست از باب مفاعله که بفتح عین آید معاف بالضم عفو کرده شده از منتخب اللغات وغیره و بالفتح خطاست مکرمت بضم رای مهمله بزرگی از صراح و قاموس و تاج اللغات و مصباح منیر و منتهی الارب و بفتح آن غلط ست مکنت بالضم قدرت و توانگری از منتخب اللغات و بالفتح خطاست مملکت بالفتح موضع که در مالک آید از منتهی الارب وغیره و بالضم غلط ست منت بمعنی احسان کردن و نهادن در کلام فارسیان شائع هست امّا بمعنی عجز و خوشامد که اردو گویان بترکیب فارسی استعمال کرده اند در فارسیت آن اکثران را تامل ست چنانچه بعض اجلهٔ عصر در کتاب خود انکار فارسی بودن آن کرده و باین معنی لفظ هندی انگاشته گویم استادی که بعد تفحص بلیغ بهم رسید ثبت می افتد امیر خسرو گوید ع خلقی بمنت یکطرف آن شوخ تنها یکطرف وصال که یکی از نامی شعرای عجم ست در تعریف عمارتے سراید ع در آن رضوان بمنت گشت [خوشامد ۱۲] مزدور ملا محمد قلی فائض مازندرانی گوید ؎ ماه من لطف کن از خانه برون آئی دمی تا که بجان آدم از منت دربانے چند منصب بعض اجلهٔ عصر تغلیط فتح صاد کرده و صرف کسره روا داشته و نداند که فارسیان تصرف کرده بالب و تب قافیه کرده اند میرزا صائبا گوید ؎ مکن در کار احسان کوتهی گر منصبے داری که باشد با دستی لنگر آرام منصب را میرزا جلال اسیر گوید ؎ عزل و نصب و نیک تمنائے دل ست کردی در عدم این مشق که منصب خواهی مُنکَر بضم میم و فتح کاف نام فرشته از دو فرشتگان که اندر گور سوال کنند از منتخب اللغات وغیره و باین معنی بکسر کاف غلط محض ست قاآنی در قصیده که قوافی آن خنجر و دلبر وغیره آمده گوید ؎ وان گرزه آتش که زند بر سر عاصی آن لحظه که در قبر نکیر آید و منکر معمولو بجای مولد و میلاد از تصرفات فارسیانست

ف: دانکه بعض نوشته که تسوید و مسوده در لغت عربیست آمده اعتبار را نشاید ۱۲
ف: این شعر را علی حزین در تذکره خود بنام فارغی آورده ۱۲ منه

قاآنی گوید ؎ خاصه این ماه رجب کز خرمی جشنی عجب ٭ کرد شاه از بهر مولود شه دین بوتراب وله روز مولود شهنشاه ست در روزی چنین ٭ هر که غمگین ست بر وی زندگی باد احرام ٭ پس کسانیکه تخطیه کرده اند از تحقیقات بهره ندارند **فصل نون** **ناچار** صحیح بنون ست لاچار بلام غلط **ندامت** بالفتح پشیمانی از منتخب اللغات و تاج اللغات و بهار عجم و بالکسر خطاست **نژند** بالفتح از برهان و هفت قلزم و کسی که بالکسر آورده خطا کرده چه این مخفف نزدیک ست که بالفتح باشد **نشتر** بالکسر آله فصد کردن از موید الفضلا و برهان قاطع و نفائس اللغات و بالفتح خطاست چه این مخفف نیشتر ست که مرکب از نیش بالکسر و کلمه تر باشد **نصرت** بالضم یاری کردن از منتخب اللغات و مصباح منیر و منتهی الارب و بهار عجم و بالفتح خطاست **نقاب** بالکسر روی بند از صراح و منتخب و تاج اللغات و منتهی الارب و بهار عجم و بالفتح خطاست **نقاط** بکسر نون جمع نقطه از منتخب اللغات و منتهی الارب و کشف اللغات و انچه بالضم شهرت دارد غلط ست **نقاهت** بعض اجلهٔ عصر در صحت نفس این کلمه تامل دارد و گوید که بسبب صاحب منتخب اللغات کسی نیاورده و دیگران که منتخب را در سند کافی پندارند در صحت این کلمه کلامی ندارند اما بمعنی ناتوانی صحیح نه انگارند و گویند که نقاهت بمعنی برخاستن از بیماریست نه بمعنی ناتوانی گوییم که اگر نفس این کلمه صحیح ست تا بمعنی ناتوانی از مجاز باشد چه ماده اش نقه است و این را ناتوانی لازم ست فی تاج اللغات نقه بالتحریک از بیماری برخواستن از صحیح نقه من مرضه برخاست از بیماری خود یعنی تندرست گردید اما هنوز ناتوانی باقی ست انتهی بهر کیف نقاهت از مصادر عربیه باشد یا نه اما در محاورهٔ فارسیان نفس کلمه هم صحیح ست و هم بمعنی ناتوانی شیخ علی حزین نوشته نثر تا آنکه بیماری من روی باانحطاط نهاد و از شدت اندوه و نقاهت طرفه حالتی بود و هم او رقمزده نثر ناچار با ضعف و نقاهتی تمام از لاهور بصوب سلطانپور حرکت نموده قاآنی گوید ؎ چون مه چارده رخشان ز صباحت قربه ٭ لیک تن شان ز نقاهت چو مه نو لاغر **نقص** بالفتح کم کردن و کم شدن از منتخب اللغات و تاج اللغات و منتهی الارب و بهار عجم و بالضم خطاست جامی در سلسلة الذهب گوید ؎ رقص ناقص ز مردی نقص بود ٭ جنبش کاملان نه رقص بود **نکهت** صحیح بکاف تازیست چه این لفظ عربیست و در عربی کاف عجمی نیامده و انچه خان آرزو در اصل الاصول نوشته که گاهی تصرف در جواهر الالفاظ نمایند مثل نگهت که بفتح کاف تازیست و اینان بضم و کاف فارسی آرند شاید که از کسی

۱۵ فقره که دراین فهرست صفحه نظم شده ۱۱۲۰

شنیده باشد ورنه خودش در خیابان شرح گلستان نوشته که بکاف فارسی خطاست قماش
بهر کیف از فصحای ایران مسموع شد که نکهت بکاف فارسی لهجهٔ نا واقفان ست نه محاورهٔ همه
دانان ایران نما بالفتح بالیدگی از مؤید الفضلا وغیره وبالضم خطاست نیرو بالکسر زور وقوت از
فرهنگ جهانگیری وفرهنگ رشیدی وبرهان قاطع وهفت قلزم وبالفتح خطاست
فصل واو - واله بکسر لام وظهور ها شیفته وسرگشته صیغهٔ اسم فاعل ست از وله وبفتح لام و
خفای ها از تصرفات فارسیان ست قاآنی گوید ؎ سحاب عدل را ژاله - ریاض شرع را لاله ٭
خرد بر چهر او واله - روان از مهر او شیدا ٭ ناخدای شیرازی گوید ؎ من از حیرت بران رفتار
واله ٭ که شیدا از چه شد آن خورد ساله ٭ پس انچه صاحب غیاث اللغات ودیگران تغلیط کسر
لام وخفای ها کرده اند بیجاست وجاهت بالفتح رو شناخته وباقدر شدن از تاج اللغات
وغیره وبالکسر خطاست وصلت بالضم پیوستگی از منتهی الارب وغیره وبالفتح خطاست
فصل های هوز - هاجر بفتح جیم نام مادر اسمعیل علی نبینا وعلیه السلام از قاموس وغیره
وهاجره بالحاق ها غلط ست هجر بالفتح جدائی از قاموس ومنتهی الارب وبهار عجم خاقانی شروانی
در تحفة العراقین گوید ؎ آواز خروس در شب هجر ٭ دستان تبیره زن گر فجر ٭ حافظ شیراز
گوید ؎ شب قدرست وطی شد نامه هجر ٭ سلام هی حتی مطلع الفجر ٭ مسیحا در رامین گوید ؎
چو پیل آمد بزید قصهٔ هجر ٭ چراغ شام بی نورست در فجر ٭ وبالکسر چنانکه شهرت دارد بعضی
تخطیه اش کرده اند اما از بعضی اهل ایران مسموع شده که محاورهٔ فصحای پارس هجر بالکسرست
واینکه در قافیه فجر وزجر آرند باعتبار اصل لغت کنند هزبر بکسر اول وفتح ثانی شیر درنده از قاموس
ومنتخب اللغات ومنتهی الارب وکشف اللغات ومؤید الفضلا وبضم اول چنانکه شهرت دارد غلط
است هلاکو بضم اول نام بادشاهی ست که در ظلم معروفست وبفتح اوّل خطاست هلاهل بکسر های
ثانیه زهر قاتل را گویند از کشف اللغات وفرهنگ جهانگیری وفرهنگ رشیدی وبرهان قاطع وسراج
اللغات وبفتح های ثانیه چنانکه شهرت دارد خطاست ملا نوعی اصفهانی گوید ؎ ز لب طعم زهر
هلاهل بشوی ٭ پر وبال این مرغ بسمل بشوی ٭ ملا هاتفی در لیلی مجنون گوید ؎ فرمود که شربت
هلاهل ٭ سازند ز بهر مرد غافل ٭ فیضی در نلدمن گوید ؎ انداخته ساقیش بمحفل ٭ در دارو
بهشتی هلاهل ٭ همان بفتح ها کنایه از چیزیکه ملحوظ خاطر باشد وبالضم چنانکه مشهورست درست نیست
میرزا اسمعیل هم در نهر الفصاحت تخطیه کرده همانا بفتح ها بجای پنداری وگویا وشاید از مؤید الفضلا

و برهان قاطع و سراج اللغات و هفت قلزم و خان آرزو در خیابان شرح گلستان آورده که هما نا مرکب
ست از هم که زائد نیز می آید چنانکه همچنان و همچنین و از لفظ ما نا پس هما نا نیز بمعنی پنداری باشد و بفتح
اوّل بود و بضم خطا باشد هیزم بضم زای معجمه هیمه و بکسر آن خطاست عرفی شیرازی گوید ع
ای طعن فلک نوشته بریشم بود ز لف صبا بریده از دُم نوای دربر توسن فلک شیخ بوزان گونه که
پیش شعله هیزم بود بدین شعر مولانا نظامی ع همه سختی از بستگی لازم ست بود چو در بستگی خانهٔ
هیزم ست بود و مولوی معنوی ع آدمی را آدمیت لازم ست بود عود را گر بو نباشد هیزم ست
کسی را استناد بر کسرهٔ آن نمیرسد چه وقت تحریک روی اختلاف ما قبلش مضایقه ندارد چنانچه
صاحب بهار عجم هم درین مبحث همزبانست **فصل یای تحتانی** - **یال** بروزن بال مو
گردن است از کشف اللغات و مؤید الفضلا و فرهنگ جهانگیری و برهان قاطع و سراج اللغات و
بهار عجم قاآنی گوید ع یکی بر دوش چو طبل و آستین بر زن بود بشو می یال و دُم خنگ و کوه گوهر
و ایال بزیادت همزه محاوره هند یا نست **یثرب** بکسر رای مهمله مدینه طیبه از منتخب اللغات وغیره
و بفتح را خطاست خاقانی در تحفة العراقین گوید ع بر ما ندت آب و خاک یثرب بود از آب سیاه
بحر مغرب بود ملا ناتفی در لیلی مجنون گوید ع برد رگهت ای رسول یثرب بود موسی بعصای خویش
حاجب بود ناخدای شیرازی در مثنوی انیس العارفین گوید ع بیرا نگه اذن خواهم تا ز یثرب بود
به بطحا رخ نهم چون نجم ثاقب **یگان** بکاف فارسی بمعنی یک از برهان قاطع و هفت قلزم و بکاف
تازی خطاست **یورش** بضم تحتانی و واو غیر ملفوظه و ضم رای مهمله حمله کردن و با ظهار واو خطاست
چه این واویست که در الفاظ ترکیه بعد حرف مضموم جهت دلالت ضمهٔ ما قبل زیادت کنند و بتلفظ نیارند

خاتمه در فوائد منثوره

فائده آغا عصمة الله شیرازی متخلص به نزار که در ای پارسی دانی در علوم عربیه هم دستگاهی تام
داشت و قصیدهٔ غرا در فارسی می نگاشت و از خطهٔ شیراز بسیاحت سرهند کشیده بود و نامه نگار
چندی صحبتهای با برکتش دریافت می فرمود که لفظیکه عربی باشد و توالی سه حرکات داشته باشد
همچون عظمت و حرکت و کلمه و ثمره و درجه وغیره پارسیان در ان اسکان حرف ثانی جایز دارند
درین باب حاجت سند جزئیات ندارد اما این قدر هست که در بعض الفاظ همچون رمضان
وغیره تحریکش مستحسن و فصیح باشد و نیز میگفت که لفظی که چهار حرفیست و توالی سه حرکات داشته
باشد چون آخرش بوجه اضافت وغیره متحرک گردد باید که حرف دوم ساکن آرند و تحریکش

نافصیح بود و سترش اینکه درینصورت توالی اربع حرکات لازم آید واین برنفس پارسیان گران می‌افتد
اکنون شوق همیرزه همچیدان ازان حضرت که تخطیه سکون حرف دوم ترکه و قطره و شجره و کلمه و
عظمت و حرکت و شفقت کرده اند می‌پرسد که بدون تحقیق و تتبع کلام اساتذه این خامه فرسائیها
یعنی چه همانا تخطیه کار آسان شمرده اند و در پردهٔ تحقیق و تنقیح اعتراضات بر اساتذهٔ هند کرده اند
و دیدنی ست که دعوای این بزرگواران بود که فلان لفظ هندیست در فارسی نیاید و فلان کلمه
بدین گونه باشد هرکس که چشم بینا دارد و دل دانا درین کتاب ملاحظه کند که چه قدر ردّ و ابطال ایشان
کرده ام و مردم را براه راست آورده ام با اینهمه ادعای من نیست که آنچه من تحقیق کرده ام همه با تسلیم
کردنی ست کتاب آسمانی نیست که دران خللی نباشد آری همچون ایشان بلا تحقیق و تتبع چیزی ننگاشتم
و در مسلک تغلیط بیجا قدم نبرداشته ام اگر گفتار مرا باور نداری لفظی را که خواهی بمیزان نظر سنجی تا
حقیقة الحال پدید آید **فائده** بسا الفاظ باشد که در معنی دیگر عربی یا فارسی ست و بمعنی دیگر هندی همچون
سر که معنی خادم دارد و در اردو مربی را گویند بالجمله بدین معنی با اینکه لفظ دیگر در پارسی شایع
است ایراد این کلمه بترکیب فارسی چه در اردو و چه در فارسی روا نباشد اما اکثر ناواقفان همچنین
الفاظ را که بلفظ هر فارسی یا عربی می‌نماید و بمعنی مقصود هندیست استعمالش بترکیب فارسی کنند **فائده**
لفظیکه از قبیل لغت وغیره باشد یا فارسیش در عجم شایع نباشد یا کسی که با تفهیم مطالب مقصود بود
ندانسته باشد ایراد آن لفظ هندی باشد یا انگریزی مضایقه ندارد سفرنامهٔ شاه ایران دیده باشی
جا بجا همچنین الفاظ استعمال کرده و ازینجاست که در استعمال ترکیب تعویذ بحد احتیاج سند نداریم **فائده**
کلمهٔ مرحوم و مغفور را مثال آن که در صفت موتی باشد اهل زبان بیشتر بر اسم متوفی مقدم آرند مثال
شیخ علی حزین نوشته که سید عالی شان میرزا داؤد خلف مغفور میرزا عبدالله ست و هم او جای دیگر
رقم زده که مرحوم میرزا صائبا خطاب فائض با و عطا فرموده بالجمله تقدیم مرحوم و مغفور فصیح ست نه
قبیح چنانکه زعم ناواقفانست آری تاخیر هم صورت جواز دارد ملا حیدر ایلی گوید ؎ تاریخ وفات
فائضای مرحوم که کردند رقم گشت برحمت واصل **فائده** میرزا قتیل در نهر الفصاحت نوشته
کده با پنج لفظ ملحق شده سوای آن مسموع نیست بتکده و غمکده و آتشکده و میکده و گلشن کده گویم
که این استقرار بوجهی صورت صحت ندارد الحاق کده با بسا الفاظ منظوم در گذشته آنچه محفوظ حافظه
دارم ثبت می‌افتد **آتشکده** حزین ؎ گرچه در سینه صد آتشکده آتش دارم الحمد لله که با خوش
دل خوش دارم **بتکده** حزین ؎ دلم از بتکدهٔ هند نصورست نفور که ز تنگی سینه بلب آرد دم از ناله

له چنانچه اساتذهٔ هند همچنین الفاظ بجای آورده اند ۱۲
عه همچون راجه مهاراجه وغیره ۱۲
سه همچون ... که بعض اهل زبان از ابا ... و دهقانی نیز گفته اند ۱۲

نفیر جنتکده حزین سے جنت کده شد دیده ز نظاره آن کوی ٭ حیرت زده شد چشم خرد ز آینه‌ها
جنون کده میرزا بیدل سے خاموشیم جنون کده شور محشر ست ٭ آغوش حیرت نفسم ناله پرور
است جولان کده بیدل سے در پرده دل غیر خجالت نتوان یافت ٭ جولان کده پرتو ماه
اندک تماشا جهنم کده حزین سے در جهنم کده هند که از تاب هوا ٭ شعله ور چون پر پروانه
بود بال ملخ حسرت کده حزین سے ناخن مزن ای غیرت بر سینه پر داغم ٭ حسرت کدها
دارم هر گوشه دفین اندر حیرت کده حزین سے حیرت کده آئینه آشوب ندارد ٭ جمعیت خاصی
ست پریشان نظری را خمر کده حزین سے تغافل کنم خامه ام تن زده ٭ که بی بانگ خمر نیست
وین خمرکده خمکده نظیری نیشاپوری سے صافی شوم از کون که در دُرد صفائیست ٭ بر عرش زنم
جوش که در خمکده جائیست دلکده میرزا جلال اسیر سے اسیر دلکده بی تکلفی از تو ٭ رسوم سادگی
های شیخ و شاب از هم دیوکده حزین سے ابلیس بود عاقل و تلبیس رئیس ٭ در دیوکده که خواجه‌اند
تماشان ایند ستمکده حزین سے آتش بجان عشق فتد کز جفای اوست ٭ خون گشته دل ستمکده
دل داغدار دل سنبلکده حزین سے بر روی تو حیران پریشانی زلفم ٭ سنبلکده کرده است
گریبان بهمن را شیون کده حزین سے شیون کده گردید گلستان هزاران ٭ فریاد که بستان
زن لبستان سخن رفت صنمکده حزین سے برهمن کمینه ام سجده بر صنمکده ٭ چین نگشا ز ابروان پیکر
من خدای را ظلمت کده حزین سے ظلمت کده عاشق زان چهره منور کن ٭ تا چند بروز آرم
تاریکی شبها را عبادت کده بیدل سے بیدل بعبادت کده جلوه پرستان ٭ جز نقش کف
پای تو محراب نگیرد عبرت کده حزین نثر چون در عبرت کده روزگار نگریست الخ عشرت کده
ظهوری نثر سرو سرایان عشرت کده قال الخ غمکده حزین سے در دهر حزین از نی کلک نوائیم
امروز درین غمکده یار سے شده ما را فراغت کده جلال اسیر سے بی سر انجام دماغی چه فراغتکده
ایست ٭ خواب و آرام زیر و از بمی دانستم افلاطون کده حزین سے تعجب فلک ز دوش یکی
کرد سوال ٭ کای تو استاد افلاطون کده عالم دل قیامت کده بیدل سے عمر یست قیامتکده
گردش حالم ٭ چون آئینه بینای پریزاد خیالم تماشا کده حزین سے ماتم کده شد خطهٔ الفاظ و معانی
سلطان سخن شان سخن جان سخن رفت محنت کده فغانی سے چون جا دهد درد دل پر درد فغانی
محنت کده را منزل شاهی نتوان کرد مرهم کده اسیر سے شد بستر آسودگیم چشم تغافل ٭ مرهم کده
لطف اگر هست کدام است مهمانکده خاقانی سے روز از سر ره جبیل کرده ٭ مهمان کده ازل

کرده میکده حافظ شیرازے بیا بمیکده و چهره ارغوانی کن ٭ مرو بصومعه کانجا سیاه کارانند
نشترکده حزین ے بخروشش حزین کز نفس سینه خراشست ٭ نشترکده گردید جگر مرغ حرم را
وحدت کده حزین ے غافل و آگاه گرفتند راه ٭ رو ی بوحدت کده لا سواه وحشت کده
معز فطرت ے یکنفس برد بوحشت کده یاد ارم ٭ دیبای لبسایک خیزی فریاد کجاست ویران
کده حزین ے عشق آمد و من هسفر خانه بدوشان ٭ ویران کده در خور سیلاب ارم یونانکده
حزین ے شد ز خروشش لب صهبا زده ٭ زاویه سامعه یونان کده ٭ سخن کوتاه اگر در کلام اساتذه
تتبع کنی هزار در هزار الفاظ ازین قبیل یابی و حق تحقیق آنست که کده در الحاق حاجت سند جزئیات
ندارد فائده میرزا غالب در عود هندی نوشته که سرشار معنی لبریز دارد نه معنی مست و صفت
پیاله آید نه در صفت شارب گویم انکار سرشار بمعنی مست از میرزا بسیار بعید ست میرزا صائب ے
مغرور انگاه تو سرشار میکند ٭ بدمست را عتاب تو هشیار میکند ٭ ناخدای شیرازی گوید ے گهی
با ساغرش بودی سروکار ٭ گهی بے باده بودی مست و سرشار فائده برخی برین شعر مرزا غالب
ے در احمد الف نام ایزد بود ٭ ز میم آشکارا محمد بود ٭ اعتراض کرده اند که ایزد در کتب لغت کم
زا نوشته پس در تقفیه اش با محمد اختلاف توجیه لازم آید و ندانند که این لفظ در اصل در سیت صاحب
دساتیر استعمالش کرده و شارحش در سفرنگ دساتیر بفتح زا ضبط کرده سخن مختصر از اهل زبان تحقیق
پیوست که این لفظ در پارس بفتح ثالث و بکسر آن هر دو طور ست نظامی فرماید ے نه هرکه ایزد
پرست ایزد پرستند ٭ چو خود را قبله سازد خود پرستند فائده حسن طبع میرزا غالب را نازم که
گفتار پارسی همچون اهل عجم گرانمایه دارد و با کلام پارسیان همپایه اما دانم اینکه در عود هندی ذخیره
اکثر اکابر هند را بالفاظ نا ملائم یاد کرده و تعصبش بجای رسید که شاعر بعدیل میرزا قتیل را علیه اللعن
بنوک قلم آورده هندیان را فخر کردنیست که از تیره سواد هند همچون امیر خسرو و علی و بیدل و دا
و آرزو و آزاد و قتیل و غالب و غیرهم برخاستند و از کران تا بکران قوامی سخندانی
نواختند پارسیان کلام ایشان دیدند و سنجیدند و پسندیدند اگر جایے خطا سرزده باشد مقتضای
انسانی ست بجز کلام آفریدگار گفتارے نیست که پاک از عیوب باشد نمی بینی که خان آرزو با شیخ
المتاخرین علی حزین در آویخت و بر کلامش انگشتها نهاد و کتابے نگاشت موسوم بتنبیه الغافلین
هر چند اکثر دخل او بادر هوا است چنانکه از مطالعهٔ قول فیصل مرحوم و مغفور مولانا صهبائی واضح ست
اما درین شکی نیست که بعض جا حق بجانب معترض ست حامیان شیخ سپر انداختند و اعتراف بخطاهای او

گرد ند یزدان را سوگند میخورم که از عالم اغلاط آن کسان که کوس لمن الملک نوازند مثالها دارم اما
گراداغ که موی دماغ کسی باشد بالجمله اظهار اغلاط بنظر افادت عامه مضائقه ندارد اما اینقدر لعن و
طعن یعنی چه آنچه میرزا غالب از انصار صاحب برهان قاطع وقتیلیان دید وشنید پاداش کردار او
فائده یکی از معاصرین در مثنوی طفل مادر مرده راتیم نوشته بود وبیخبران باور داشتند که یتیم پدرمرده را
نامند نه مادر مرده را بیچاره چون سند نداشت حک واصلاحش فرمود وحق آنکه عجمیان جابجا لحاظ مصطلح
عربیه ندارند واین از روی قدرتست نه از راه عجز سحبای شیرازی در صفت قصاب بچه مادر مرده
گوید ؎ صیت تیمیش جهانگیر شد ❊ عاقبت از خوردن خون شیر شد فائده عامه اعتقاد دارند
که منصور نعرهٔ انا الحق میزد وهمان را بر سر دار کشیدند حالانکه او پسر منصور بود که حسین نام داشت و
شعرا بر قول مشهور عمل کنند ودار وانا را به منصور نسبت دهند ومراد از پسرش دارند حزین ؎
یکچند راز عشق زخامان نهفته بود ❊ باز این ترانه از لب منصور شد بلند ❊ همچنین دیگر جا هم ذکر پدر
کنند ومراد از پسر گیرند کمال خجند ؎ چون به نظاره آمدم روز شکار دلبران ❊ دام دل سبکتگین
زلف ایاز یافتم ❊ پیداست که عاشق ایاز محمود پسر سبکتگین بود نه خود سبکتگین فائده مؤلف ابطال
ضرورت نوشته که عفو بضم دوم نیز استعمال کرده اند شیخ شیراز ؎ عفو کردم از وی عملهای زشت
بفضل خودش آورم در بهشت ❊ میرزا غالب در ملحقات قاطع برهان نوشته که یارب شیخ را چه
افتاده بود وچه گونه غفلت روی داده بود که بی ضرورت حرکت لفظ را بر گرداند ونظر ثانی نیز
نکند تا شعر همچنان ماند ع از و عفو کردم عملهای زشت ❊ زوی عفو کردم عملهای زشت ❊ مگر در
تقطیع نمی گنجید من از جانب شیخ سوگند می خورم که شیخ نه آنچنان نگاشته است که کاتب پنداشته است
وبهار روا داشته است گویم که چون میرزا با محققین هند تعصبها داشت هر چه دلش خواست نگاشت
نسخ مطبوعه بوستان سعدی یکسو در متعدد نسخهای قلمی همچنانست که بهار آورده ودر سند تصرف نقل
کرده بچشم انصاف دیدنی ست که اعتراض بر کاتب وبهار نیست بلکه بر همان شیخ اقلیم سخن آنست
که چرا آن نگاشت واین روا نداشت گوئی اگر همچنین اصلاح روا دارند چگونه کلام اساتذه در سند آرند
وانچه بعض نوشته که عفو بحرکت فا بجز کلام سعدی دیگر جا نامده اعتبار را نشاید حکیم ناصر خسرو در خاتمهٔ
روشنائی نامه گوید ؎ اگر سهوی بود در وی عفو کن ❊ در یده پردهٔ کارم رفو کن فائده خان
آرزو در اصل الاصول وبهار در ابطال ضرورت ودیگران هم نوشته اند که صبر بفتح صاد وکسر با
را که نام دوائیست تلخ بسکون با تصرف کرده اند اما حق آنست که بسکون با هم قاعدةً جائزست

چه آمی که بر وزن فَعِل بفتح فا و کسر عین آید دران کسر اوّل و سکون ثانی جائز باشد چون کَتِف و کِتف
فائده بقاعدهٔ عربیه یای آخر کلمه رباعی بحالت الحاق یای نسبت بدل بواو شود و ما قبلش فتحه
یابد چون دهلی و دهلوی و نیمی و نیموی و خارفش هم رواست و یا یکه خامس کلمه یا زائد از انست واجب
است اسقاط آن پس در بریلی بریلوی و کاکوری کاکوروی گفتن درست نباشد فهوس که اکثر
ارباب علم خیال این قاعده ندارند و در عبارات عربیه این یا را بواو بدل کنند آری فارسیان لحاظ
این قاعده ندارند نزد ایشان بریلوی و کاکوروی گفتن مضائقه ندارد فائده در لهجهٔ ایرانیان حال
همه واو و یای مجهولتین بواو معروف و یای معروف ست هانا نزد ایشان مجهولتین وجودی ندارد و
ازینجاست که در کلام ایشان هزار جا قافیه گور با نور و دیر با تیر دیده باشی بالجمله همچنین اختلاف ردف
نزد ایشان چیزی نیست تا بعیب چه رسد آری در لهجهٔ متقدمین بعض الفاظ بواو و یای مجهولتین بود
ازینجهت همچنین اختلاف ردف را از عیوب شمردند مولانا جامی هم اجتماع معروف و مجهول را عیب
نوشته عروضیان خنده زنند که مولوی خودش ارتکاب آن کرده او راست ؎ من نه تنها خواهم
این خوبان شهر آشوب را * کیست در شهر آنکه خواهان نیست روی خوب را * و بیخبر ازینکه چون در
عصر جامی کلمهٔ آشوب در لهجهٔ خراسانیان از واو مجهول بواو معروف تغیر یافته بود مولوی در تقفیه
آن با خوب مضائقه نه پنداشت کوتاهی سخن هر چند این افاده خلاف اکثر عروضیانست اما کسانیکه
سیر کلام متاخرین کرده اند نیک میدانند که ایشان در اجتماع معروف و مجهول باکی ندارند پس
در نظم فارسی پیروی پارسیان حال کردنی ست نه تقلید عروضیان فائده فقیر و مخلص و بنده و امثال
آن را که بجای من باشد جا ها اهل زبان بصیغهٔ متکلم استعمال کرده اند شیخ حزین نوشته که فقیر در صغر سن
که در خدمت والد به لاهیجان رسیدم سعادت ملاقات آن عم عالی مقدار دریافتم و هم او رقم زده که
این سخن را فقیر در نیافتم و هم او طراز یده که فقیر دو سه نوبت او را در خدمت والد علامی طاب ثراه دیده
ام و آنانکه معرفت زبان ندارند فقیر میگویم را غلط انگارند و این سخن دیگر هست که بصیغهٔ غائب
هم صورت جواز دارد چنانچه حزین خودش نوشته نثر فقیر در کودکی روزی او را دید که وارد مجلس
والد مرحوم گردید قاآنی راست ؎ دو سال پنج مه ایدون رود که بنده بفارس * شنوده در عوض مدح
قدح نادان را فائده ادخال الف و لام بر کلمات عجمی هر چند در کلام بعض اساتذه واقع شده
با همچون ذوالخورشیدین و بانگ الجبل و نهنگ البحر و النوید اما جایی که شائبه مطایبه نباشد فصحا
اجتناب دارند فائده در فارسی همه الفاظ ساکن الآخر باشد مگر مضاف و موصوف که بحالت

عدم تقدیم مضاف الیه بر مضاف و صفت بر موصوف هر دو بکسر آید و نیز مبدل منه و در بعض
مواقع مکسور الآخر آمده جامی در سلسلة الذهب در تعریف خواجه نقشبند علیه الرحمة گوید ؎ خواجه
نقشبند بندکشای ٭ نقش غیر از دل مرید زدای فائده در بعض رسائل بنظر نامه نگار در گذشت
که شانزده صحیح بی نون است چه زیادت نون وجهی ندارد گویم که اگر خلاف قاعده باشد گو باش
اما در لهجه و کتابت اهل زبان مع النون باشد و اکابر فن تاریخ هم حساب نون کرده اند فائده
واو معدوله که عبارت است از واوی که بخواندن در نیاید و آنرا واو اشمام نیز خوانند ماقبلش خای
معجمه مفتوحه میشود و بهیچکه بوی از ضمه داشته باشد و آنکه ماقبلش ضمه باشد یا کسره شاذ است و کمتر و در قوافی
این عبارات مفتوح آید مضموم خود نظامی گنجوی در شیرین خسرو گوید ؎ مکن دوزخ بخود بر خوی
بد را ٭ بهشت دیگران کن خوی خود را ٭ سعدی شیرازی گوید ؎ وفا با هیچکس کرد ست گیتی ٭ که
با یک قرار خود بماند ٭ چو میدانی که جاویدان نمانی ٭ ره واداری که رسم بد بماند ٭ امیر خسرو راست ؎
ز نیکو نه مده بد بوی خود را ٭ بگذار زمام دام و دد را ٭ مولانا جامی در لیلی مجنون فرماید ؎ زان گنج
کرم مراد خود یافت ٭ گر یک دو مراد خواست صد یافت ٭ فیضی گوید ؎ بس گفت برادران خود را
آن شعله رخان شمع قد را ٭ خوره بر جاجی گوید ؎ دوش آن زبان که خسرو زرین قبای خور ٭
در سیک شید خلعت عباسیان ببرد ٭ عارفی هروی در مثنوی گوی و چوگان گوید ؎ صد بار بدوره
بس همه و خوردها از رشک ره ٭ دند بر زمین سرها ٭ خورد نظامی گوید ؎ چو پر خون شد آن طشت زنگی چه
کرد بخورد روش چو آبی و آبی بخورد ٭ امیر خسرو در قران السعدین گوید ؎ هر که دران ملک دمی
آب خورد ٭ گشته دل از آب خراسانش سرد ٭ خوش سعدی گوید ؎ غریب آمدم در سواد
حبش ٭ دل از دهر فارغ سر از عیش خوش ٭ امیر خسرو گوید ؎ بی نمک ست این فلک کاسه
وش ٭ از نمک او چه کنی کاسه خوش ٭ مولوی جامی گوید ؎ کنیزان زلیخا خرم و خوش ٭ که ست
از دیو هجران آن پری وش ٭ ملا بابا فغانی گوید ؎ خاطر که ز هجر شد مشوش ٭ از باغ و بهار کی بود خوش
مولانا وحشی در شیرین فرهاد گوید ؎ بساط دشت چون دشت ارم خوش ٭ گذرهای
خوش و مینای گلشن خوش سعدی شیرازی گوید ؎ همی گفت و بر چهره افگنده خوی ٭
که آتش بمن در مزن این بار نی فائده در نظم فارسی منادای تخلص باظهار آمی حرف ندا خوب نیست
تخلص منادای عظمای عجم باظهار امی ندیده الی مگر کمتر و اینکه گویند که در کلام فارسیان تخلص
برای ادای حرف ندا اصلا نامده اعتبار را نشاید فصیحی گوید ؎ ای فصیحی خانه بی معشوق زندان

است ۱۲ این سخن را بر در هر خانه بباید نوشت ۱۲ کلیم گوید ع امید بوسه ات چه نمک داشت ای کلیم ۱۲ زان لب که
منفصل ز جواب سلام بود ۱۲ کمال خجند گوید ع در لطف طبع سعدی شیرازی ای کمال ۱۲ یا در سکنند که گو سر
خجندیم فائده انشاء الله و عنقریب علیحده و مثال آن را در عبارت عربی منفصل نویسند و در پارسی متصل بحجت آنکه عجمیان
این کلمات را بمنزلهٔ یک کلمه انگارند و بلحاظ قواعد عربیه مدارند فائده الف متوسط ابرهیم و اسمعیل و اسحق و امثال آن
چه در خط عربی واجب الحذف بود اما فارسیان ثابت هم دارند مگر در الله که بوجهی الف ثانی نوشتن صورت جواز ندارد
و در کلمهٔ رحمن مختلف الاقوال اند فائده مورخین که در تواریخ ازدواج اقتران شمس و قمر و مثال آن گویند هر چند
مراد از آن اجتماع دو شخص جلیل القدر دارند لاکن خالی از رکاکت نیست چه در علم نجوم ثابت شده که اقتران مهر و ماه نحس است با
فائده همزه نزد بعض محققین حمل وجودی ندارد پس در انشاء الله و غیره عدد همزه گرفتن صواب شمارند لکن حق آنست که همزه
بجای الف است عددش که یک باشد گرفتنی ست فائده در مادهٔ تاریخی که در آن تعمیه داخلی و خارجی نباشد از الر
کلمه بصد آه را از روی حساب و بی تردد و امثال آن بجون ع بی تردد هر سال رحلتش
خامهٔ من وای درد و غم نوشت ع برای سال تاریخش بصد آه ۱۲ دلم گفتا
که وا ویلا و ربنا ۱۲ شد از روی حساب تاریخش ۱۲ دانش آموز شد سوی جنت ۱۲ جناب
دارند چه از بی تردد تعمیه خارجی و از بصد آه و از روی حساب تعمیه داخلی پیدا میشود افسوس که اکثری خیال
این نکته نکنند و مورد ملام دانایان شوند و از غرائب آنکه بعض اجلهٔ عصر از سر الهام و سر بهجت و غیره که تعمیه
کنند درست ندارند و بر این تاریخ فائق ع سال تاریخ تولد گفت عقل ۱۲ از سر بهجت که برخوردار باد
و غالب ع این واقعه را از روی زاری غالب ۱۲ تاریخ رقم کرد که نواب دریغ ۱۲ فرماید که بدین نهج تعمیه
ناجائز ست گویم که تعریف تعمیه چنانکه ارباب حل کرده اند بر این تواریخ صادق است اعتراض یعنی چه خیلی از موزونین
متقدمین همچنین تعمیه آورده اند درگاه قلیخان ترکمانی درگاه تخلص تاریخ تولد خود واقع بسال یکهزار و یکصد و بست و
دو هجری خودش گوید ع شد سال ولادتم ز ری الهام ۱۲ درگاه قلی ز خاندان والا ۱۲ و سرخوش در تذکرهٔ خود
این تاریخ فتح بیجاپور که شاه عالمگیر نموده بنام محمد علی علم آورده ع ز روی فضل بیجاپور شد فتح فائده تا نکه
الالیش بصورت ها باشد محققین آنرا از حروف مهمله انگارند و در اخذ اعداد آنها پندارند و از اینجاست که صاحب
مقامات حریری در خطبهٔ مقامه بست و ششم که بصنعت غیر منقوط ست جا بجا تای مدوره آورده چنانچه از
فقره های اوست الصحة کاملة والسلامة حاصلة و در خزینة الاشعار و مرآة الغیب و قسطاس البلاغة ها پنداشته اند
تاهای فوقانی پنج گرفتند نه چهار صد اما آنانکه ازین قاعده خبری نداشتند در مغلطه افتادند کسی در
درة التاج عدد غلط و در ثمرة الفواد تای تخبط محسوب کرده کسی در قد قامت الصلوة اعداد
۱۰۳۹ه ۱۰۳۹ه ۱۲۹۲ه ۱۲۰۲

۵ یعنی نزد بعض جائز باشد و نزد بعض ممنوع ۱۲
[illegible]

خطای بمثل سحاب آورد چون حال خواص این ست تا بعوام چه رسد ع چو کفر از کعبه برخیزد کجا ماند مسلمانی ۱۳۰۲ھ اللهم احفظنا عن الخطار والاغلاط واهدنا سبیل الصواب ومستقیم الصراط وآخر دعوینا ان الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی خاتم الانبیاء والمرسلین

قصیده آغا عبدالله خاکی متوطن دار المرز رشت ایران مدظله

صدف فخرش بود از گوهرش در بحر دریا — خورد از آب نیسان قطره و گوهر شود پیدا

دُرے را در نظر دارم که باشد گوهر مکنون — چو ابر خیزد و گوهر ریزد و گوهر بیزد و گوهرزا

اگر ز اسرار حکمت ماهری و عقلها داری — ز گوش دل بشنو گویم ترا یک نکتهٔ زیبا

که بود او جوهرے در ذات استقلال خود قایم — هیولایش شده گردید هرسش صورت یکتا

چه صورت صورت انسانی و همشکل روحانی — ازین صورت مرکب از هیولا گشت و شد پیدا

تعالی الله ابر علم لدنی بود او ماهر — نمود ادراک علم کائنات و ستر ما فیها

ز معراجش بچرخ امکان خرق و التیام آمد — مقام عز و جاهش قاب قوسین ست او ادنی

اگر این آسمان را دست قدرتش در تکان آرد — فتد این حلقه کوکب سرنگون در قلزم افنا

اگر خواهد برآرد چرخ را از مرکزش بیرون — دگر خواهد زند سیلی بروی عرش در اعلی

پسش گردید تابان نور دین از آل و انصارش — که بودند از دل و جان تابع حکم شه اوصی

عدالت در مقام خیر و شر از دست شان میزان — لوای شرع پیغمبر بپا کردند در هر جا

ز بعد شان یکے از پیروان حکم ایشان شد — مطیع و تابع و منقاد حکم جاعل الاشیا

بود بر لوح صدرش نورے از انوار ربانی — برای عین حکمت سینهٔ صافش بود صدرا

ز قد طاعت ز دل رحمت به خیر از زبان حکمت — بسینه گنج علم کنت کنزاً نور بر سیما

محیط مرکز اسلام و خط استواے دین — سپهر علم را ماهی سمای عقل را بیضا

سخن گوی و سخن دان و سخن سنج و سخن پرور — ظهیر احسن که گویندش در اقلیم سخن شوقا

بود بر ذات او فخرم و جودش را همی نازم — که در تصحیح و تحقیق لغت دارد ید طولی

کتابے در لغت بنوشت و تصحیح غلط کرده — عبارتش گهر ریز و بیانش لولوے لالا

چو اقسام جمل دانی بیابی گر که تاریخش — ز فرق نام او و ز تاج تحقیقش بود پیدا

کنون خاکی دعایش میکند در حضرت باری — که تا بر آسمان باشند مه و خورشید نور افزا

فروغ آفتاب فیض او بر عالمی تابد — درخشان نیر اقبال و علم و حکمتش بادا

قطعات تاریخ

جناب منشی اشرف علی صاحب اشرف لکھنوی

شفیق دلی شوق یکتای عصر … چو تالیف فرمود نادر نکات
پئے سال آن فکر اشرف نمود … خرد گفت تحقیق عالی صفات

جناب مولوی محمد عبد الحمید صاحب ارشاد غازیپوری

نونہال بوستان علم شوق … فکر او را دائما توفیق باد
کرد تصنیف این کتاب بے نظیر … دلکش ہر صاحب تحقیق باد
سال آن گل کرد ارشاد از دلم … آب رنگ گلشن تدقیق باد

جناب حافظ مولوی محمد عبد الرحمن صاحب بقا غازیپوری

حبذا این نامۂ معجز بیان … مردگان جہل را باد مسیح
نو گریز کلک گوہر سلک شوق … از مضامینش عیان حق صریح
سال تالیفش رقم کردن بقا … مایۂ فرہنگ گفتار فصیح

جناب اوستادی منشی امیر اللہ صاحب تسلیم لکھنوی

چون شوق نہال چمنستان افادت … بنوشت کتابی کہ بود گلشن تنقیح
تسلیم پئے سال رقم طوطی طبعم … شد زمزمہ پرداز کہ آئینۂ توضیح

جناب منشی میگھ برن سنگھ صاحب جوہر غازیپوری

چون قلم زد این کتاب لاجواب … شوق ماہ علم و خورشید بیان
فکر جوہر بہر سال ہجریش … گفت مہر صبح فیض جاودان

جناب مولانا محمد سعید صاحب حسرت عظیم آبادی

کرد تالیف ظہیر احسن شوق … نو کتابی چو درین کہنہ رباط
در بیان ہمہ اغلاط عوام … نیست تفریط در و نے افراط
قصد طبع اہل مطابع کردند … از پے نفع خلائق بنشاط
حسرت خستہ چو تاریخش جست … گفت دل قطع کل الاغلاط

جناب مولوی محمد عبد الحلیم صاحب حلیم قادرآبادی

مرتب کرد چون شوق این رسالہ … کہ باشد کوکب برج افادت
سپہر علم را خورشید روشن … مہ تابندۂ اوج افاضت
حلیم از بہر سال اختتامش … نوشتم خندۂ صبح لیاقت

جناب منشی سالگرام صاحب سالک کرداری

تالیف نمود این رسالہ … چون حضرت شوق نیک توفیق
سالک پئے سال اختتامش … ہاتف گفتا مرقع فیض

جناب اوستادی مولوی محمد عبد الاحد صاحب شمشاد لکھنوی

چون شوق یگانہ کرد تالیف … این نامۂ بوستان تحقیق
گفتم شمشاد سال تاریخ … جان تنقیح و جان تحقیق

جناب مولوی محمد ضمیر الحق صاحب ضمیر آروی

چو این نامہ را شوق تالیف کرد … ز حسن تحقیق آمد پدید
ضمیر از پئے سال تاریخ گفت … کلام خجستہ نہال امید

جناب اخی منشی محمد ظہور احسن صاحب ظہور نیموی

بارک اللہ ظہیر احسن من … گام خود در رہ تحقیق نہاد
کرد تالیف کتاب نایاب … ساخت تصحیح غلط با سفاد
نیک بنگر کہ بروئے عالم … باب توضیح و افادت بکشاد
کرد تاریخ رقم کلک ظہور … نسخۂ شوق ہمایون بنیاد

مولوی محمد فرید احسن فرد برادر مؤلف

جناب شوق چون این نامہ بنوشت … ز اوج دہر کردہ رفع اغلاط
چو کردم فرد فکر سال تالیف … دلم گفتا نمودہ رفع اغلاط

عالیجناب شیخ احمد حسین خان صاحب بہادر رزاق تعلقہ دار بریالوان ضلع پرتاب گڈھ دام اقبالہ

بارک اللہ این کتاب بے نظیر … کرد چون تالیف شوق نکتہ دان
سال تاریخش رقم کردم رزاق … جامع تحقیق اسرار نہان

جناب منشی محمد شفیع صاحب موج وکیل غازیپور

کرد چون این نامہ تالیف شوق … نکتہ سنج و صاحب طبع روان
موج بہر سال انجامش سروش … گفت بحر علم فیاض جہان

جناب سید ذاکر حسین صاحب ہستر غازیپوری

بنوشت چو شوق نکتہ پرور … این نامہ مخزن افادت
تاریخ ہستر سروش غیبی … فرمود کہ زبدۂ افاضت

غلطنامہ اصلاح و ایضاح				غلطنامہ ازاحۃ الاغلاط			
صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۱۳	جنتاہے	بنتاہے	۴-حاشیہ	۱۶	او	آن
"	۱۷	وہین	دامن	"	۱۹	بینایان	نابینایان
۳	۲۱	المواقق	الموفق	۵-حاشیہ	۱	جابیکہ	حائیکہ
۵	۲۵	کسطرح	کسطرح ہم [illegible]	۵	۲۰	کثیر	اکثیر
۶	۱۵	کاکاحقہ	کماحقہ	۱۰	۳	بو	بعد
۷	۲۰	ہوجادین	ہوجائین	"	۱۱	انبار	بنار
"	۲۵	کیجاوے	کیجائے	۱۱	۱۱	ہم	ہم است
۱۲	۸	کرتے	کرتے	"	۲۱	بامر	رامر
"	"	اسکے	اسکے	۱۳	۱۸	وآلہ	وعلے آلہ
۱۵	۲۵	کلام بھی	کلام مین بھی	۲-حاشیہ	۲۶	خذف الزار	خزف بالزار
۱۹	۱۲	ترک	ترک کے	۱۵	۱	سحر بلال	سحر حلال
"	۱۳	الفاظ	الفاظ	۱۹حاشیہ	۸	۶۱	الا
"	۲۱	گر	گراتے	۱۹	۱۸	لبشکوہ	لبشکوہ
۲۰	۲	نغمہ	تغمہ	"	۲۰	اسفہانی	اصفہانی
"	۱۵	بغیر	بغیر	۲۲-حاشیہ	۳	بارورز	باروز
۲۱	۸	بجاے	بجاے	۲۳	۵	وبلکہ	بلکہ
۲۹	۱۷	گراہ	گراہ	۳۴	حاشیہ ۱۳	رجاہا	خود جاہا
۳۰	۹	ہو	ہو	"	۱۳	تقفیہ	تقفیہ
"	"	لفظ	لفظاً	۳۵	۱	اغلاط	اغلاط
۳۱	۱۸	دہوکا	دہوکا ہوا	۳۶	۹حاشیہ	و	وانچہ

اشتہار کتب مؤلف

اوشحۃ الجید

ائمہ اربعہ رح کی تقلید اور امام اعظم رح کی سوانح عمری مین یہ رسالہ نہایت ہی محققانہ لکھا گیا ہے۔ تہذیب الکمال جزری اور تذہیب التہذیب امام ذہبی اور تہذیب التہذیب حافظ ابن حجر ایسی کتابین جو ہندوستان کیا عرب مین بھی کمیاب ہین اون سے مدد لیگئی ہے۔ جابجا ان نایاب کتابون کی عبارتین مع ترجمہ درج کیگئی ہین۔ قیمت ۵؍

حبل المتین

یہ معرکۃ الآرا رسالہ بحث آمین مین ہے جسمین طرفین کی حدیثین صحاح ستہ کے علاوہ بہت سی نایاب کتابونکی مع اسناد درج ہین جیسے مصنف ابی شیبہ مستدرک حاکم معجم کبیر طبرانی سنن کبری بیہقی معرفۃ السنن والآثار کتاب الثقات ابن حبان۔ مسند ابن راہویہ مسند امام احمد حنبل۔ جوہر النقی وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب نایاب کتابین حیدرآباد و مدراس و پنجاب وغیرہ کے مختلف کتبخانون سے بہم پہونچائی گئین۔ اثبات استحباب آمین بالاخفا کے باب مین یہ رسالہ آپ اپنا ہی نظیر ہے۔ قیمت ۔ ۶؍

مقالۂ کاملہ

یہ رسالہ ایک شخص کے رسالہ کے جواب مین لکھا گیا ہے اسمین علاوہ اور مباحث عقیدہ کے یا رسول اللہ وغیرہ کہنے کی تحقیق نہایت عمدہ طور پر کیگئی ہے اسکے ساتھہ رسالہ تذئیل بھی ملحق ہے جسمین بزرگان دین کی دستبوسی و قدمبوسی کی بحث لکھی گئی ہے۔ قیمت مع محصول۔ ۴؍

نغمۂ راز

یہ پُردرد مثنوی اردو مین نہایت پاکیزہ خیال کے پیرائے مین نظم ہوئی ہین۔ ملک کی قدردانی سے پھر دوبارہ چھپی ہے نظرثانی مین بہت کچھہ ترمیم کی گئی ہے۔ سونے مین سہاگہ یہ کہ اسکے ساتھہ درد جدائی صبح وصال۔ شام فراق۔ یہ لاجواب نظمین بھی شامل کردی گئی ہین۔ قیمت ۔ ۴؍

سُرمۂ تحقیق

یہ رسالہ اسم بامسمی ہے جسکی دھوم سارے ہندوستان مین مچی ہوئی ہے اسمین معرکۃ الآرا الفاظ کی چھان بین کی گئی ہے۔ اسکے ساتھہ نعمت عظمی وغیرہ بھی شامل ہین۔ قیمت فی جلد ۔ ۵؍

ابو الخیر محمد ظہیر احسن شوق متوطن موضع نیمی تھانہ فتوحہ ضلع عظیم آباد۔ حال مقامی شہر پٹنہ۔ شاہ کی املی